نمازِ اہل السنۃ والجماعۃ

متکلم اسلام مولانا
محمد الیاس گھمن حفظہ اللہ

مکتبہ اہل السنۃ والجماعۃ
87 جنوبی لاہور روڈ سرگودھا
0321-6353540

فہرست

چندگزارشات 13
اوقات نماز 15
فجر کا وقت 15
ظہر کا وقت 15
عصر کا وقت 16
مغرب کا وقت 17
عشاء کا وقت 18
مستحب اوقات 19
فجر کا مستحب وقت 19
نماز ظہر کا مستحب وقت 20
گرمیوں میں نماز ظہر کا مسنون وقت 20
سردیوں میں نماز ظہر کا مستحب وقت 21
عصر کا مستحب وقت 21
مغرب کا مستحب وقت 22
عشاء کا مستحب وقت 23
اوقات ممنوعہ 24
نماز فجر اور نماز عصر کے بعد 24
صبح صادق کے بعد 25
غروب آفتاب کے بعد 25
خطبہ کے وقت 26

طلوع، غروب ، زوال 27

اذان کا بیان 29

اذان کے کلمات 29

اقامت کے کلمات 30

فجر کی اذان میں ”اَلصَّلٰوۃُ خَیْرٌ مِّنَ النَّوْمِ“ کا اضافہ 32

اذان و اقامت کا طریقہ 33

اذان و اقامت کا جواب 33

اذان کے بعد کی دعا 35

تعداد رکعات 36

فرض نمازوں کی تعداد رکعات 36

فجر کی رکعات 38

ظہر کی رکعات 38

عصر کی رکعات 39

مغرب کی رکعات 40

عشاء کی رکعات 40

طریقہ نماز 43

نیت کرنا 43

استقبال قبلہ 43

تکبیر کہتے ہوئے استقبال قبلہ کرنا 44

قیام کرنا 45

قیام میں نگاہیں سجدے کی جگہ رکھنا 45

تکبیر تحریمہ کہنا 46

الفاظ تکبیر 46

امام کا جہراً تکبیر کہنا 47

مقتدی و منفرد کا سراً تکبیر کہنا 47

چار رکعت نماز میں بائیس تکبیریں ہیں 48

شروع نماز میں رفع یدین کرنا 49

رفع یدین کی کیفیت 49

تکبیر تحریمہ کے وقت ہاتھ کہاں تک اٹھائے جائیں؟ 49

رفع یدین میں ہتھیلیوں کا قبلہ رخ ہونا 50

دائیں ہاتھ سے بائیں کو پکڑنا 51

دائیں ہاتھ کو بائیں ہاتھ کے گٹے (کلائی) پر رکھنا 51

ناف کے نیچے ہاتھ باندھنا 52

ثناء (سبحانک اللھم پڑھنا) 53

ثناء سراً پڑھنا 54

اعوذ باللہ پڑھنا 54

بسم اللہ پڑھنا 54

اعوذ باللہ اور بسم اللہ آہستہ پڑھنا 55

امام و منفرد کا فاتحہ کے ساتھ سورۃ ملانا 56

فاتحہ کے بعد نئی سورت سے پہلے بسم اللہ پڑھنا 57

قرات کے وقت مقتدیوں کا خاموش رہنا 57

امام کی قراءت ہی مقتدی کی قراءت ہے 60

امام ''ولاالضآلین'' کہے تو آمین کہنا 60

امام، مقتدی اور منفرد کا آمین آہستہ کہنا 61

رکوع کرنا 62

تکبیر کہتے ہوئے رکوع کرنا 63

کیفیت رکوع 63
تسبیح رکوع 64
رکوع کی تسبیح اور الفاظ تعداد 65
امام کا تسبیح اور مقتدی کا تحمید کہنا 65
منفرد کا تسمیع و تحمید دونوں کہنا 65
قومہ کرنا 66
کیفیتِ قومہ 66
دعاء قومہ 67
رکوع میں جاتے اور اٹھتے وقت رفع یدین نہ کرنا 67
تکبیر کہتے ہوئے سجدہ کرنا 70
سجدہ میں جاتے ہوئے پہلے گھٹنے، پھر ہاتھ، پھر پیشانی کو زمین پر رکھنا 71
سجدہ سات اعضاء پر کرنا 72
عدد و الفاظ تسبیح سجدہ 72
تکبیر کہہ کر سجدہ سے سر اٹھانا 73
سجدوں کے درمیان جلسہ کرنا 73
دعاء جلسہ 73
تکبیر کہہ کر دوسرا سجدہ کرنا 74
سجدہ میں چہرہ ہاتھوں کے درمیان ہو 74
ہاتھوں کی انگلیوں کو ملانا 75
ہاتھوں کی انگلیوں کا قبلہ رخ ہونا 75
پاؤں کی ایڑیاں ملانا 76
پاؤں کی انگلیوں کا قبلہ رخ ہونا 76
کہنیاں؛ پہلو سے جدا رکھنا 77

کہنیاں زمین پر نہ پھیلانا 77
سرین اوپر اٹھا کر سجدہ کرنا 78
سجدہ میں جاتے اور اٹھتے وقت رفع یدین نہ کرنا 78
تکبیر کہہ کر دوسری رکعت کے لیے اٹھنا 79
جلسہ استراحت نہ کرنا 79
بوجہ عذر یا ضعیف العمری کے جلسہ استراحت کرنا 80
دو رکعتوں کے درمیان رفع یدین نہ کرنا 82
دوسری رکعت کی قرات فاتحہ مع بسم اللہ سے شروع کرنا 82
پہلی رکعت بڑی اور دوسری رکعت چھوٹی رکھنا 82
ہر دو رکعت پر قعدہ کرنا 83
کیفیت قعدہ اولیٰ 83
قعدہ اولیٰ میں صرف تشہد پڑھنا 84
الفاظ تشہد 85
تشہد میں انگلی کا اشارہ 86
کیفیت اشارہ 87
اشارہ کے وقت انگلی کو بار بار حرکت نہ دینا 87
شہادت والی انگلی کو آخر نماز تک بلا حرکت بچھائے رکھنا 87
تشہد میں نظریں شہادت کی انگلی سے آگے نہ بڑھیں 88
تشہد سراً پڑھنا 89
قعدہ اولیٰ سے تکبیر کہتے ہوئے اٹھنا 89
تیسری رکعت کے شروع میں رفع یدین نہ کرنا 89
فرض کی آخری دو رکعتوں میں سورۃ فاتحہ پڑھنا 90
قعدہ اخیرہ کرنا 90

تورک نہ کرنا 91
درود شریف پڑھنا 92
الفاظ درود شریف 92
بعد از تشہد اختیاری دعا 93
الفاظ دعا 94
کسی بھی رکن میں امام سے سبقت نہ کرنا 94
نماز کا اختتام سلام پر ہے 95
الفاظ سلام 95
کیفیت سلام 96
مقتدیوں کا امام کے سلام کے ساتھ سلام پھیرنا 96
جہری نمازوں میں جہراً اور سری نمازوں میں سراً قراءت کرنا 97
دوران نماز آنکھیں بند نہ کرنا 97
تعدیل ارکان کا خیال رکھنا 98
امام کا نماز مختصر پڑھانا 98
سلام پھیرنے کے بعد 99
امام کا مقتدیوں کی طرف متوجہ ہونا 99
ذکر واذکار 99
نماز کے بعد دعا مانگنا 102
دعا میں ہاتھ اٹھانا 103
نماز کے بعد ہاتھ اٹھا کر دعا مانگنا 104
مردوں اور عورتوں کی نماز میں فرق 106
سجدہ سہو کا بیان 110
کمی وزیادتی پر سجدہ سہو کرنا 110

سجدہ سہو سلام کے بعد کرنا 111
سجدہ سہو میں دو سجدے کرنا 111
سجدہ سہو سے پہلے ایک سلام پھیرنا 112
تشہد پڑھ کر سجدہ سہو کرنا 112
نماز وتر 113
وتر واجب ہیں 113
وتر تین رکعت ہیں 114
تین رکعت وتر ایک سلام سے 118
وتر کی دوسری رکعت میں تشہد 120
دعائے قنوت 121
دعائے قنوت رکوع سے پہلے پڑھنا 122
دعائے قنوت سے پہلے رفع یدین کرنا 123
نماز جمعہ 125
فرضیت جمعہ 125
آدابِ جمعہ 126
جمعہ کی دو اذانیں 127
جمعہ کی رکعات 128
خطبہ جمعہ 130
خطبہ جمعہ کا عربی زبان میں ہونا 130
تائید حدیث پاک سے 131
خطبہ کے وقت نماز وکلام کا ممنوع ہونا 134
دیہات میں جمعہ نہیں 134
حافظ ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں 135

نماز تراویح 20 رکعت 138

آنحضرت ﷺ کا مبارک عمل 139

حضرات خلفائے راشدین رضی اللہ عنہم کا عمل 139

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ 139

حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ 142

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ 143

دیگر صحابہ رضی اللہ عنہم و تابعین رحمۃ اللہ علیہم کا عمل 144

سیدنا عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ 144

سیدنا ابی بن کعب رضی اللہ عنہ 145

حضرت عطاء بن ابی رباح رحمۃ اللہ علیہ 145

حضرت ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ 145

حضرت شیتر بن شکل رحمۃ اللہ علیہ 146

حضرت ابو البختری رحمۃ اللہ علیہ 146

حضرت سوید بن غفلۃ رحمۃ اللہ علیہ 147

حضرت ابن ابی ملیکہ رحمۃ اللہ علیہ 147

حضرت سعید بن جبیر رحمۃ اللہ علیہ 148

حضرت علی بن ربیعہ رحمۃ اللہ علیہ 148

حضرات ائمہ اربعہ رحمۃ اللہ علیہم 149

امام اعظم امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ 149

امام مالک بن انس رحمۃ اللہ علیہ 150

امام محمد بن ادریس شافعی رحمۃ اللہ علیہ 150

امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ 150

حضرات مشائخ عظام رحمۃ اللہ علیہم 151

شیخ ابو حامد محمد غزالی رحمۃ اللہ علیہ 151
شیخ عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ 151
شیخ امام عبد الوہاب شعرانی رحمۃ اللہ علیہ 151
حرمین شریفین (زادھما اللہ شرفاً) میں بیس رکعت تراویح 152
تراویح میں قرآن کریم ختم کرنا سنت ہے 152
نماز جنازہ 154
نماز جنازہ کا طریقہ 154
ثناء 155
درود شریف 156
میت کے لئے دعا 156
اگر میت بالغ ہے تو اس کے لئے دعا یہ ہے 156
اگر میت نابالغ ہوتو 157
سلام 158
نماز جنازہ مسجد میں نہ پڑھا جائے 159
نماز جنازہ میں صرف پہلی تکبیر میں رفع یدین کرنا 159
نماز جنازہ آہستہ پڑھنا چاہیے 160
اس حدیث کے بارے میں حافظ ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں 161
نماز جنازہ کے متصل بعد اجتماعی دعا ثابت نہیں 161
مشہور فقیہ شیخ علامہ محمد بن محمد بن شہاب بزازی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں 161
غائبانہ نماز جنازہ جائز نہیں 161
نماز عیدین 156
نماز عید کا طریقہ 156
خطبہ 167
نماز عید کے لیے دو خطبے ہیں 167

http://mujahid.xtgem.com

خطبہ عید کا نماز کے بعد ہونا 168
عید کی نماز کے بعد اجتماعی دعا 168
فائدہ: عورتیں عیدگاہ میں نہ جائیں 169
نفل نمازیں 170
نماز تہجد 170
وقت تہجد 171
تعداد رکعات تہجد 172
نماز اشراق 173
نماز چاشت 174
تعداد رکعات نماز چاشت 175
چاشت کا وقت 176
نماز اوابین 177
صلوٰۃ التسبیح 179
صلوٰۃ الحاجۃ 181
تحیۃ الوضوء 182
تحیۃ المسجد 184
صلوۃ استخارہ 184
صلوۃ التوبہ 186
حضرت ابوبکرصدیق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے 186
صلوۃ سفر 186
صلوۃ استسقاء 188
نماز کے متفرق مسائل 190
فجر کی جماعت کے وقت سنتوں کی ادائیگی 190
فجر کی سنتیں قضا ہو جائیں تو طلوع آفتاب کے بعد پڑھے 191

http://mujahid.xtgem.com

http://mujahid.xtgem.com

چند گزارشات

الحمدللہ و کفٰی و سلامٌ علٰی عبادِہ الذین اصطفٰی اما بعد!

اللہ رب العزت اس کائنات کے خالق و مالک ہیں۔معبود ہونے کی حیثیت سے جو عبادات انسان پر لازم قرار دی ہیں،ان سب میں اہم ’’نماز‘‘ ہے۔انسان دن میں پانچ مرتبہ سربسجود ہوکر اپنے عابد اور اللہ تعالی کے معبود ہونے کا اقرار کرتا ہے۔قرآن کریم میں نماز کا صراحتاً تذکرہ تقریباً ایک سو نو بار کیا گیا ہے۔اسی اہمیت کے پیش نظر نماز کو بہت عظیم درجہ دیا گیا ہے۔ چنانچہ ارشادِ نبوی ﷺ ہے:

اِنَّمَا مَوْضِعُ الصَّلٰوۃِ مِنَ الدِّیْنِ کَمَوْضِعِ الرَّأْسِ مِنَ الْجَسَدِ .

(الترغیب و الترھیب للمنذری ج1ص 246)

ترجمہ: نماز کا مقام دین میں ایسا ہے جیسا کہ سر کا مقام جسم میں ہوتا ہے۔

اہل السنّت والجماعت حنفیہ دلائل شرعیہ کی روشنی میں اس عظیم فریضہ کی ادائیگی کرتے چلے آرہے ہیں،لیکن بعض لوگ اہل السنّت والجماعت احناف کے خلاف منفی پروپیگنڈہ کررہے ہیں کہ ان کی نماز دلائل شرعیہ کے مطابق نہیں ہے۔اس منفی پروپیگنڈہ کو ختم کرنے کی ضرورت تھی۔ چنانچہ ملک و بیرونِ ملک سے احباب کا اصرار تھا کہ ایک ایسی کتاب لکھی جائے جس میں اہل السنّت والجماعت احناف کی نماز کے ارکان وافعال پر دلائل ہوں۔اس موضوع پر حضرات اکابر کی کتب موجود تھیں مثلا.........

(1) نماز مسنون کلاں ازمولانا صوفی عبدالحمید سواتی رحمۃ اللہ علیہ

(2) نماز پیمبر ﷺ از ڈاکٹر مولانا محمد الیاس فیصل مدظلہ

(3) صلوات الرسول ﷺ ازمولانا فضل الرحمن دھرم کوٹی مدظلہ

(4) نمازِ مدلل ازمولانا فیض احمد ملتانی رحمۃ اللہ علیہ

(5) رسول اکرم ﷺ کا طریقہ نماز ازمولانا مفتی جمیل احمد نذیری رحمۃ اللہ علیہ

http://mujahid.xtgem.com

(6) مستندنماز حنفی ازمفتی امداداللہ انور مدظلہ

جو اس موضوع پر کافی وافی ہیں، مگران میں بعض کتب طویل اور بعض میں دلائل کے ساتھ ساتھ ان کے احکام وغیرہ سے بھی بحث تھی۔لہٰذا ہماری قارئین سے درخواست ہے کہ کتاب کو پڑھتے وقت ہماری چند گزارشات کو مدنظر رکھیں۔

(1) ''نمازاہل السنّت والجماعت'' میں اہل السنّت والجماعت احناف کی نماز پر دلائل کو مثبت اور عام فہم انداز میں بیان کیا ہے۔

(2) ''نمازاہل السنّت والجماعت'' میں ہم نے احکام سے بحث کرنے کی بجائے صرف دلائل کو ذکر کیا ہے۔

(3) ''نمازاہل السنّت والجماعت'' ہم نے کسی خاص فرقہ کو مدنظر رکھتے ہوئے تحریر نہیں کی بلکہ اہل السنّت والجماعت احناف کے طریقہ نماز کو دلائل شرعیہ کی روشنی میں بیان کیا ہے۔

(4) ''نمازاہل السنّت والجماعت'' محض اہل السنّت والجماعت احناف کے طریقہ نماز کو بیان کرنے کے لئےلکھی گئی ہے۔ ہمارے دیگر حضرات مثلاً مالکیہ، شوافع اور حنابلہ کے طریقہ ہائے نماز ان کی کتب میں دلائل کے ساتھ موجود ہیں۔وہ اپنے ائمہ کی تحقیق کے مطابق کرتے رہیں۔

(5) ''نمازاہل السنّت والجماعت'' کی تالیف میں کتب کے حوالہ جات اور ترتیب میں حتی الوسع احتیاط کی کوشش کی گئی ہے۔تاہم بشری تقاضا کے تحت اگر کہیں کوئی غلطی نظر آئے تو اطلاع فرمائیں، ان شاء اللہ ہم دیانتداری سے اس کا ازالہ کریں گے۔

والسلام

محمد الیاس گھمن

http://mujahid.xtgem.com

اوقات نماز

فجر کا وقت:

1- حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

وَقْتُ صَلٰوةِ الصُّبحِ مِنْ طُلُوعِ الْفَجْرِ مَالَمْ تَطْلُعِ الشَّمْسُ. (۱)

ترجمہ: نماز صبح کا وقت صبح صادق سے سورج کے طلوع ہونے تک ہے۔

2- عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم اِنَّ لِلصَّلٰوةِ اَوَّلاً وَآخِراً..... وَاِنَّ اَوَّلَ وَقْتِ الْفَجْرِ حِیْنَ یَطْلُعُ الْفَجْرُ وَاِنَّ آخِرَ وَقْتِهَا حِیْنَ تَطْلُعُ الشَّمْسُ. (۲)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بے شک نماز کے اوقات کے لئے اول اور آخر ہے۔ فجر کے وقت کی ابتداء طلوع فجر سے ہے اور اس کا آخر وقت طلوع آفتاب تک ہے۔

ظہر کا وقت:

1- عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: وَقْتُ الظُّهْرِ اِذَا زَالَتِ الشَّمْسُ وَکَانَ ظِلُّ الرَّجُلِ کَطُوْلِهٖ مَالَمْ تَحْضُرِ الْعَصْرُ. (۳)

ترجمہ: حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ظہر کا وقت اس وقت سے ہے جب سورج ڈھل جائے اور انسان کا سایہ اس کے قد کے برابر ہو جائے (اور اس وقت ختم ہوتا ہے) جب تک کہ عصر کا وقت نہ آ جائے۔

(۱)(صحیح مسلم ج1ص 223باب اوقات الصلوات الخمس)

(۲)(جامع الترمذی ج 1 ص 40,39 ابواب الصلوۃ باب نمبر 2 بلا ترجمہ، مسند احمد ج 7 ص 28 رقم الحدیث 7172)　(۳)(صحیح مسلم ج 1 ص 223 باب اوقات الصلوات الخمس)

http://mujahid.xtgem.com

2- عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ رَافِعٍ مَوْلٰی اُمِّ سَلْمَةَ رضی اللہ عنہا زَوْجِ النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وسلم اَنَّهٗ سَالَ اَبَاهُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنْ وَقْتِ الصَّلٰوةِ فَقَالَ اَبُوْهُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ اَنَا اُخْبِرُکَ صَلِّ الظُّهْرَ اِذَا کَانَ ظِلُّکَ مِثْلَکَ وَالْعَصْرَ اِذَا کَانَ ظِلُّکَ مِثْلَیْکَ (۱)

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن رافع رحمۃ اللہ علیہ وام المومنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے غلام ہیں۔انہوں نے حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ سے نماز کے وقت کے متعلق سوال کیا تو حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں تمہیں اس کے بارے میں بتاتا ہوں، نماز ظہر اس وقت پڑھو جب تمہارا سایہ تمہاری مثل ہو جائے اور عصر اس وقت پڑھو جب تمہارا سایہ تمہارے دو مثل ہو جائے۔

ان احادیث سے معلوم ہوا کہ نماز ظہر کا وقت تو زوال کے بعد شروع ہو جاتا ہے لیکن نماز مؤخر کر کے پڑھنی چاہئے اور آخرِ وقت مثلین تک ہے یعنی جب ہر چیز کا سایہ اصلی سایہ کے علاوہ دو مثل ہو جائے۔

عصر کا وقت:

نماز ظہر کا وقت ختم ہوتے ہی عصر کا وقت شروع ہو جاتا ہے اور غروب آفتاب تک باقی رہتا ہے

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ مَنْ اَدْرَکَ رَکْعَةً مِّنَ الْعَصْرِ قَبْلَ اَنْ تَغْرُبَ الشَّمْسُ فَقَدْ اَدْرَکَ الْعَصْرَ. (۲)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے سورج غروب ہونے سے پہلے عصر کی ایک رکعت پالی اس نے عصر پالی۔

(۱)(موطا امام مالک ص 5 ص 6 وقوت الصلوۃ) (۲)(صحیح البخاری ج1 ص 82 ، باب من ادرک من الصلاۃ رکعۃ)صحیح مسلم ج 1 ص 221 باب من ادرک رکعۃ من الصلوۃ فقد ادرک تلک الصلوۃ)

http://mujahid.xtgem.com

مغرب کا وقت:

1- عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِوبْنِ الْعَاص رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ وَقْتُ صَلٰوةِ الْمَغْرِبِ مَالَمْ يَغِبِ الشَّفَقُ.(۱)

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نماز مغرب کا وقت اس وقت تک ہے جب تک شفق غائب نہ ہو۔

2- عَنْ سَلْمَةَ بْنِ الْاَكْوَع رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم كَانَ يُصَلِّى الْمَغْرِبَ اِذَا غَرَبَتِ الشَّمْسُ وَ تَوَارَتْ بِالْحِجَابِ.(۲)

ترجمہ: حضرت سلمہ بن الاکوع رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز مغرب ادا فرماتے جب سورج غروب ہوجاتا اور پردہ میں چھپ جاتا۔

3- حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی طویل حدیث میں ہے: ثُمَّ اَذَّنَ لِلْعِشَاءِ حِيْنَ اُذْهِبَ بَيَاضُ النَّهَارِ وَهُوَالشَّفَقُ. (۳)

ترجمہ: پھر عشاء کی اذان کہے جب دن کی سفیدی چلی جائے اور وہ شفق ہے۔

4- حضرت ابو مسعود رضی اللہ عنہ کی مرفوع حدیث جس میں حضرت جبرئیل علیہ السلام کے نماز پڑھانے کا ذکر ہے۔ اس میں ہے: وَيُصَلِّى الْمَغْرِبَ حِيْنَ تَسْقُطُ الشَّمْسُ وَيُصَلِّى الْعِشَاءَ حِيْنَ يَسْوَدُّ الْاُفُقَ.(۴)

(۱)(صحیح مسلم ج ا ص 223 باب اوقات الصلوات الخمس) (۲)(صحیح مسلم ج1ص 228باب بیان ان اول وقت المغرب عند غروب الشمس،صحیح البخاری ج 1ص79باب وقت المغرب) (۳)(المعجم الاوسط للطبرانی ج5ص122رقم الحدیث 6787،مجمع الزوائد للهیثمی ج2ص 42 با ب بیان الوقت، رقم الحدیث 1686)

(۴)(سنن ابی داؤد ج 1ص63باب فی المواقیت،صحیح ابن حبان ص 492 ذکر البیان بان المصطفی لم یسفر بصلوة الغداة رقم الحدیث 1494)

http://mujahid.xtgem.com
http://mujahid.xtgem.com

ترجمہ: اور مغرب کی نماز اس وقت پڑھتے جب سورج غروب ہو جاتا اور عشاء اس وقت پڑھتے جب افق سیاہ ہو جاتا۔

فائدہ: مندرجہ بالا احادیث سے معلوم ہوا کہ مغرب کا وقت سورج غروب ہونے سے شروع ہو جاتا ہے اور شفق ابیض (سفیدی) کے ختم ہونے تک رہتا ہے۔

عشاء کا وقت:

عشاء کا وقت شفق کے غائب ہونے سے طلوع فجر تک رہتا ہے۔

1- امامت جبرئیل علیہ السلام والی حدیث جس میں یہ الفاظ ہیں:

وَصَلّٰی بِیَ الْعِشَاءَ حِیْنَ غَابَ الشَّفَقُ. (۱)

ترجمہ: اور حضرت جبرئیل علیہ السلام نے مجھے عشاء کی نماز پڑھائی جب شفق غائب ہو گئی تھی۔

2- عَنْ عُبَیْدِ بْنِ جُرَیْجٍ اَنَّهٗ قَالَ لِاَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ مَا اِفْرَاطُ صَلٰوةِ الْعِشَاءِ؟ قَالَ طُلُوْعُ الْفَجْرِ. (۲)

ترجمہ حضرت عبید بن جریج رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ عشاء کا آخری وقت کون سا ہے؟ فرمایا طلوع فجر۔

(۱)(سنن ابی داؤد ج 1ص 62 باب فی المواقیت)

(۲)(شرح معانی الآثار ج1 ص118 باب مواقیت الصلوۃ)

http://mujahid.xtgem.com

مستحب اوقات

فجر کا مستحب وقت:

1- عَنْ رَافِعِ بْنِ خُدَيْجٍ رضی اللہ عنہ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَقُوْلُ اَسْفِرُوْا بِالْفَجْرِ فَاِنَّهٗ اَعْظَمُ لِلْاَجْرِ.(۱)

ترجمہ: حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا فجر خوب اجالا کر کے پڑھا کرو کیونکہ اس کا اجر بہت زیادہ ہے۔

حاشیہ: امام محدث جمال الدین محمد ابو محمد عبداللہ بن یوسف الزیلعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس مضمون کی احادیث حضرت رافع بن خدیج، حضرت بلال، حضرت انس، حضرت قتادہ بن نعمان حضرت ابن مسعود، حضرت ابو ہریرہ اور حضرت حواء الانصاریہ رضی اللہ عنہم سے مروی ہیں۔(۲)

2- عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم لِبِلَالٍ اَسْفِرْ بِصَلٰوةِ الصُّبْحِ حَتّٰى يَرَى الْقَوْمُ مَوَاقِعَ نَبْلِهِمْ. (۳)

ترجمہ حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو فرمایا: صبح کی نماز روشنی میں پڑھا کرو یہاں تک کہ لوگ روشنی کی وجہ سے اپنے تیراندازی کے نشان دیکھ لیں۔

(۱)(جامع الترمذی ج 1ص 40 باب ما جاء فی الاسفار بالفجر ،سنن ابی داؤد ج 1 ص 67 باب فی وقت الصبح ،سنن النسائی ج 1ص 94 باب الاسفار)

(۲)(نصب الرایہ للزیلعی ج 1ص 304)

(۳)(مسند ابی داؤد الطیالسی ج 1ص 511حدیث 1001 ،المعجم الکبیر للطبرانی ج 3ص 151 حدیث 4288)

http://mujahid.xtgem.com

نمازظہر کا مستحب وقت

گرمیوں میں نمازظہر کا مسنون وقت:

1- عَنِ اَبِیْ سَعِیْد رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم اَبْرِدُوْابِالظُّھْرِ فَاِنَّ شِدَّۃَ الْحَرِّمِنْ فَیْحِ جَھَنَّمَ.(۱)

ترجمہ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نماز ظہر کوٹھنڈا کر کے پڑھو کیونکہ گرمی کی شدت جہنم کے سانس لینے کی وجہ سے ہے۔

2- عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وسلم اَنَّہٗ قَالَ اِذَا اشْتَدَّالْحَرُّ فَاَبْرِدُوْا بِالصَّلٰوۃِ فَاِنَّ شِدَّۃَ الْحَرِّمِنْ فَیْحِ جَھَنَّمَ (۲)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ’’جب گرمی زیادہ ہوتو نماز ٹھنڈے وقت میں پڑھ لیا کرو، کیوں کہ گرمی کی شدت جہنم کے سانس لینے کی وجہ سے ہے۔‘‘

نوٹ: امام ابوعیسیٰ ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ اس مضمون (ظہر کو ٹھنڈا کرکے پڑھنا) کی احادیث حضرت ابوسعید، حضرت ابوذر، حضرت ابن عمر، حضرت مغیرہ، حضرت صفوان، حضرت ابوموسیٰ، حضرت ابن عباس اور حضرت انس رضی اللہ عنہم سے بھی مروی ہیں۔(۳)

(۱)(صحیح البخاری ج 1ص 77 باب الابراد بالظھر فی شدۃ الحر)

(۲)(صحیح البخاری ج1 ص 77 باب الابراد بالظھر فی شدۃ الحر، سنن ابی داؤد ج 1 ص 64 باب فی وقت صلوۃ الظھر ،صحیح مسلم ج 1 ص 224 باب استحباب الابراد بالظھر،سنن النسائی ج 1 ص 87 الابراد بالظھر ..،جامع الترمذی ج 1 ص 40 باب ماجاء فی تاخیر الظھر فی شدۃ الحر .،سنن ابن ماجہ ج 1ص 49 باب الابراد بالظھر فی شدۃ الحر)

(۳)(جامع الترمذی ج1 ص 40)

http://mujahid.xtgem.com

http://mujahid.xtgem.com

سردیوں میں نماز ظہر کا مستحب وقت:

1- عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ رضی اللہ عنہ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم اِذَا کَانَ الْحَرُّ اَبْرَدَ بِالصَّلٰوۃِ وَاِذَا کَانَ الْبَرْدُ عَجَّلَ.(۱)

ترجمہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گرمی کے موسم میں نماز ٹھنڈے وقت میں پڑھتے تھے اور سردی کے موسم میں جلدی ادا فرماتے تھے۔

عصر کا مستحب وقت:

1- عَنْ اُمِّ سَلْمَۃَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہ صلی اللہ علیہ وسلم اَشَدَّ تَعْجِیْلاً لِلظُّھْرِ مِنْکُمْ وَاَنْتُمْ اَشَدُّ تَعْجِیْلاً لِلْعَصْرِ مِنْہُ. (۲)

ترجمہ: ام المومنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، فرماتی ہیں: ''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ظہر کی نماز تم لوگوں سے جلدی پڑھ لیتے تھے اور تم عصر کی نماز آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے جلدی پڑھ لیتے ہو۔''

2- عَنْ عَلِیِّ بْنِ شَیْبَانَ رضی اللہ عنہ قَالَ قَدِمْنَا عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم الْمَدِیْنَۃَ فَکَانَ یُؤَخِّرُ الْعَصْرَ مَادَامَتِ الشَّمْسُ بَیْضَاءَ نَقِیَّۃً. (۳)

ترجمہ: حضرت علی بن شیبان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس مدینہ منورہ میں آئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم عصر کی نماز کو مؤخر کرکے پڑھتے تھے جب تک سورج سفید اور صاف رہتا۔

(۱)(سنن النسائی ج 1ص87باب تعجیل الظھر فی البرد،صحیح البخاری ج 1ص124 باب اذا اشتد الحر یوم الجمعہ) (۲)(جامع الترمذی ج 1 ص42 باب ما جاء تاخیر صلوۃ العصر ،مسند احمد ج18ص286 رقم الحدیث 26526) (۳)(سنن ابی داؤد ج 1 ص 65 باب فی وقت صلوۃ العصر،سنن ابن ماجہ ج1 ص 46 کتاب الصلوۃ. ابواب مواقیت الصلوۃ)

http://mujahid.xtgem.com

3- عَنْ عَبْدِاللّٰہِ بْنِ عَمْرٍو رضی اللہ عنہما اَنَّ النَّبِیَّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ:... فَاِذَا صَلَّیْتُمُ الْعَصْرَ فَاِنَّہٗ وَقْتٌ اِلٰی اَنْ تَصْفَرَّالشَّمْسُ الحدیث. (۱)

ترجمہ حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم نماز عصر پڑھو تو اس کا وقت سورج کے زرد ہونے تک ہے۔

مندرجہ بالا احادیث سے واضح ہے کہ عصر کو مؤخر کر کے پڑھا جائے لیکن اتنا مؤخر بھی نہ ہو کہ سورج زرد ہونے لگے۔

مغرب کا مستحب وقت:

غروب آفتاب کے بعد بلا تاخیر ادا کرنا مستحب ہے:

1- عَنْ سَلْمَۃَ رضی اللہ عنہ قَالَ کُنَّا نُصَلِّیْ مَعَ النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وسلم الْمَغْرِبَ اِذَا تَوَارَتْ بِالْحِجَابِ. (۲)

ترجمہ: حضرت سلمۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سورج چھپتے ہی مغرب پڑھ لیتے تھے۔

2- حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

لَا تَزَالُ اُمَّتِیْ بِخَیْرٍ اَوْ قَالَ عَلَی الْفِطْرَۃِ مَالَمْ یُؤَخِّرُوا الْمَغْرِبَ اِلٰی اَنْ تَشْتَبِکَ النُّجُوْمُ. (۳)

ترجمہ: میری امت بھلائی پر رہے گی یا فرمایا فطرت پر رہے گی جب تک وہ لوگ مغرب کو اس وقت تک مؤخر نہیں کریں گے کہ ستارے نکل آئیں۔

(۱)(صحیح مسلم ج 1ص 222 باب اوقات الصلوات الخمس)

(۲)(صحیح البخاری ج1 ص79 باب وقت المغرب)

(۳)(سنن ابی داؤد ج 1ص 66 باب فی وقت المغرب ،سنن ابن ماجۃ ج 1 ص 50 باب وقت صلوۃ المغرب)

http://mujahid.xtgem.com

عشاء کا مستحب وقت:

نماز عشاء کو تہائی رات تک مؤخر کرنا مستحب ہے۔

1- عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم :لَوْلَا اَنْ اَشُقَّ عَلٰی اُمَّتِیْ لَاَمَرْتُهُمْ اَنْ یُّؤَخِّرُوا الْعِشَاءَ اِلٰی ثُلُثِ اللَّیْلِ اَوْ نِصْفِهٖ. (۱)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''اگر مجھے اپنی امت پر مشقت کا خوف نہ ہوتا تو میں انہیں حکم دیتا کہ نماز عشاء کو تہائی رات یا نصف رات تک مؤخر کریں۔''

2- حضرت ابو برزہ رضی اللہ عنہ کی روایت میں یہ الفاظ ہیں:

وَلَا یُبَالِیْ بِتَاخِیْرِ الْعِشَاءِ اِلٰی ثُلُثِ اللَّیْلِ ثُمَّ قَالَ اِلٰی شَطْرِ اللَّیْلِ.(۲)

ترجمہ: عشاء کی نماز کو تہائی رات تک مؤخر کرنے میں کوئی حرج نہیں پھر فرمایا: نصف رات تک

(۱)(جامع الترمذی ج1 ص42 باب ماجاء فی تاخیر العشاء الآخرۃ)

(۲)(صحیح البخاری ج 1ص77 باب وقت الظهر عند الزوال)

http://mujahid.xtgem.com

اوقات ممنوعہ

نماز فجر اور نماز عصر کے بعد:

1- عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِی رضی اللہ عنہ یَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم یَقُوْلُ: لَاصَلٰوۃَ بَعْدَ الصُّبْحِ حَتّٰی تَرْتَفِعَ الشَّمْسُ وَلَا صَلٰوۃَ بَعْدَالْعَصْرِ حَتّٰی تَغِیْبَ الشَّمْسُ. (۱)

ترجمہ: حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرما رہے تھے کہ صبح کی نماز کے بعد کوئی نماز نہیں یہاں تک کہ سورج بلند ہو جائے اور عصر کی نماز کے بعد کوئی نماز نہیں یہاں تک کہ سورج غروب ہو جائے۔

نوٹ: اس مضمون کی احادیث حضرت عمر بن خطاب، حضرت عبداللہ بن عباس اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہم سے بھی مروی ہیں۔(۲)

2: عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم مَنْ لَمْ یُصَلِّ رَکْعَتَیِ الْفَجْرِ فَلْیُصَلِّھِمَابَعْدَ مَاتَطْلُعُ الشَّمْسُ. (۳)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے فجر کی دو رکعتیں (سنت موکدہ) نہ پڑھی ہوں تو وہ انہیں سورج نکلنے کے بعد پڑھ لے۔

(۱)(صحیح البخاری ج 1 ص 82.83 باب لا تتحری الصلوۃ قبل غروب الشمس، صحیح مسلم ج 1 ص 275 باب الاوقات التی نھی عن الصلوۃ فیھا)

(۲)(صحیح البخاری ج 1 ص 82 باب الصلوۃ بعد الفجر حتی ترتفع الشمس، صحیح مسلم ج 1 ص 275 باب الاوقات التی نھی عن الصلوۃ فیھا، جامع الترمذی ج 1 ص 45 باب ما جاء فی کراھیۃ الصلوۃ بعد العصر)

(۳)(جامع الترمذی ج 1 ص 96 باب ما جاء فی اعادتھما بعد طلوع الشمس)

http://mujahid.xtgem.com
http://mujahid.xtgem.com

صبح صادق کے بعد:

صبح صادق کے بعد فجر کی دو سنتوں کے علاوہ کوئی اور سنت یا نفل پڑھنا مکروہ ہے۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما عَنْ حَفْصَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم اِذَا طَلَعَ الْفَجْرُ لَا يُصَلِّىْ اِلَّا رَكْعَتَيْنِ خَفِيْفَتَيْنِ. (۱)

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما ام المومنین حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم طلوع صبح صادق کے بعد صرف دو رکعتیں ہلکی پھلکی پڑھتے تھے۔

غروب آفتاب کے بعد:

غروب آفتاب کے بعد مغرب کے فرائض سے پہلے نفل پڑھنا ممنوع ہے:

1- **عَنْ طَاؤسٍ قَالَ سُئِلَ ابْنُ عُمَرَ رضی اللہ عنہما عَنِ الرَّكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْمَغْرِبِ فَقَالَ مَارَأَيْتُ اَحَدًا عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يُصَلِّيْهِمَا. (۲)**

ترجمہ: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے نماز مغرب سے پہلے دو رکعتوں کے متعلق پوچھا گیا تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ”میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دور میں کسی کو نہیں دیکھا کہ یہ دو رکعتیں پڑھتا ہو۔“

2- **عَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ طُفْنَا فِىْ نِسَاءِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم فَسَأَلْنَاهُنَّ هَلْ رَاَيْتُنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يُصَلِّىْ هَاتَيْنِ رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْمَغْرِبِ حِيْنَ يُؤَذِّنُ**

(۱)(صحیح مسلم ج1 ص250 واللفظ لہ باب استحباب رکعتی الفجر، صحیح البخاری ج1ص 157 باب التطوع بعد المکتوبۃ، جامع الترمذی ج 1ص96 باب ما جاء لا صلوۃ بعد الفجر الا رکعتین)

(۲)(سنن ابی داؤد ج 1ص189 باب الصلوۃ قبل المغرب، مسند عبد بن حمید ص 256 رقم الحدیث 804، الکنی والاسماء للدولابی ج1ص463 رقم الحدیث 1640)

http://mujahid.xtgem.com

الْمُؤَذِّنُ فَقُلْنَ لَا.(۱)

ترجمہ: حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم امہات المومنین رضی اللہ عنہن کی خدمت میں حاضر ہوتے اور پوچھتے کہ کیا آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مغرب کی نماز سے پہلے دو رکعتیں پڑھتے دیکھا جب مؤذن اذان دیتا تھا۔ تو انہوں نے فرمایا نہیں۔

3- عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ اَبِیْهِ قَالَ مَا صَلّٰی اَبُوْبَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ رضی اللہ عنہم الرَّكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْمَغْرِبِ.(۲)

ترجمہ: منصور اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ، حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ مغرب سے پہلے دو رکعتیں نہیں پڑھتے تھے۔

خطبہ کے وقت:

1- عَنْ سَلْمَانَ الْفَارِسِی رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ صلی اللہ علیہ وسلم: لَا يَغْتَسِلُ رَجُلٌ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَيَتَطَهَّرُ مَا اسْتَطَاعَ مِنْ طُهْرٍ وَيَدَّهِنُ مِنْ دُهْنِهٖ اَوْ يَمُسُّ مِنْ طِيْبِ بَيْتِهٖ ثُمَّ يَخْرُجُ فَلَا يُفَرِّقُ بَيْنَ اثْنَيْنِ ثُمَّ يُصَلِّیْ مَا كُتِبَ لَهٗ ثُمَّ يُنْصِتُ اِذَا تَكَلَّمَ الْاِمَامُ اِلَّا غُفِرَ لَهٗ مَا بَيْنَهٗ وَبَيْنَ الْجُمُعَةِ الْاُخْرٰی. (۳)

ترجمہ: حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص جمعہ کے دن غسل کرے اور حسب استطاعت خوب پاکی حاصل کرے اور تیل یا گھر

(۱)(مسند الشامیین للامام الطبرانی ج 3ص 212راقم الحدیث 2110)

(۲)(کنز العمال ج8 ص25 المغرب و ما یتعلق به، رقم الحدیث 21809،اتحاف الخیرة المهرة ج2 ص 408 باب الصلاة قبل المغرب و بعدها، رقم الحدیث 2332،مصنف عبد الرزاق ج2 ص289باب الرکعتین قبل المغرب رقم الحدیث 3998)

(۳)(صحیح البخاری ج 1ص 121.124باب الدهن للجمعة)

http://mujahid.xtgem.com

میں میسر خوشبو لگائے پھر نماز جمعہ کے لئے نکلے (وہاں جاکر) دو کے درمیان تفریق نہ کرے پھر جو نماز مقرر کی گئی ہے ادا کرے اور جب امام خطبہ دے تو خاموشی اختیار کرے۔ ایسے شخص کے اس جمعہ سے دوسرے جمعہ تک کے تمام گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں۔

2- حضرت نبیشہ الہذلی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

فَاِنْ لَمْ یَجِدِ الْاِمَامَ خَرَجَ صَلّٰی مَابَدَالَهٗ وَاِنْ وَجَدَ الْاِمَامَ قَدْخَرَجَ جَلَسَ فَاسْتَمَعَ وَاَنْصَتَ حَتّٰی یَقْضِیَ الْاِمَامُ جُمُعَتَهٗ وَکَلَامَهٗ (۱)

ترجمہ: پس اگر امام خطبہ کے لئے نہیں نکلا تو جو مناسب ہو نماز پڑھ لے اور اگر امام خطبہ کے لئے نکل چکا ہے تو بیٹھ جائے اور غور سے خطبہ سنے اور خاموش رہے یہاں تک کہ امام نماز جمعہ و خطبہ ختم کر لے۔

3- عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَالَ سَمِعْتُ النَّبِیَّ صلی اللہ علیہ وسلم یَقُوْلُ اِذَا دَخَلَ اَحَدُکُمُ الْمَسْجِدَ وَالْاِمَامُ عَلَی الْمِنْبَرِ فَلَا صَلَاۃَ وَلَا کَلَامَ حَتّٰی یَفْرُغَ الْاِمَامُ.(۲)

ترجمہ: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا۔ جب تم میں سے کوئی مسجد میں داخل ہو اور امام منبر پر ہو تو نہ کوئی نماز جائز ہے اور نہ بات چیت یہاں تک کہ امام فارغ ہو جائے۔

طلوع، غروب، زوال:

عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرِ الْجُهَنِی رضی اللہ عنہ یَقُوْلُ ثَلٰثُ سَاعَاتٍ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم یَنْهَانَا اَنْ نُصَلِّیَ فِیْهِنَّ اَوْ اَنْ نَقْبِرَ فِیْهِنَّ مَوْتَانَا حِیْنَ تَطْلُعُ الشَّمْسُ

(۱) (مسند احمد ج 15ص 300رقم الحدیث 20599، غایۃ المقصد فی زوائد المسند للهیثمی ج 1ص 1154 باب حقوق الجمعۃ من الغسل و غیرہ)

(۲) (مجمع الزوائد للهیثمی ج 2ص 407 باب فیمن یدخل المسجد والامام یخطب، رقم الحدیث 3120، جامع الاحادیث للسیوطی ج 3ص 114 رقم الحدیث 1879)

http://mujahid.xtgem.com

بَازِغَةً حَتّٰى تَرْتَفِعَ وَحِيْنَ يَقُوْمُ قَائِمُ الظَّهِيْرَةِ حَتّٰى تَمِيْلَ الشَّمْسُ وَحِيْنَ تَضَيَّفُ الشَّمْسُ لِلْغُرُوْبِ حَتّٰى تَغْرُبَ.(۱)

ترجمہ: حضرت عقبہ بن عامر جہنی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں تین اوقات میں نماز پڑھنے یا مردوں کو دفن کرنے سے منع فرمایا ہے۔

1- جب سورج طلوع ہو رہا ہو یہاں تک کہ بلند ہو جائے۔

2- عین زوال کے وقت جب تک کہ سورج ڈھل جائے۔

3- جب سورج غروب کے قریب ہو یہاں تک کہ غروب ہو جائے۔

(۱)(صحیح مسلم ج 1ص 276 الاوقات التی نہی عن الصلوۃ فیھا ،جامع الترمذی ج 1ص200 باب ما جاء فی کراھیۃ الصلوۃ علی الجنازۃ ،الجمع بین الصحیحین للحمیدی ج3 ص351 رقم الحدیث 2993)

http://mujahid.xtgem.com

اذان کا بیان

اذان کے کلمات:

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ لَمَّا اَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم بِالنَّاقُوْسِ يُعْمَلُ لِيُضْرَبَ بِهٖ لِلنَّاسِ لِجَمْعِ الصَّلٰوةِ طَافَ بِیْ وَاَنَا نَائِمٌ رَجُلٌ يَحْمِلُ نَاقُوْسًا فِیْ يَدِهٖ فَقُلْتُ يَاعَبْدَاللّٰهِ اَتَبِيْعُ النَّاقُوْسَ فَقَالَ وَمَاتَصْنَعُ بِهٖ فَقُلْتُ نَدْعُوْا بِهٖ اِلَى الصَّلٰوةِ قَالَ اَفَلَا اَدُلُّكَ عَلٰى مَاهُوَخَيْرٌ مِنْ ذَالِكَ فَقُلْتُ لَهٗ بَلٰى قَالَ فَقَالَ تَقُوْلُ: اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ. اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ. اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ. اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًارَّسُوْلُ اللّٰهِ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًارَّسُوْلُ اللّٰهِ. حَیَّ عَلَى الصَّلٰوةِ حَیَّ عَلَى الصَّلٰوةِ. حَیَّ عَلَى الْفَلَاحِ حَیَّ عَلَى الْفَلَاحِ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُلَا اِلٰهَ اِلَّااللّٰهُ فَلَمَّااَصْبَحْتُ اَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم فَاَخْبَرْتُهٗ بِمَارَأَيْتُ فَقَالَ اِنَّهَالَرُءْيَا حَقٌّ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ. فَقُمْ مَعَ بِلَالٍ فَاَلْقِ عَلَيْهِ مَارَأَيْتَ فَلْيُؤَذِّنْ بِهٖ فَاِنَّهٗ اَنْدٰى صَوْتًا مِّنْكَ فَقُمْتُ مَعَ بِلَالٍ رضی اللہ عنہ فَجَعَلْتُ اُلْقِيْهِ عَلَيْهِ وَيُؤَذِّنُ بِهٖ قَالَ فَسَمِعَ ذَالِكَ عُمَرُبْنُ الْخَطَّابِ وَهُوَ فِیْ بَيْتِهٖ فَخَرَجَ يَجُرُّ رِدَاءَهٗ وَيَقُوْلُ وَالَّذِیْ بَعَثَكَ بِالْحَقِّ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم لَقَدْرَأَيْتُ مِثْلَ مَا اُرٰى فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم فَلِلّٰهِ الْحَمْدُ. (۱)

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں

(۱)(سنن ابی داؤد ج 1ص79 باب کیف الاذان ،مسند احمد ج 13ص30،31 رقم الحدیث 16430 ،سنن ابن ماجۃ ج 1ص51 باب بدء الاذان ،صحیح ابن حبان ص 532 ذکر الخبر المصرح بان النبی صلی اللہ علیہ وسلم ھو الذی امر بلالا.. رقم الحدیث 1679 ،صحیح ابن خزیمۃ ج 1 ص 223 رقم الحدیث370)

http://mujahid.xtgem.com

کونماز کے لیے جمع کرنے کے لئے ناقوس بجانے کا حکم فرمایا تو میں نے خواب میں ایک آدمی کو دیکھا جو ناقوس اٹھائے ہوئے تھا۔ میں نے اسے کہا: اے اللہ کے بندے! کیا یہ ناقوس بیچو گے؟ اس نے کہا اس کا کیا کرو گے؟ میں نے کہا نماز کے لئے لوگوں کو بلائیں گے تو اس نے کہا کہ میں تمہیں اس سے بہتر الفاظ نہ بتاؤں؟ میں نے کہا کیوں نہیں۔ تو اس نے کہا یوں کہا کرو۔ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ...... الخ. جب میں صبح کو اٹھا تو آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور جو کچھ خواب میں دیکھا تھا وہ آپ ﷺ کو سنایا۔ تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا یہ خواب حق ہے ان شاء اللہ۔

تم بلال رضی اللہ عنہ کے ساتھ کھڑے ہو کر جو کلمات دیکھے ہیں ان کو سکھلا دو۔ اور وہ ان الفاظ کو اذان کی شکل میں کہتے جائیں۔ کیونکہ وہ تم سے زیادہ بلند آواز رکھتے ہیں۔ تو میں بلال رضی اللہ عنہ کے ساتھ کھڑا ہو گیا اور ان کو ان کلمات کی تلقین کرنے لگا اور وہ اذان دیتے گئے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے یہ آواز سنی۔ آپ رضی اللہ عنہ گھر میں تھے تو جلدی سے چادر کھینچتے ہوئے نکلے اور عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ اس ذات کی قسم جس نے آپ ﷺ کو حق دے کر بھیجا ہے میں نے بھی یہی خواب دیکھا ہے جو (اذان) اب سن رہا ہوں تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ کا شکر ہے۔

اقامت کے کلمات:

اقامت کے کلمات وہی ہیں جو اذان کے ہیں لیکن اقامت میں حی علی الفلاح کے بعد کلمہ "قَدْقَامَتِ الصَّلٰوۃُ" دو مرتبہ زیادہ کہا جاتا ہے۔

1- اِنَّ ابْنَ مُحَیْرِیْزٍ.... سَمِعَ اَبَامَحْذُوْرَۃَ رضی اللہ عنہ یَقُوْلُ عَلَّمَنِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ اَلْاِقَامَۃَ سَبْعَ عَشَرَۃَ کَلِمَۃً. (۱)

(۱)(شرح معانی الآثار ج 1ص102 باب الاقامۃ کیف ھی؟)

http://mujahid.xtgem.com

ترجمہ: ابن محیریز رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت ابومحذورہ رضی اللہ عنہ سے سنا۔ آپ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اقامت کے سترہ کلمات سکھائے۔

سنن ابن ماجہ اور مصنف ابن ابی شیبہ میں اقامت کے ان سترہ کلمات کا ذکر یوں ہے:

اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًارَّسُوْلُ اللّٰهِ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًارَّسُوْلُ اللّٰهِ حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوةُ قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوةُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ.(۱)

2- حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ کی روایت جس میں فرشتے کے اذان واقامت سکھانے کا ذکر ہے۔اس کے بعض طرق میں یہ الفاظ ہیں:

"ثُمَّ اَمْهَلَ هُنَيَّةً ثُمَّ قَامَ فَقَالَ مِثْلَهَا اِلَّا اَنَّهُ قَالَ: زَادَ بَعْدَ مَاقَالَ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوةُ قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوةُ. (۲)

ترجمہ: اذان کہنے کے بعد فرشتہ تھوڑی دیر رکا پھر کھڑا ہوا اور اذان کی مثل کلمات کہے لیکن:

حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ کے بعد قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوةُ قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوةُ کے کلمات زیادہ کہے۔

3- عَنْ عُبَيْدٍ مَوْلٰى سَلْمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ اَنَّ سَلْمَةَ بْنَ الْاَكْوَعِ رضی اللہ عنہ كَانَ

(۱)(مصنف ابن ابی شیبۃ ج 2ص312،313 ماجاء فی الاذان والاقامۃ کیف ھو؟رقم الحدیث 2132 ،سنن ابن ماجۃ ج 1ص52 باب الترجیع فی الاذان)

(۲)(سنن ابی داؤد ج1 ص82 باب کیف الاذان ،السنن الکبریٰ للبیھقی ج 1ص391 باب استقبال القبلۃ بالاذان و الاقامۃ ،المعجم الکبیر للطبرانی ج 8 ص447 رقم الحدیث 16691 ،جامع المسانید ج 1ص 299 تا ص 301)

http://mujahid.xtgem.com

يُثنّي الْاِقَامَةَ. (۱)

ترجمہ: حضرت عبید رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت سلمہ بن الاکوع رضی اللہ عنہ اقامت کے کلمات دوہرے کہا کرتے تھے (یعنی اَشْهَدُ اَنْ لَّآاِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ سے آخر تک تمام کلمات دو دو مرتبہ کہتے تھے)

4- مؤذن رسول حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے مروی اقامت بھی مثنیٰ مثنیٰ (دوہری) ہے۔(۲)

فجر کی اذان میں "اَلصَّلٰوةُ خَيْرٌ مِّنَ النَّوْمِ" کا اضافہ:

1- حضرت ابومحذورہ رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

فَاِنْ كَانَ صَلٰوةُ الصُّبْحِ قُلْتَ اَلصَّلٰوةُ خَيْرٌ مِّنَ النَّوْمِ اَلصَّلٰوةُ خَيْرٌ مِّنَ النَّوْمِ.(۳)

ترجمہ: جب صبح کی نماز کے لئے اذان دو تو اَلصَّلٰوةُ خَيْرٌ مِّنَ النَّوْمِ اَلصَّلٰوةُ خَيْرٌ مِّنَ النَّوْمِ کہا کرو۔

2- عَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ مِنَ السُّنَّةِ اِذَا قَالَ الْمُؤَذِّنُ فِيْ اَذَانِ الْفَجْرِ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ قَالَ اَلصَّلٰوةُ خَيْرٌ مِّنَ النَّوْمِ اَلصَّلٰوةُ خَيْرٌ مِّنَ النَّوْمِ.(۴)

(۱)(مصنف ابن ابی شیبۃ ج 2ص 320 من کان یشفع الاقامۃ ویری ان یثنیھا ، رقم الحدیث 2150،شرح معانی الآثار ج 1ص 102 باب الاقامۃ کیف ھی؟)

(۲)(شرح معانی الآثار للطحاوی ج 1ص 101 باب الاقامۃ کیف ھی؟ ،مصنف عبد الرزاق ج 1 ص 346 باب بدء الاذان، حدیث 1794)

(۳)(سنن ابی داؤد ج 1ص 79 باب کیف الاذان ،السنن الکبری للبیھقی ج 1ص 422 باب التثویب فی اذان الصبح)

(۴)(السنن الکبری للبیھقی ج 1ص 423 باب التثویب فی اذان الصبح،صحیح ابن خزیمۃ ج 1ص 233باب التثویب فی اذان الصبح، رقم الحدیث 386)

http://mujahid.xtgem.com

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ سنت یہ ہے کہ مؤذن جب فجر کی اذان میں حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ کہے تو ''اَلصَّلٰوةُ خَيْرٌ مِّنَ النَّوْمِ اَلصَّلٰوةُ خَيْرٌ مِّنَ النَّوْمِ'' بھی کہا کرے۔

اذان واقامت کا طریقہ:

1- عَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ لِبِلَالٍ. يَا بِلَالُ! اِذَا اَذَّنْتَ فَتَرَسَّلْ فِيْ اَذَانِكَ وَاِذَا اَقَمْتَ فَاحْدُرْ. (۱)

ترجمہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو فرمایا۔ اے بلال! جب تو اذان کہے تو ٹھہر ٹھہر کر کہا کر اور جب اقامت کہے تو جلدی جلدی کہا کر۔

2- عَنْ عَمَّارِ بْنِ سَعْدٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم اَمَرَ بِلَالاً اَنْ يَّجْعَلَ اِصْبَعَيْهِ فِيْ اُذُنَيْهِ وَقَالَ اِنَّهٗ اَرْفَعُ لِصَوْتِكَ. (۲)

ترجمہ: حضرت عمار بن سعد رضی اللہ عنہ (مؤذن رسول صلی اللہ علیہ وسلم) سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو حکم دیا کہ اپنی انگلیاں اپنے کانوں میں ڈال کر اذان دیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ عمل تمہاری آواز کو بلند کرے گا۔

اذان واقامت کا جواب:

1- عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم اِذَا قَالَ الْمُؤَذِّنُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ فَقَالَ اَحَدُكُمْ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ. ثُمَّ قَالَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ

(۱)(جامع الترمذی ج 1ص48 باب ماجاء فی الترسل فی الاذان ،مسند عبد بن حمید ص 310 رقم الحدیث 1008 ،السنن الکبری للبیھقی ج 1ص428 باب ترسیل الاذان و حذم الاقامۃ)

(۲)(سنن ابن ماجۃ ج1 ص52 باب السنۃ فی الاذان)

http://mujahid.xtgem.com

اِلَّا اللّٰہُ . قَالَ اَشْھَدُ اَنْ لَّآاِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ ثُمَّ قَالَ اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًارَّسُوْلُ اللّٰہِ قَالَ اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ.ثُمَّ قَالَ حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ قَالَ لَا حَوْلَ وَ لَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ. ثُمَّ قَالَ حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ قَالَ لَا حَوْلَ وَ لَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ.ثُمَّ قَالَ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ قَالَ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ ثُمَّ قَالَ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ. قَالَ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مِنْ قَلْبِہٖ دَخَلَ الْجَنَّۃَ. (۱)

ترجمہ: حضرت عمر بن خطاب ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب مؤذن اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہے تو تم اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہو جب مؤذن اَشْھَدُ اَنْ لَّآاِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ کہے تو تم بھی اَشْھَدُ اَنْ لَّآاِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ کہو(اسی طرح آخر اذان تک اس کا جواب ذکر کیا) پھر فرمایا جو یہ دل سے کہے گا جنت میں داخل ہوگا۔

2- عَنْ اَبِیْ اُمَامَۃَ ؓ اَوْعَنْ بَعْضِ اَصْحَابِ النَّبِیِّ ﷺ اَنَّ بِلَالًا اَخَذَ فِی الْاِقَامَۃِ فَلَمَّا اَنْ قَالَ قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوۃُ قَالَ النَّبِیُّ ﷺ اَقَامَھَا اللّٰہُ وَاَدَامَھَاوَقَالَ فِیْ سَائِرِ الْاِقَامَۃِ کَنَحْوِ حَدِیْثِ عُمَرَفِی الْاَذَانِ.(۲)

ترجمہ: حضرت ابوامامہ ؓ آنحضرت ﷺ کے بعض دیگر اصحاب سے مروی ہے کہ حضرت بلال ؓ نے اقامت کہنا شروع کی جب قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوۃُ کہا تو نبی ﷺ نے فرمایا اَقَامَھَا اللّٰہُ وَاَدَامَھَا اور پوری اقامت میں اسی طرح کلمات کو دہراتے رہے جیسا

(۱)(صحیح مسلم ج 1ص 167 باب استحباب القول مثل قول الموذن لمن سمعه ،سنن ابی داؤد ج 1ص85 باب ما یقول اذا سمع الموذن ،صحیح ابن خزی مة ج1 ص 248باب ذکر فضیلة هذا القول عند سماع الاذان، رقم الحدیث 417 ،صحیح ابن حبان ص 535 ذکر ایجاب دخول الجنة...، رقم الحدیث1685)

(۲)(سنن ابی داؤد ج 1ص 85 باب ما یقول اذا سمع الاقامة ،السنن الکبری للبیهقی ج 1 ص 411 باب ما یقول اذا سمع الاقامة، کنزالعمال ج 8ص 169اجابة المؤذن، رقم 23258)

http://mujahid.xtgem.com

کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی روایت میں اذان کے جواب میں اسے دہرانے کا ذکر ہے۔

اذان کے بعد کی دعا:

عَنْ جَابِرِبْنِ عَبْدِاللّٰهِ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ مَنْ قَالَ حِيْنَ يَسْمَعُ النِّدَاءَ "اَللّٰهُمَّ رَبَّ هٰذِهِ الدَّعْوَةِ التَّامَّةِ وَالصَّلٰوةِ الْقَائِمَةِ اٰتِ مُحَمَّدَنِ الْوَسِيْلَةَ وَالْفَضِيْلَةَ وَابْعَثْهُ مَقَامًامَّحْمُوْدَنِ الَّذِیْ وَعَدْتَّهٗ" حَلَّتْ لَهٗ شَفَاعَتِیْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ. (۱)

ترجمہ: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے اذان سننے کے بعد یہ دعا پڑھی تو قیامت کے دن اس کے لئے میری شفاعت واجب ہوگئی۔

دعا کا ترجمہ یہ ہے۔اے اللہ! اے اس دعوت کاملہ اور اس کھڑی ہونے والی نماز کے رب تو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو وسیلہ اور فضیلت عطا فرما اور انہیں اس مقام محمود پر پہنچا دے جس کا تو نے ان سے وعدہ فرمایا ہے"

سنن کبریٰ بیہقی وغیرہ میں "اِنَّکَ لَا تُخْلِفُ الْمِيْعَادَ" (بے شک تو اپنے وعدے کے خلاف نہیں کرتا) کے الفاظ قوی سند سے آئے ہیں۔(۲)

(۱)(صحیح البخاری ج 1ص86 بـاب الدعاء عند النداء ،سنن ابی داؤد ج 1ص85 باب ما جاء فی الدعاء ،جامع الترمذی ج 1ص51 باب منه[ای ما یقول اذا اذن المؤذن])

(۲)(السنن الکبری للبیهقی ج 1ص410 باب ما یقول اذا فرغ من ذلک ، کتاب الدعوات الکبیر للبیهقی ج 1ص34،احیاء علوم الدین للغزالی ج 1ص182 کتاب اسرار الصلاۃ، الباب الاول)

http://mujahid.xtgem.com

تعدادرکعات

فرض نمازوں کی تعدادرکعات:

فجر..............................دورکعات

ظہر..............................چاررکعات

عصر..............................چاررکعات

مغرب..........................تین رکعات

عشاء.............................چاررکعات

فرائض کی مندرجہ بالا تعدادِ رکعات آنحضرت ﷺ کے زمانے سے اب تک امت کے تواتر عملی سے ثابت ہے۔علاوہ ازیں کتب حدیث میں یہ تعداد مفصلاً مذکور ہے۔ اس بارے میں ایک حدیث نقل کی جاتی ہے:

عَنْ اَبِیْ مَسْعُوْدِنِ الْاَنْصَارِیِّ رضی اللہ عنہ قَالَ جَاءَ جِبْرَائِیْلُ اِلَی النَّبِیِّ ﷺ فَقَالَ قُمْ فَصَلِّ وَذٰلِکَ دُلُوْکُ الشَّمْسِ حِیْنَ مَالَتْ فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ فَصَلَّی الظُّهْرَ اَرْبَعاً ثُمَّ اَتَاہُ حِیْنَ کَانَ ظِلُّہٗ مِثْلَہٗ فَقَالَ قُمْ فَصَلِّ فَقَامَ فَصَلَّی الْعَصْرَ اَرْبَعاً ثُمَّ اَتَاہُ حِیْنَ غَرَبَتِ الشَّمْسُ فَقَالَ لَہٗ قُمْ فَصَلِّ فَقَامَ فَصَلَّی الْمَغْرِبَ ثَلَاثاً ثُمَّ اَتَاہُ حِیْنَ غَابَ الشَّفَقُ.

فَقَالَ لَہٗ قُمْ فَصَلِّ فَقَامَ فَصَلَّی الْعِشَاءَ الْاٰخِرَۃَ اَرْبَعاً ثُمَّ اَتَاہُ حِیْنَ بَرَقَ الْفَجْرُ فَقَالَ لَہٗ قُمْ ! فَصَلِّ !فَقَامَ فَصَلَّی الصُّبْحَ رَکْعَتَیْنِ .(۱)

(۱)(مسند اسحاق بن راھویه بحواله نصب الرایة ج1 ص223 باب المواقیت،المعجم الکبیر للطبرانی ج 7 ص 129,130 رقم14143،السنن الکبریٰ للبیهقی ج1 ص 361باب عدد رکعات الصلوات الخمس)

http://mujahid.xtgem.com

ترجمہ: حضرت ابو مسعود انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت جبرائیل علیہ السلام نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور کہا کہ کھڑے ہوں اور نماز پڑھیں۔ یہ سورج کے ڈھلنے کا وقت تھا، جبکہ سورج ڈھل گیا تھا۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اور ظہر کی چار رکعات پڑھیں پھر ان کے پاس حضرت جبرئیل آئے، جبکہ سایہ ایک مثل کے برابر ہو گیا تھا۔ تو انہوں نے کہا کہ کھڑے ہوں اور نماز ادا کریں۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے عصر کی چار رکعات پڑھیں۔ پھر حضرت جبرئیل علیہ السلام اس وقت آئے جب سورج غروب ہو گیا تھا۔ تو انہوں نے کہا کہ کھڑے ہوں اور نماز پڑھیں۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مغرب کی تین رکعات پڑھیں۔ حضرت جبرئیل علیہ السلام اس وقت آئے جب شفق غائب ہو گئی تھی اور کہا کہ نماز پڑھیں۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے عشاء کی چار رکعات پڑھیں۔ پھر جبرئیل علیہ السلام اس وقت آئے جب صبح طلوع ہوئی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ نماز ادا کریں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے صبح کی دو رکعت پڑھیں۔ سنن مؤکدہ کی بارہ رکعتیں ہیں، تفصیل یوں ہے:

2 رکعات فجر سے پہلے

4 رکعات ظہر سے پہلے اور 2 رکعات ظہر کے بعد

2 رکعات مغرب کے بعد

2 رکعات عشاء کے بعد

عَنْ اُمِّ حَبِيْبَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم مَنْ صَلّٰى فِيْ يَوْمٍ وَّلَيْلَةٍ ثِنْتَىْ عَشَرَةَ رَكْعَةً بُنِىَ لَهٗ بَيْتٌ فِى الْجَنَّةِ اَرْبَعًا قَبْلَ الظُّهْرِ وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَهَا وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعِشَاءِ وَرَكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْفَجْرِ صَلَاةِ

(ا)(جامع الترمذی ج1 ص94 باب ماجاء فی من صلی فی یوم ولیلة ثنتی عشرة رکعة)

()(رواہ مسلم مختصراً فی صحیحه ج ا ص ۲۵۱ باب فضل السنن الراتبة قبل الفرائض)

http://mujahid.xtgem.com

http://mujahid.xtgem.com

اَلْغَدَاةِ.(۱)

ترجمہ: ام المؤمنین حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص دن رات میں بارہ رکعتیں پڑھے گا اس کے لئے جنت میں گھر بنا دیا جائے گا چار ظہر سے پہلے، دو ظہر کے بعد، دو مغرب کے بعد، دو عشاء کے بعد اور دو فجر سے پہلے۔

فجر کی رکعات:

2 سنت (مؤکدہ) اور 2 فرض

1: عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ لَمْ يَكُنِ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم عَلٰی شَیْءٍ مِنَ النَّوَافِلِ اَشَدَّ تَعَاهُدًا مِنْهُ عَلٰی رَكْعَتَیِ الْفَجْرِ .(۱)

ترجمہ: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کسی نفل کی اتنی زیادہ پابندی نہیں فرماتے تھے جتنی فجر کی دو رکعتوں کی کرتے تھے۔

2: عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم لَاتَدَعُوْهُمَا وَاِنْ طَرَدَتْكُمُ الْخَيْلُ .(۲)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ فجر کی دو رکعتوں کو نہ چھوڑو خواہ تمہیں گھوڑے روند ڈالیں۔

ظہر کی رکعات:

4 سنت (مؤکدہ) 4 فرض 2 سنت (مؤکدہ) 2 نفل

(۱)(صحیح البخاری ج1 ص156 باب تعاهد رکعتی الفجر،صحیح مسلم ج1 ص 251 باب استحباب رکعتی الفجر والحث علیها الخ)

(۲)(سنن ابی داؤد ج 1 ص186 باب فی تخفیفهما[رکعتی الفجر،شرح معانی الآثار ج 1 ص209 باب القرأة فی رکعتی الفجر)

http://mujahid.xtgem.com

http://mujahid.xtgem.com

1: عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا اَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم كَانَ لَايَدَعُ اَرْبَعًا قَبْلَ الظُّهْرِ وَرَكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْغَدَاةِ.(۱)

ترجمہ: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ظہر سے پہلے چار رکعتیں اور فجر سے پہلے دو رکعتیں کبھی نہیں چھوڑتے تھے۔

2: عَنْ اُمِّ حَبِيْبَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم مَنْ صَلّٰى قَبْلَ الظُّهْرِ اَرْبَعًا وَبَعْدَهَا اَرْبَعًا حَرَّمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَى النَّارِ.(۲)

ترجمہ: حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے ظہر سے پہلے چار اور ظہر کے بعد چار رکعات پڑھیں تو اللہ تعالیٰ اس کو آگ پر حرام فرمادیں گے

فائدہ: حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کی گزشتہ روایت میں دو رکعت سنت مؤکدہ کا ثبوت ملتا ہے اور اس روایت میں ظہر کے بعد چار رکعت کا تذکرہ ہے۔تو دو رکعت سنت مؤکدہ کے علاوہ یہ دو نفل ہیں۔

عصر کی رکعات:

4 سنت (غیر مؤکدہ) 4 فرض

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ رَحِمَ اللّٰهُ امْرَاً صَلّٰى قَبْلَ الْعَصْرِ اَرْبَعًا.(۳)

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اس شخص پر رحم فرمائے جو عصر سے پہلے چار رکعت پڑھتا ہے۔

(۱)(صحیح البخاری ج1 ص 157 باب الرکعتین قبل الظھر)

(۲)(جامع الترمذی ج1 ص98 باب اٰخر [من سنن الظھر)

(۳)(جامع الترمذی ج1 ص98 باب ما جاء فی الاربع قبل العصر)

http://mujahid.xtgem.com

مغرب کی رکعات:

3رکعات فرض 2سنت (مؤکدہ) 2نفل

1: عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَالَ مَنْ رَكَعَ بَعْدَ الْمَغْرِبِ اَرْبَعَ رَكْعَاتٍ كَانَ كَالْمُعَقِّبِ غَزْوَةً بَعْدَغَزْوَةٍ. (۱)

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ جس نے مغرب کی نماز کے بعد چار رکعت پڑھیں تو وہ ایسا ہے جیسے ایک غزوے کے بعد دوسرا غزوہ کرنے والا۔

2: عَنْ اَبِي مَعْمَرٍعَبْدِاللّٰهِ بْنِ سَنْجَرَةَ رحمۃ اللہ علیہ قَالَ كَانُوْا يَسْتَحِبُّوْنَ اَرْبَعَ رَكْعَاتٍ بَعْدَ الْمَغْرِبِ. (۲)

ترجمہ: حضرت ابومعمر عبداللہ بن سنجرہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ''حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم مغرب کے بعد چار رکعت پڑھنے کو مستحب سمجھتے تھے۔

عشاء کی رکعات:

4سنت (غیرمؤکدہ)،4فرض،2سنت (مؤکدہ)،2نفل،3وتر،2نفل

1: عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ رحمۃ اللہ علیہ كَانُوْا يَسْتَحِبُّوْنَ اَرْبَعَ رَكْعَاتٍ قَبْلَ الْعِشَاءِ الْاٰخِرَةِ. (۳)

ترجمہ: حضرت سعید بن جبیر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہ عشاء کی نماز سے پہلے چار رکعت پڑھنے کو مستحب سمجھتے تھے۔

2: عَنْ زُرَارَةَ بْنِ اَوْفٰى رحمۃ اللہ علیہ اَنَّ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا سُئِلَتْ عَنْ صَلٰوةِ رَسُوْلِ

(۱) (مصنف عبدالرزاق ج 2 ص415 باب الصلاۃ فیما بین المغرب والعشاء، رقم الحدیث 4740)

(۲)(مختصر قیام اللیل للمروزی ص85 باب یصلی بین المغرب والعشاء اربع رکعات)

(۳)(مختصر قیام اللیل للمروزی ص85 یصلی بین المغرب والعشاء اربع رکعات)

http://mujahid.xtgem.com

اللّٰہِ ﷺ فِیْ جَوْفِ اللَّیْلِ فَقَالَتْ کَانَ یُصَلِّیْ صَلٰوۃَ الْعِشَاءِ فِیْ جَمَاعَۃٍ ثُمَّ یَرْجِعُ اِلٰی اَھْلِہٖ فَیَرْکَعُ اَرْبَعَ رَکْعَاتٍ ثُمَّ یَأْوِیْ اِلٰی فِرَاشِہٖ.(۱)

ترجمہ: حضرت زرارہ بن اوفی رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ ایک بار حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے رسول اللہ ﷺ کی درمیانِ رات والی نماز کے متعلق پوچھا گیا، تو انہوں نے کہا کہ آپ ﷺ عشاء کی نماز جماعت کے ساتھ پڑھ کر گھر تشریف لاتے تو چار رکعتیں پڑھتے پھر اپنے بستر پر آرام فرماتے۔

3: عَنْ عَائِشَۃَ رضی اللہ عنہا اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ کَانَ یُوْتِرُ بِثَلَاثٍ یَقْرَءُ فِیْ اَوَّلِ رَکْعَۃٍ بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّکَ الْاَعْلٰی وَفِی الثَّانِیَۃِ قُلْ یَااَیُّھَاالْکَافِرُوْنَ وَفِی الثَّالِثَۃِ قُلْ ھُوَاللّٰہُ اَحَدٌ وَالْمُعَوِّذَتَیْنِ.(۲)

ترجمہ: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی ﷺ وتر تین رکعت پڑھتے تھے پہلی رکعت میں ”سبح اسم ربک الاعلی“ پڑھتے، دوسری رکعت میں ”قل یا ایھا الکافرون“ اور تیسری رکعت میں ”قل ھو اللہ احد“ اور معوذتین پڑھتے تھے۔

4: عَنْ اَبِیْ سَلْمَۃَ رحمۃ اللہ علیہ قَالَ سَاَلْتُ عَائِشَۃَ رضی اللہ عنہا عَنْ صَلٰوۃِ رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ فَقَالَتْ کَانَ یُصَلِّیْ ثَلَاثَ عَشَرَۃَ رَکْعَۃً یُصَلِّیْ ثَمَانَ رَکْعَاتٍ ثُمَّ یُوْتِرُ ثُمَّ یُصَلِّیْ رَکْعَتَیْنِ وَھُوَ جَالِسٌ.(۳)

ترجمہ: حضرت ابو سلمہ بن عبدالرحمٰن رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ میں نے

(۱)(سنن ابی داؤد ج1ص 197 باب فی صلوۃ اللیل)

(۲)(شرح معانی الآثار ج 1ص200 باب الوتر ،صحیح ابن حبان ص 718 ذکر الاباحۃ للمرء ان یضم قراء ۃ المعوذتین الخ، رقم الحدیث 2448 ،مصنف عبد الرزاق ج 2ص404 باب ما یقرء فی الوتر الخ، رقم الحدیث 1257) (۳)(صحیح مسلم ج1ص254 باب صلوۃ اللیل و عدد رکعات النبی ﷺ فی اللیل،صحیح البخاری ج1ص155 باب المداومۃ علی رکعتی الفجر)

http://mujahid.xtgem.com

حضرت عائشہ ؓ سے رسول اللہ ﷺ کی نماز کے متعلق سوال کیا تو آپ ؓ نے فرمایا آپ ﷺ تیرہ رکعتیں پڑھتے تھے۔ پہلے آٹھ رکعت (تہجد) پڑھتے، پھر وتر پڑھتے، پھر دو رکعتیں بیٹھ کر پڑھتے۔

:5 عَنْ اُمِّ سَلْمَةَ ؓ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ کَانَ یُصَلِّیْ بَعْدَ الْوِتْرِ رَکْعَتَیْنِ .(۱)

ترجمہ: ام المؤمنین حضرت ام سلمہ ؓ فرماتی ہیں کہ نبی اکرم ﷺ وتر کے بعد دو رکعتیں پڑھتے تھے۔

(۱)(جامع الترمذی ج 1 ص 108 بـاب ماجاء لا وتران فی لیلة،سنن ابن ماجة ج1ص 83 باب ما جاء فی الرکعتین بعد الوتر جالساً)

http://mujahid.xtgem.com

طریقہ نماز

نیت کرنا:

1- اللہ تعالی کا فرمان ہے:

وَمَاأُمِرُوْااِلَّا لِیَعْبُدُوااللّٰہَ مُخْلِصِیْنَ لَہُ الدِّیْنَ حُنَفَآءَ. (۱)

ترجمہ: انہیں حکم دیا گیا تھا کہ اللہ تعالی کی عبادت کریں اُس کے لئے اپنے دین کو خالص کر کے یکسو ہو کر۔

2- عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم اَلْاَعْمَالُ بِالنِّیَّاتِ. (۲)

ترجمہ: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اعمال کا دارومدار نیت پر ہے۔

استقبال قبلہ:

1- اللہ تعالی کا فرمان ہے:

وَحَیْثُ مَاکُنْتُمْ فَوَلُّوْاوُجُوْھَکُمْ شَطْرَہٗ.(۳)

ترجمہ: اور تم جہاں کہیں بھی ہو تو پھیر دو اپنے چہروں کو اسی کی طرف.

2- عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم...اِذَا قُمْتَ اِلَی

(۱)(سورۃ البینۃ: 5)

(۲)(مسند ابی حنیفۃ بروایت الحارثی ج 1 ص 250 رقم الحدیث 264 ،صحیح البخاری ج 1ص 2باب کیف بدء الوحی الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم)

(۳)(سورۃ البقرۃ: 144)

http://mujahid.xtgem.com

الصَّلٰوۃِ فَاسْبِغِ الْوُضُوْءَ ثُمَّ اسْتَقْبِلِ الْقِبْلَۃَ. (۱)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب تو نماز کے لئے کھڑا ہو تو اچھی طرح وضو کر اور پھر قبلہ کی طرف منہ کر۔

استقبال قبلہ کے وقت چہرہ قبلہ کی طرف ہونا:

عَنْ عَبْدِاللّٰہِ بْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَالَ بَیْنَ النَّاسِ بِقُبَآءٍ فِیْ صَلٰوۃِ الصُّبْحِ اِذْ جَآءَ ھُمْ آتٍ فَقَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم قَدْ اُنْزِلَ عَلَیْہِ اللَّیْلَۃَ قُرْاٰنٌ وَقَدْاُمِرَاَنْ یَّسْتَقْبِلَ الْکَعْبَۃَ فَاسْتَقْبِلُوْھَاوَکَانَتْ وُجُوْھُھُمْ اِلَی الشَّامِ فَاسْتَدَارُوْااِلَی الْکَعْبَۃِ. (۲)

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ لوگ (صحابہ کرام رضی اللہ عنہم) مسجد قبا میں صبح کی نماز پڑھ رہے تھے کہ ایک آنے والا آیا اور کہنے لگا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر اس رات قرآن نازل ہوا ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو حکم ہوا ہے کہ کعبہ کی طرف منہ کرلیں، تم بھی کعبہ کی طرف منہ کرلو۔ پہلے ان کے چہرے شام (بیت المقدس) کی طرف تھے تو وہ (نماز ہی میں) کعبہ کی طرف پھر گئے۔

تکبیر کہتے ہوئے استقبال قبلہ کرنا:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی کو نماز کا طریقہ سکھاتے ہوئے فرمایا:

(۱)(صحیح بخاری ج 2ص 286 باب اذا حنث ناسیا فی الایمان،صحیح مسلم ج 1ص 170 باب وجوب قراء الفاتحۃ فی کل رکعۃ)

(۲)(صحیح البخاری ج1 ص58 باب ما جاء فی القبلۃ ،صحیح مسلم ج 1ص 200 باب تحویل القبلۃ..)

http://mujahid.xtgem.com

ثُمَّ اسْتَقْبِلِ الْقِبْلَةَ فَكَبِّرْ. (۱)

ترجمہ: پھر قبلہ کی طرف منہ کر۔

قیام کرنا:

1- اللہ تعالی کا فرمان ہے۔

وَقُوْمُوْا لِلّٰهِ قَانِتِيْنَ. (۲)

ترجمہ: اور اللہ کے حضور عاجزی کے ساتھ کھڑے رہا کرو۔

2- عَنْ عِمْرَانَ بْنَ حُصَيْنٍ ﷛ قَالَ:... فَسَئَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الصَّلٰوةِ فَقَالَ صَلِّ قَائِمًا. (۳)

ترجمہ: حضرت عمران بن حصین ﷛ فرماتے ہیں: ''میں نے رسول اللہ ﷺ سے نماز کے بارے میں پوچھا تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ کھڑے ہو کر پڑھو۔''

قیام میں نگاہیں سجدے کی جگہ رکھنا:

1- عَنْ اَنَسٍ ﷛ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَااَنَسُ: اِجْعَلْ بَصَرَكَ حَيْثُ تَسْجُدُ. (۴)

ترجمہ: حضرت انس ﷛ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اے انس! اپنی نظر سجدے کی جگہ پر رکھو۔

(۱)(صحيح البخاری ج 2ص986 باب اذا حنث ناسيا فی الايمان ،صحيح مسلم ج 1ص 170 باب تحويل القبلة) (۲)(سورة البقرة : 238)

(۳)(صحيح البخاری ج 1ص 150 با ب اذا لم يطق قاعدا ،سنن ابی داؤد ج 1ص 144 باب فی صلوة القاعد)

(۴)(السنن الكبری للبيهقی ج 2ص 284 باب لايجاوز بصره موضع السجود ،مشكوة المصابيح ج 1ص 91 باب ما لا يجوز من العمل فی الصلوة)

http://mujahid.xtgem.com

http://mujahid.xtgem.com

2- عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ؓ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَااسْتَفْتَحَ الصَّلٰوةَ ......وَيَشْخَصُ بِبَصَرِهٖ اِلٰى مَوْضِعِ سُجُوْدِهٖ.(۱)

ترجمہ: حضرت ابن عباس ؓ فرماتے ہیں: ''رسول اللہ ﷺ جب نماز شروع فرماتے تو اپنی نگاہوں کو سجدہ کی جگہ پر جما لیتے۔''

تکبیر تحریمہ کہنا:

1- اللہ تعالی کا فرمان ہے:

وَذَكَرَاسْمَ رَبِّهٖ فَصَلّٰى.(۲)

ترجمہ: اور اپنے رب کا نام لیا پھر نماز پڑھی۔

2- عَنْ عَلِيٍّ ؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: مِفْتَاحُ الصَّلٰوةِ الطُّهُوْرُ وَتَحْرِيْمُهَاالتَّكْبِيْرُوَتَحْلِيْلُهَا التَّسْلِيْمُ.(۳)

ترجمہ: حضرت علی ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''نماز کی کنجی طہارت ہے۔اس کی تحریم ''اللہ اکبر'' کہنا ہے اور اس کی تحلیل سلام پھیرنا ہے۔

الفاظ تکبیر:

1- اللہ تعالی کا فرمان ہے۔

وَرَبَّكَ فَكَبِّرْ.(۴)

ترجمہ: اور اپنے رب کی بڑائی بیان کیجئے۔

(۱)(الترغیب والترھیب للاصبھانی ج2 ص421 فصل فی الترھیب من الالتفات فی الصلوۃ)

(۲)(سورۃ الاعلیٰ: 15)

(۳)(سنن ابی داؤد ج 1ص98 باب فی تحریم الصلوۃ ،جامع الترمذی ج 1ص6 باب ما جاء فی مفتاح الصلوۃ الطھور) (۴)(سورۃ المدثر: 3)

http://mujahid.xtgem.com

2- عَنْ مُحَمَّدِبْنِ مَسْلَمَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم كَانَ اِذَا قَامَ يُصَلِّیْ تَطَوُّعاً قَالَ اَللّٰهُ اَكْبَرُ .(۱)

ترجمہ: حضرت محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نفل نماز کے لئے کھڑے ہوتے تو "اللہ اکبر" کہتے۔

امام کا جہراً تکبیر کہنا:

عَنْ سَعِيْدِبْنِ الْحَارِثِ قَالَ: اِشْتَكٰى اَبُوْهُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ اَوْغَابَ فَصَلّٰى اَبُوْسَعِيْدِنِ الْخُدْرِیُّ رضی اللہ عنہ فَجَهَرَ بِالتَّكْبِيْرِ حِيْنَ افْتَتَحَ وَحِيْنَ رَكَعَ (۲)

ترجمہ: حضرت سعید بن حارث رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے:
"ایک بار حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیمار ہوگئے یا کہیں گئے ہوئے تھے (اس میں راوی کو شک ہے) تو حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے نماز پڑھائی تو تکبیر کو بلند آواز سے کہا جب نماز شروع کی اور جب رکوع کیا۔

مقتدی و منفرد کا سراً تکبیر کہنا:

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مرض وفات کی نماز کا ذکر کرتے ہوئے فرماتی ہیں:

خَرَجَ النَّبِیُّ صلی اللہ علیہ وسلم يُهَادِیْ بَيْنَ رَجُلَيْنِ كَاَنِّیْ اَنْظُرُ اِلَيْهِ يَخُطُّ بِرِجْلَيْهِ الْاَرْضَ فَلَمَّارَاٰهُ اَبُوْبَكْرٍ رضی اللہ عنہ ذَهَبَ يَتَاَخَّرُفَاَشَارَاِلَيْهِ اَنْ صَلِّ فَتَاَخَّرَاَبُوْبَكْرٍ رضی اللہ عنہ

(۱)(سنن النسائی ج 1ص143 باب نوع آخر من الذکر والدعا الخ،المعجم الکبیر للطبرانی ج 8 ص226 رقم الحدیث 15857)

(۲)(السنن الکبری للبیھقی ج 2ص 18باب جھر الامام بالتکبیر ،صحیح البخاری ج1 ص 114 باب یکبر وھو ینحض من السجدتین)

http://mujahid.xtgem.com

وَقَعَدَ النَّبِیُّ ﷺ اِلٰی جَنْبِہٖ وَاَبُوْبَکْرٍ رضی اللہ عنہ یُسْمِعُ النَّاسَ التَّکْبِیْرَ. (۱)

ترجمہ: نبی اکرم ﷺ دو آدمیوں کے بیچ میں سہارا لیتے ہوئے باہر تشریف لے گئے گویا میں اِس وقت بھی آپ ﷺ کی طرف دیکھ رہی ہوں کہ آپ ﷺ کے دونوں پیر زمین پر گھسٹتے جاتے ہیں۔ جب حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے آپ ﷺ کو دیکھا تو پیچھے ہٹنے لگے لیکن آپ ﷺ نے ان کو فرمایا کہ پڑھو چنانچہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کچھ پیچھے ہٹنے لگے اور نبی ﷺ ان کے پہلو میں بیٹھ گئے۔ اور ابوبکر رضی اللہ عنہ لوگوں کو تکبیر سناتے جاتے تھے

چار رکعت نماز میں بائیس تکبیریں ہیں:

1- عَنْ عِکْرِمَۃَ قَالَ صَلَّیْتُ خَلْفَ شَیْخٍ بِمَکَّۃَ فَکَبَّرَ ثِنْتَیْنِ وَعِشْرِیْنَ تَکْبِیْرَۃً. (۲)

ترجمہ: حضرت عکرمہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے مکہ میں ایک شیخ کے پیچھے نماز پڑھی تو انہوں نے بائیس تکبیریں کہیں۔

فائدہ: "شیخ" سے مراد حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ہیں جیسا کہ سنن طحاوی ج1 ص161 پر تصریح موجود ہے۔

2- حضرت ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ نے ایک بار لوگوں کو جمع کرکے آپ ﷺ کا طریقہ نماز سکھایا: اس حدیث میں یہ الفاظ ہیں:

"ثُمَّ صَلّٰی بِھِمُ الظُّھْرَ فَکَبَّرَ فِیْھِمَا ثِنْتَیْنِ وَعِشْرِیْنَ تَکْبِیْرَۃً"(۳)

ترجمہ: آپ ﷺ نے لوگوں کو ظہر کی نماز پڑھائی اور اس میں بائیس تکبیریں کہیں۔

(۱)(صحیح بخاری ج1 ص99.98 باب من اسمع الناس تکبیر الامام)

(۲)(صحیح البخاری ج1 ص108 باب التکبیر اذا قام من السجود)

(۳)(مصنف عبد الرزاق ج2 ص40 باب التکبیر، رقم الحدیث 2509)

http://mujahid.xtgem.com

شروع نماز میں رفع یدین کرنا:

1- عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما عَنِ النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ تُرْفَعُ الْاَیْدِیْ فِیْ سَبْعِ مَوَاطِنَ ......فِیْ اِفْتِتَاحِ الصَّلٰوۃِ .(۱)

ترجمہ: حضرت ابن عمر اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا سات مقامات پر ہاتھوں کو اٹھایا جاتا ہے (ان میں سے ایک) شروع نماز میں۔(یعنی تکبیر تحریمہ کے وقت)

2- عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ رَاَیْتُ النَّبِیَّ صلی اللہ علیہ وسلم حِیْنَ افْتَتَحَ الصَّلٰوۃَ رَفَعَ یَدَیْہِ(۲)

ترجمہ: حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ جب نماز شروع کی تو رفع یدین کیا۔

رفع یدین کی کیفیت:

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَۃَ رضی اللہ عنہ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم اِذَا کَبَّرَ لِلصَّلٰوۃِ نَشَرَ اَصَابِعَہٗ. (۳)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز کے لئے تکبیر کہتے تو اپنی انگلیوں کو کھلا رکھتے۔

تکبیر تحریمہ کے وقت ہاتھ کہاں تک اٹھائے جائیں؟

1- عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ قَالَ اِنَّہٗ رَاَیَ النَّبِیَّ صلی اللہ علیہ وسلم اِذَا افْتَتَحَ الصَّلٰوۃَ رَفَعَ

(۱)(شرح معانی الآثار ج1 ص416 باب رفع الیدین عند رویت البیت)

(۲)(سنن ابی داؤد ج1 ص112 باب تفریع استفتاح الصلوۃ)

(۳)(جامع الترمذی ج 1ص 56باب نشر الاصابع عند التکبیر ،صحیح ابن خزیمہ ج 1ص263 باب نشر الاصابع عند رفع الیدین... رقم الحدیث 458)

http://mujahid.xtgem.com

يَدَيْهِ حَتّٰى تَكَادَ اِبْهَامَاهُ تُحَاذِىْ شَحْمَةَ اُذُنَيْهِ. (۱)

ترجمہ: حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ جب نماز شروع فرماتے تو رفع یدین کرتے یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دونوں انگوٹھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے کانوں کی لو کے برابر ہو جاتے۔

2- عَنْ مَالِكِ بْنِ الْحُوَيْرِث رضی اللہ عنہ قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صلی اللہ علیہ وسلم كَانَ اِذَا كَبَّرَ رَفَعَ يَدَيْهِ حَتّٰى حَاذٰى بِهِمَا اُذُنَيْهِ...... وَفِىْ رِوَايَةٍ...... حَتّٰى يُحَاذِىَ بِهِمَا فُرُوْعَ اُذُنَيْهِ. (۲)

ترجمہ: حضرت مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب تکبیر کہتے تھے تو دونوں ہاتھوں کو اٹھاتے تھے یہاں تک کہ انہیں کانوں کے قریب کر لیتے ایک روایت میں ہے کہ اپنے کانوں کی لو کے برابر کر لیتے تھے۔''

رفع یدین میں ہتھیلیوں کا قبلہ رخ ہونا:

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم اِذَا اسْتَفْتَحَ اَحَدُكُمُ (الصَّلٰوةَ) فَلْيَرْفَعْ يَدَيْهِ وَلْيَسْتَقْبِلْ بِبَاطِنِهِمَا الْقِبْلَةَ فَاِنَّ اللّٰهَ اَمَامَهٗ. (۳)

(۱) (سنن النسائی ج 1ص141 باب موضع الابهامین عند الرفع ،سنن ابی داؤد ج 1ص 112باب تفریع استفتاح الصلوٰة ،مصنف ابن ابی شیبه ج 2ص406باب الی این یبلغ بیده،رقم الحدیث2425)

(۲) (المحلی بالآثار لابن حزم ج 2 ص264 تحت مسئله 35 ،مصنف ابن ابی شیبه ج 2 ص 407 باب الی این یبلغ بیده، رقم الحدیث2427)

(۳) (المعجم الاوسط للطبرانی ج 6ص9 رقم الحدیث 7801 ،السنن الکبری للبیهقی ج2 ص27 باب کیفیة رفع الیدین ،مجمع الزوائد ج 2ص 270باب رفع الیدین فی الصلوٰة رقم الحدیث2589)

http://mujahid.xtgem.com

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی نماز شروع کرے تو دونوں ہاتھوں کو اٹھائے اور ہتھیلیوں کو قبلہ رخ کرے کیونکہ اللہ تعالیٰ اس کے سامنے ہوتا ہے۔

دائیں ہاتھ سے بائیں کو پکڑنا:

عَنِ ابْنِ عَبَّاس رضی اللہ عنہما اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ اِنَّا مَعْشَرَالْاَنْبِيَاءِ اُمِرْنَااَنْ نُؤَخِّرَسُحُوْرَنَا وَنُعَجِّلَ فِطْرَنَاوَاَنْ نُمْسِكَ بِاَيْمَانِنَاعَلٰى شَمَائِلِنَا فِيْ صَلٰوتِنَا. (۱)

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہم انبیاء علیہم السلام کی جماعت کو یہ حکم دیا گیا ہے کہ سحری تاخیر سے کریں، افطار جلدی کریں اور نماز میں اپنے دائیں ہاتھ سے بائیں ہاتھ پر رکھ کر پکڑیں۔

دائیں ہاتھ کو بائیں ہاتھ کے گٹے (کلائی) پر رکھنا:

1- عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ : لَاَ نْظُرَنَّ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم كَيْفَ يُصَلِّيْ؟ قَالَ فَنَظَرْتُ اِلَيْهِ قَامَ فَكَبَّرَ وَرَفَعَ يَدَيْهِ حَتّٰى حَاذَتَا اُذُنَيْهِ ثُمَّ وَضَعَ يَدَهُ الْيُمْنٰى عَلٰى ظَهْرِ كَفِّهِ الْيُسْرٰى وَالرُّسْغِ وَالسَّاعِدِ .(۲)

ترجمہ: حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک بار میں نے کہا کہ دیکھوں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کیسے نماز پڑھتے ہیں؟ تو میں نے دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نماز کے لئے کھڑے

(۱)(صحیح ابن حبان ص555.554 ذکر الاخبار عما یستحب للمرء، رقم الحدیث 1770، المعجم الکبیر للطبرانی ج 5ص233 رقم الحدیث 10693 ،المعجم الاوسط ج 3ص 179 رقم الحدیث 4249)

(۲)(صحیح ابن حبان ص 577 ذکر ما یستحب للمصلی رفع الیدین.. رقم الحدیث 1860،سنن النسائی ج1 ص141 باب موضع الیمین من الشمال فی الصلوٰۃ ،سنن ابی داؤد ج 1ص112 باب تفریع استفتاح الصلوٰۃ)

http://mujahid.xtgem.com

ہوئے، تکبیر کہی اور اپنے دونوں ہاتھ اٹھاتے یہاں تک کہ کانوں کے قریب کر لئے پھر اپنا دایاں ہاتھ بائیں ہاتھ کی پشت، گٹے اور کلائی پر رکھا۔

2- عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ ﷛ قَالَ كَانَ النَّاسُ يُؤْمَرُوْنَ اَنْ يَّضَعَ الرَّجُلُ الْيَدَ الْيُمْنٰى عَلٰى ذِرَاعِهِ الْيُسْرٰى فِي الصَّلٰوةِ . (۱)

ترجمہ: حضرت سہل بن سعد ﷛ سے روایت ہے کہ لوگوں (یعنی صحابہ کرام ﷡ و تابعین ﷭) کو حکم دیا جاتا کہ نماز کے وقت آدمی اپنے دائیں ہاتھ کو بائیں کلائی پر رکھے۔

ناف کے نیچے ہاتھ باندھنا:

1- عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ ﷛ قَالَ رَاَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ وَضَعَ يَمِيْنَهٗ عَلٰى شِمَالِهٖ فِي الصَّلٰوةِ تَحْتَ السُّرَّةِ. (۲)

ترجمہ: حضرت وائل بن حجر ﷛ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی اکرم ﷺ کو دیکھا کہ آپ ﷺ نماز میں دائیں ہاتھ کو بائیں ہاتھ پر ناف کے نیچے رکھے ہوئے تھے۔

2- عَنْ عَلِيٍّ ﷛ قَالَ اِنَّ مِنَ السُّنَّةِ فِي الصَّلٰوةِ وَضْعَ الْاَكُفِّ عَلَى الْاَكُفِّ تَحْتَ السُّرَّةِ. (۳)

ترجمہ: حضرت علی ﷛ فرماتے ہیں کہ نماز میں سنت یہ ہے کہ اپنے (دائیں) ہاتھ کو (بائیں) ہاتھ پر ناف کے نیچے رکھا جائے۔

3- عَنْ اَنَسٍ ﷛ قَالَ ثَلَاثٌ مِّنْ اَخْلَاقِ النُّبُوَّةِ تَعْجِيْلُ الْاِفْطَارِ وَ تَاخِيْرُ

(۱)(صحیح البخاری ج 1ص 102باب وضع الیمنی علی الیسریٰ)

(۲)(مصنف ابن ابی شیبة ج3 ص 321، 322، وضع الیمین علی الشمال، رقم الحدیث 3959)

(۳)(الاحادیث المختارہ للمقدسی ج 2 ص 387 رقم الحدیث 771, مصنف ابن ابی شیبة ج 3ص 324 ،وضع الیمین علی الشمال، رقم الحدیث 3966)

http://mujahid.xtgem.com

السُّحُوْرِ وَوَضْعُ الْيَدِالْيُمْنٰى عَلَى الْيُسْرىٰ فِي الصَّلٰوةِ تَحْتَ السُّرَّةِ. (١)

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ تین چیزیں نبوت کے اخلاق میں سے ہیں۔

1: روزہ جلدی افطار کرنا۔

2: سحری دیر سے کھانا۔

3: نماز میں دائیں ہاتھ کو بائیں پر ناف کے نیچے رکھنا۔

ثناء (سبحانک اللھم پڑھنا):

عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم اِذَاافْتَتَحَ الصَّلٰوۃَ قَالَ سُبْحَانَکَ اللّٰھُمَّ وَبِحَمْدِکَ وَتَبَارَکَ اسْمُکَ وَتَعَالٰی جَدُّکَ وَلَا اِلٰهَ غَیْرُکَ. (٢)

ترجمہ: حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز شروع فرماتے تو سُبْحَانَکَ اللّٰھُمَّ وَبِحَمْدِکَ آخر تک پڑھتے تھے۔

ترجمۂ ثناء: اے اللہ! تو (شریکوں سے) پاک ہے، تیری تعریف کرتا ہوں، تیرا نام برکت والا ہے، تیری شان سب سے اونچی ہے اور تیرے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔

2- عَنْ عَبْدَۃَ اَنَّ عُمَرَبْنَ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ کَانَ یَجْھَرُبِھٰؤُلَاءِ الْکَلِمَاتِ یَقُوْلُ سُبْحَانَکَ اللّٰھُمَّ وَبِحَمْدِکَ وَتَبَارَکَ اسْمُکَ وَتَعَالٰی جَدُّکَ وَلَا اِلٰهَ غَیْرُکَ.(٣)

ترجمہ: حضرت عبدہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ ان کلمات کو بلند آواز سے کہتے تھے سُبْحَانَکَ اللّٰھُمَّ وَبِحَمْدِکَ آخر تک۔ (غالباً یہ تعلیم کے لئے ہوگا)

(١)(الجوهر النقی علی البیهقی ج2 ص32 باب وضع الیدین علی الصدر فی الصلوة)

(٢)(سنن النسائی ج1ص143 باب نوع آخر من الذکر)

(٣)(صحیح مسلم ج1 ص172 باب حجة من قال لا یجهر بالبسملة)

http://mujahid.xtgem.com

ثناء سراً پڑھنا:

عَنْ اِبْرَاهِيمَ قَالَ اَرْبَعٌ يُخَافِتُ بِهِنَّ الْاِمَامُ ......سُبْحَانَکَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِکَ.(۱)

ترجمہ: حضرت ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ چار چیزیں ہیں جنہیں امام آہستہ پڑھے ان میں پہلی سُبْحَانَکَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِکَ ہے۔

اعوذ باللہ پڑھنا:

1- اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

وَاِذَا قَرَأْتَ الْقُرْاٰنَ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ .(۲)

ترجمہ: جب آپ قرآن کی تلاوت کیا کریں تو شیطان مردود سے بچاؤ کے لئے اللہ کی پناہ مانگ لیا کریں۔(یعنی اعوذ باللہ پڑھا کریں)

2- عَنْ اَبِیْ سَعِيْدِ الْخُدْرِیِّ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم كَانَ يَقُوْلُ قَبْلَ الْقِرَاءَ ةِ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ. (۳)

ترجمہ: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قرات سے قبل اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ پڑھتے تھے۔

بسم اللہ پڑھنا:

1- عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ كَانَ النَّبِیُّ صلی اللہ علیہ وسلم يَفْتَتِحُ صَلٰوتَهٗ بِبِسْمِ اللّٰهِ

(۱)(کتاب الآثار لابی حنیفة ج 1ص 108رقم الحدیث 83 باب الجهر ببسم الله الرحمن الرحیم ،مصنف عبد الرزاق ج2 ص 57 باب ما یخفی الامام، رقم الحدیث 2599)

(۲)(سورة النحل :98)

(۳)(مصنف عبد الرزاق ج 2ص 56 باب متی یستعیذ، رقم الحدیث 2599)

http://mujahid.xtgem.com

الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ. (۱)

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کے ساتھ نماز شروع فرماتے تھے۔

2- عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما اَنَّهٗ اِذَا کَانَ افْتَتَحَ الصَّلٰوۃَ قَرَءَ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ .(۲)

ترجمہ: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما جب نماز شروع کرتے تو بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھتے تھے

اعوذ باللہ اور بسم اللہ آہستہ پڑھنا:

1- عَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ صَلَّیْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم وَاَبِیْ بَکْرٍ رضی اللہ عنہ وَعُمَرَ رضی اللہ عنہ وَعُثْمَانَ رضی اللہ عنہ فَلَمْ اَسْمَعْ اَحَدًا مِّنْهُمْ یَقْرَءُ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ.(۳)

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ، حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے پیچھے نماز پڑھی ہے۔ میں نے ان میں سے کسی سے بھی نہیں سنا کہ وہ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھتے ہوں۔

2- عَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم کَانَ یُسِرُّ بِبِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ فِی الصَّلٰوۃِ وَاَبُوْبَکْرٍ رضی اللہ عنہ وَّعُمَرُ رضی اللہ عنہ. (۴)

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما

(۱)(جامع الترمذی ج1 ص57 باب من رای الجهر ببسم الله)

(۲)(مصنف ابن ابی شیبه ج1 ص449 باب من کان یجهر بها)

(۳)(صحیح مسلم ج 1ص172 باب حجة من قال لایجهر بالبسملة)

(۴)(صحیح ابن خزیمة ج1 ص277 باب ذکر خبر غلط فی الاحتجاج به..، رقم الحدیث 494)

http://mujahid.xtgem.com

نماز میں بسم اللہ الرحمٰن الرحیم آہستہ پڑھتے تھے۔

3- عَنْ اَبِیْ وَائِلٍ رضی اللہ عنہ قَالَ کَانَ عُمَرُ وَعَلِیٌّ رضی اللہ عنہما لَایَجْهَرَ انِ بِبِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ وَلَا بِالتَّعَوُّذِ وَ لَابَالتَّامِیْنِ. (۱)

ترجمہ: حضرت ابو وائل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر اور حضرت علی رضی اللہ عنہما بسم اللہ الرحمٰن الرحیم، اعوذ باللہ اور آمین بلند آواز سے نہیں کہتے تھے۔

4- عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رضی اللہ عنہ اَنَّهٗ کَانَ یُخْفِیْ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ وَالْاِسْتِعَاذَةَ وَرَبَّنَالَکَ الْحَمْدُ .(۲)

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم، تعوذ اور رَبَّنَا لَکَ الْحَمْدُ آہستہ آواز میں کہتے تھے۔

امام ومنفرد کا فاتحہ کے ساتھ سورۃ ملانا:

1- عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رضی اللہ عنہ یُبَلِّغُ بِهِ النَّبِیَّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ لَا صَلٰوةَ لِمَنْ لَّمْ یَقْرَءْ بِفَاتِحَةِ الْکِتَابِ فَصَاعِدًاقَالَ سُفْیَانُ لِمَنْ یُّصَلِّیْ وَحْدَهٗ.(۳)

ترجمہ: حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو سورۃ فاتحہ اور اس سے زائد (یعنی ایک اور سورۃ) نہ پڑھے تو اس کی نماز نہیں ہوتی۔ اس حدیث کے راوی سفیان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ یہ حکم اس شخص کے لئے ہے جو اکیلے نماز پڑھ رہا ہو۔

(۱)(شرح معانی الآثار ج 1ص 150باب قراء ۃ بسم اللہ الرحمن الرحیم فی الصلوۃ)

(۲)(مصنف ابن ابی شیبۃ ج 3ص374 ، من کان لایجهر ببسم اللہ، رقم الحدیث4160)

(۳)(سنن ابی داؤد ج 1ص126 باب من ترک القراء ۃ فی صلوٰتہ،صحیح مسلم ج1 ص 169 باب وجوب قراء ۃ الفاتحۃ فی کل رکعۃ ،سنن النسائی ج 1ص145 باب ایجاب قراء ۃ فاتحۃ الکتاب فی الصلوٰۃ)

http://mujahid.xtgem.com

2- عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم لَاصَلٰوۃَ لِمَنْ لَمْ یَقْرَءْ بِالْحَمْدِ وَسُوْرَۃٍ فِیْ فَرِیْضَۃٍ اَوْغَیْرِھَا. (۱)

ترجمہ: حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''اس شخص کی نماز نہیں ہوتی جو فرض نماز یا اس کے علاوہ (نفل وغیرہ) میں الحمد للہ اور کوئی دوسری سورت نہ پڑھے۔''

فاتحہ کے بعد نئی سورت سے پہلے بسم اللہ پڑھنا:

1- عَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم کَانَ یُسِرُّ بِبِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ فِی الصَّلٰوۃِ وَاَبُوْبَکْرٍ وَعُمَرُ رضی اللہ عنہما . (۲)

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما نماز میں بسم اللہ الرحمٰن الرحیم آہستہ پڑھتے تھے۔

2- عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما اَنَّہٗ کَانَ اِذَاافْتَتَحَ الصَّلٰوۃَ قَرَءَ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ فَاِذَا فَرَغَ مِنَ الْحَمْدِ قَرَءَ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ .(۳)

ترجمہ: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما جب نماز شروع فرماتے تو بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھتے تھے اور جب سورۃ فاتحہ کی قرات سے فارغ ہوتے تو بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھتے۔

قرات کے وقت مقتدیوں کا خاموش رہنا:

1- اللہ تعالی کا فرمان ہے:

(۱)(جامع الترمذی ج 1ص 55باب ما جاء فی تحریم الصلوٰۃ وتحلیلھا ،سنن ابن ماجہ ج 1ص60 باب القراءۃ خلف الامام)

(۲)(صحیح ابن خزیمۃ ج1 ص277 باب ذکر خبر غلط فی الاحتجاج بہ..، رقم الحدیث 494)

(۳)(مصنف ابن ابی شیبۃ ج 3ص 377 ، من کا ن یجھر بھا،رقم الحدیث 4178)

http://mujahid.xtgem.com

وَاِذَاقُرِئَ الْقُرْآنُ فَاسْتَمِعُوْالَهُ وَاَنْصِتُوْالَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ. (۱)

ترجمہ: جب قرآن پڑھا جائے تو غور سے سنو اور خاموش رہو تا کہ تم پر رحم کیا جائے۔

2- عَنْ مُحَمَّدِبْنِ كَعْبِ الْقُرَظِى ؒ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَاقَرَءَ فِى الصَّلٰوةِ اَجَابَهُ مَنْ وَّرَائَهُ اِنْ قَالَ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ قَالُوْامِثْلَ مَايَقُوْلُ حَتّٰى تَنْقَضِىَ الْفَاتِحَةُ وَالسُّوْرَةُ فَلَبِثَ مَا شَاءَ اللّٰهُ اَنْ يَّلْبِثَ ثُمَّ نَزَلَتْ وَاِذَاقُرِئَ الْقُرْآنُ فَاسْتَمِعُوْالَهُ وَاَنْصِتُوْا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ فَقَرَءَ وَاَنْصَتُوْا.(۲)

ترجمہ: حضرت محمد بن کعب قرظی ؒ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب نماز میں قرات کرتے تھے تو مقتدی بھی آپ کے پیچھے پیچھے قرات کرتے تھے۔ چنانچہ جب آپ ﷺ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کہتے تو مقتدی بھی اسی طرح کہتے یہاں تک کہ سورۃ فاتحہ اور دوسری سورت ختم ہو جاتی۔ یہ معاملہ جب تک اللہ تعالی نے چاہا چلتا رہا۔ پھر آیت وِاِذَاقُرِئَ الْقُرْآنُ نازل ہوئی تو آپ ﷺ قرات کرتے تھے اور صحابہ رضی اللہ عنہم خاموش رہتے تھے۔

3- قَالَ الْعَلَّامَةُ ابْنُ تَيْمِيَّةَ: وَقَوْلُ الْجُمْهُوْرِهُوَالصَّحِيْحُ فَاِنَّ اللّٰهَ سُبْحَانَهُ وَتَعَالٰى قَالَ وَاِذَاقُرِئَ الْقُرْآنُ فَاسْتَمِعُوْا لَهُ وَاَنْصِتُوْالَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ قَالَ اَحْمَدُ اَجْمَعَ النَّاسُ عَلٰى اَنَّهَا نَزَلَتْ فِى الصَّلٰوةِ. (۳)

ترجمہ: علامہ ابن تیمیہ ؒ فرماتے ہیں جمہور حضرات کا قول صحیح ہے کیونکہ اللہ سبحانہ و تعالی نے فرمایا ہے کہ جب قرآن پڑھا جائے تو غور سے سنو اور خاموش رہو تا کہ تم پر رحم کیا جائے امام احمد ؒ فرماتے ہیں کہ لوگوں کا اس پر اتفاق ہے کہ یہ آیت (اعراف:204)

(۱)(اعراف : 204)

(۲)(تفسیر ابن ابی حاتم الرازی ج4 ص259 حدیث نمبر9493)

(۳)(فتاوی ابن تیمیة ج22 ص150، باب صفة الصلوة)

http://mujahid.xtgem.com

نماز کے بارے میں نازل ہوئی ہے۔

-4 عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم اِنَّمَاجُعِلَ الْاِمَامُ لِیُؤْتَمَّ بِہٖ فَاِذَا کَبَّرَ فَکَبِّرُوْا وَاِذَاقَرَءَ فَاَنْصِتُوْا وَاِذَا قَالَ غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْھِمْ وَلَاالضَّآلِّیْنَ فَقُوْلُوْا اٰمِیْنَ. (۱)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ’’امام اس لئے بنایا جاتا ہے کہ اس کی اتباع کی جائے، جب وہ تکبیر کہے تو تم بھی تکبیر کہو! جب وہ قرات کرے تو تم خاموش رہو اور جب غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْھِمْ وَلَاالضَّآلِّیْنَ کہے تو تم ’’آمین‘‘ کہو۔‘‘

-5 عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَجُلاً قَرَاَخَلْفَ النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وسلم فِی الظُّھْرِ اَوِالْعَصْرِ قَالَ فَاَوْمَااِلَیْہِ رَجُلٌ فَنَھَاہُ فَاَبٰی فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ اَتَنْھَانِیْ اَنْ اَقْرَءَ خَلْفَ النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وسلم فَتَذَاکَرْنَاذٰلِکَ حَتّٰی سَمِعَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم فَقَالَ النَّبِیُّ صلی اللہ علیہ وسلم مَنْ صَلّٰی خَلْفَ اِمَامٍ فَاِنَّ قِرَاءَۃَ الْاِمَامِ لَہٗ قِرَاءَۃٌ.(۲)

ترجمہ: حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے ظہر یا عصر کی نماز میں قرات کی تو ایک آدمی نے اس کی طرف اشارہ کیا اور اسے قرات کرنے سے روکا لیکن وہ شخص نہ رکا۔

جب وہ نماز پڑھ کر فارغ ہوا تو روکنے والے کو کہا کہ تو مجھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے قرات کرنے سے روکتا ہے؟

ہم نے اس بات کا تذکرہ کیا یہاں تک کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سن لیا تو

(۱)(سنن ابن ماجۃ ج 1 ص61 باب اذا قرء الامام فانصتوا ،مصنف ابن ابی شیبۃ ج 3ص282،من کرہ القراءۃ خلف الامام، رقم الحدیث3820 ،سنن النسائی ج 1ص146 باب تاویل قولہ عزوجل واذا قرئ القرآن)

(۲)(کتاب الآثار لابی حنیفۃ بروایۃ القاضی ص 23.24باب افتتاح الصلوٰۃ)

http://mujahid.xtgem.com

آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جو امام کے پیچھے نماز پڑھے تو امام کی قرات ہی مقتدی کی قرات ہے۔

امام کی قراءت ہی مقتدی کی قراءت ہے:

1- عَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ مَنْ كَانَ لَهٗ اِمَامٌ فَقِرَاءَةُ الْاِمَامِ لَهٗ قِرَاءَةٌ. (۱)

ترجمہ: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو امام کے پیچھے نماز پڑھ رہا ہو تو امام کی قراءۃ ہی اس کی قرات ہے۔

2- عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ كَانَ اِذَا سُئِلَ هَلْ يَقْرَءُ اَحَدٌ خَلْفَ الْاِمَامِ؟ قَالَ اِذَا صَلّٰى اَحَدُكُمْ خَلْفَ الْاِمَامِ فَحَسْبُهٗ قِرَاءَةُ الْاِمَامِ وَاِذَا صَلّٰى وَحْدَهٗ فَلْيَقْرَءْ .... وَكَانَ عَبْدُاللّٰہِ رضی اللہ عنہما لَا يَقْرَءُ خَلْفَ الْاِمَامِ .(۲)

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے جب یہ سوال کیا جاتا کہ اگر کوئی امام کے پیچھے ہو تو کیا قرات کرے؟ تو آپ یہ فرماتے تھے کہ جب کوئی امام کے پیچھے نماز پڑھ رہا ہو تو اسے امام کی قرات کافی ہے اور اگر اکیلا پڑھ رہا ہو تو پھر قرات کرے اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما خود امام کے پیچھے قرات نہیں کرتے تھے۔

امام "ولا الضآلین" کہے تو آمین کہنا:

1- عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ قَالَ اِذَا قَالَ الْاِمَامُ وَفِیْ

(۱)(اتحاف الخیرۃ المھرۃ ج 2ص 216 باب ترک القراء ۃ خلف الامام، رقم الحدیث 1832)

(۲)(موطا امام مالک ص 68باب ترک القراء ۃ خلف الامام فیما جھر فیه ،مصنف عبد الرزاق ج2 ص 91باب القراءۃ خلف الامام رقم الحدیث 2818.2817 ،شرح معانی الآثار ج1 ص160 باب القراءۃ خلف الامام)

http://mujahid.xtgem.com

رِوَایَةٍ اِذَاقَالَ الْقَارِئُ غَیرِالْمَغضُوبِ عَلَیهِمْ وَلا الضَّالِّینَ فَقُولُوا اٰمِینَ. (۱)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب امام غیر المغضوب علیھم ولا الضالین کہے تو تم آمین کہا کرو۔

2- عَنْ اَبِی هُرَیرَةَ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ اِذَااَمَّنَ الْاِمَامُ فَاَمِّنُوا. (۲)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب امام آمین کہے تو تم بھی آمین کہو۔

امام، مقتدی اور منفرد کا آمین آہستہ کہنا:

1- عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ اِنَّهٗ صَلّٰی مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم فَلَمَّاقَرَءَ غَیرِالْمَغضُوبِ عَلَیهِمْ وَلَاالضَّالِّینَ قَالَ اٰمِینَ خَفِضَ بِهَا صَوتَهٗ.(۳)

ترجمہ: حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھی جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے غیر المغضوب علیھم ولا الضالین کہا تو آمین آہستہ آواز سے کہا۔

2- عَنْ اَبِی وَائِلٍ رحمۃ اللہ علیہ قَالَ کَانَ عُمَرُوَعَلِیٌّ رضی اللہ عنہما لَا یَجْهَرَانِ بِبِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیمِ وَلَابِالتَّعَوُّذِ وَلَابِالتَّامِینِ.(۴)

(۱)(صحیح البخاری ج 1ص 108 باب جھر الما موم بالتامین ،صحیح مسلم ج 1ص 176 باب التسمیع و التحمید والتامین)

(۲)(صحیح البخاری ج 1ص 108 باب جھر الامام بالتامین ،صحیح مسلم ج 1ص 176 باب التسمیع والتحمید والتامین)

(۳)(مسند ابی داؤد الطیالسی ج 1ص 577 رقم الحدیث 1117 ،مسند احمد ج 14ص 285 رقم الحدیث 18756،المعجم الکبیر للطبرانی ج9 ص138رقم الحدیث 17472)

(۴)(شرح معانی الآثار ج 1ص 150باب قراءۃ بسم اللہ الرحمن الرحیم فی الصلوٰۃ)

http://mujahid.xtgem.com

ترجمہ: حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر اور حضرت علی رضی اللہ عنہما بسم اللہ الرحمٰن الرحیم، تعوذ اور آمین اونچی آواز میں نہیں کہتے تھے۔

3- عَنْ اِبْرَاهِیْمَ قَالَ خَمْسٌ یُخْفِیْنَ سُبْحَانَکَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِکَ وَالتَّعَوُّذُ وَبِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ وَاٰمِیْنَ وَاَللّٰهُمَّ رَبَّنَالَکَ الْحَمْدُ. (۱)

ترجمہ: حضرت ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ پانچ چیزیں آہستہ آواز میں کہی جائیں سُبْحَانَکَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِکَ، تعوذ، بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ، آمین اور اَللّٰهُمَّ رَبَّنَالَکَ الْحَمْد.

رکوع کرنا:

1- اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے۔

وَارْکَعُوْامَعَ الرَّاکِعِیْنَ .(۲)

ترجمہ: رکوع کرنے والوں کے ساتھ رکوع کرو۔

2- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی کو نماز سکھاتے ہوئے فرمایا:

اِذَاقُمْتَ اِلَی الصَّلٰوةِ فَکَبِّرْ ثُمَّ اقْرَءْ مَاتَیَسَّرَمَعَکَ مِنَ الْقُرْاٰنِ ثُمَّ ارْکَعْ حَتّٰی تَطْمَئِنَّ رَاکِعاً. (۳)

ترجمہ: جب تم نماز کے لئے کھڑے ہو جاؤ تو تکبیر کہو پھر جو تمہیں آسان ہو قرآن پڑھو

(۱)(مصنف عبد الرزاق ج 2ص 57 باب ما یخفی الامام رقم الحدیث 2599)

(۲)(سورة البقرة : 43)

(۳)(صحیح البخاری ج 1 ص 109باب امر النبی صلی اللہ علیہ وسلم الذی لا یتم رکوعه

صحیح مسلم ج 1ص170 باب وجوب قراء ة الفاتحة فی کل رکعة)

http://mujahid.xtgem.com

پھر رکوع کرو اطمینان کے ساتھ۔

تکبیر کہتے ہوئے رکوع کرنا:

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَاقَامَ اِلَی الصَّلٰوةِ یُکَبِّرُحِیْنَ یَقُوْمُ ثُمَّ یُکَبِّرُحِیْنَ یَرْکَعُ .(۱)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب نماز کے لئے کھڑے ہوتے تو قیام کی حالت میں تکبیر کہتے پھر جب رکوع میں جاتے تکبیر کہتے۔

کیفیت رکوع:

1- حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے ان سے فرمایا:

یَابُنَیَّ اِذَارَکَعْتَ فَضَعْ کَفَّیْکَ عَلٰی رُکْبَتَیْکَ وَفَرِّجْ بَیْنَ اَصَابِعِکَ وَارْفَعْ یَدَیْکَ عَنْ جَنْبَیْکَ.(۲)

ترجمہ: اے میرے بیٹے! جب تم رکوع کرو تو دونوں ہتھیلیوں کو اپنے گھٹنوں پر رکھو اور انگلیاں کشادہ رکھو اور اپنے بازؤں کو پہلو سے جدا رکھو۔

2- عَنْ اَبِیْ حُمَیْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ رَکَعَ فَوَضَعَ یَدَیْهِ عَلٰی رُکْبَتَیْهِ کَاَنَّهٗ قَابِضٌ عَلَیْهِمَاوَوَتَّرَ یَدَیْهِ فَنَحَاهُمَا عَنْ جَنْبَیْهِ...... وَفِیْ رِوَایَةِابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَالَ فَاِذَا رَکَعْتَ فَضَعْ رَاحَتَیْکَ عَلٰی رُکْبَتَیْکَ ثُمَّ فَرِّجْ بَیْنَ اَصَابِعِکَ ثُمَّ امْکُثْ حَتّٰی یَاْخُذَکُلُّ عُضْوٍمَّاْخَذَهٗ. (۳)

(۱)(صحیح البخاری ج 1ص 109 باب التکبیر اذا قام من السجود ،صحیح مسلم ج 1ص 169 باب اثبات التکبیر فی کل خفض ورفع)

(۲)(المعجم الاوسط للطبرانی ج 4ص 281 رقم الحدیث 5991 ،المعجم الصغیر للطبرانی ج 2ص 32) (۳)(جامع الترمذی ج 1ص 60 باب ما جاء انہ یجا فی یدیہ عن جنبہ فی الرکوع ، صحیح ابن حبان ص 586 باب ذکر وصف بعض السجود والرکوع، رقم الحدیث 1887)

http://mujahid.xtgem.com

ترجمہ: حضرت ابوحمید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب رکوع فرماتے تو اپنے دونوں ہاتھ اپنے گھٹنوں پر رکھ لیتے گویا کہ آپ انہیں پکڑے ہوئے ہیں اور اپنے ہاتھوں کو تان لیتے اور اپنے پہلوؤں سے دور رکھتے۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت میں ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تو رکوع کرے تو اپنی ہتھیلیوں کو اپنے گھٹنوں پر رکھ پھر اپنی انگلیوں کو کشادہ کر اتنی دیر ٹھہرا رہ کہ ہر عضو اپنی جگہ پر آجائے۔

تسبیح رکوع:

1- عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ فَسَبِّحْ بِاسْمِ رَبِّکَ الْعَظِيْمِ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم اِجْعَلُوْهَا فِيْ رُكُوْعِكُمْ فَلَمَّا نَزَلَتْ سَبِّحِ اسْمَ رَبِّکَ الْاَعْلٰى قَالَ اِجْعَلُوْهَا فِيْ سُجُوْدِكُمْ. (۱)

ترجمہ: حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب آیت فَسَبِّحْ بِاسْمِ رَبِّکَ الْعَظِيْمِ نازل ہوئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اسے رکوع میں پڑھا کرو اور جب سَبِّحِ اسْمَ رَبِّکَ الْاَعْلٰى والی آیت نازل ہوئی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اسے اپنے سجدوں میں پڑھا کرو۔

2- عَنْ حُذَيْفَةَ رضی اللہ عنہ اَنَّهُ صَلّٰى مَعَ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم فَكَانَ يَقُوْلُ فِيْ رُكُوْعِهٖ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيْمِ وَفِيْ سُجُوْدِهٖ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْاَعْلٰى. (۲)

ترجمہ: حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم رکوع میں سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيْمِ اور سجدوں میں سُبْحَانَ

(۱)(سنن ابی داؤد ج 1 ص 133 باب ما یقول الرجل فی رکوعه وسجوده، سنن ابن ماجة ج 1 ص 63 باب التسبیح فی الرکوع والسجود)

(۲)(سنن ابی داؤد ج 1 ص 134 باب ما یقول الرجل فی رکوعه وسجوده، جامع الترمذی ج 1 ص 61 باب ما جاء فی التسبیح فی الرکوع والسجود)

http://mujahid.xtgem.com

رَبِّیَ الْاَعْلٰی پڑھتے تھے۔

رکوع کی تسبیح اور الفاظ تعداد:

عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ النَّبِیَّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ اِذَا رَکَعَ اَحَدُکُمْ فَقَالَ فِیْ رُکُوْعِہٖ سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْمِ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ فَقَدْ تَمَّ رُکُوْعُہٗ وَذَالِکَ اَدْنَاہُ۔(۱)

ترجمہ: حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

”جب تم میں سے کوئی رکوع کرے تو اس میں سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْمِ تین بار کہنے سے اس کا رکوع پورا ہو جاتا ہے اور یہ کم از کم مقدار ہے۔“

امام کا تسبیح اور مقتدی کا تحمید کہنا:

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ؛ اِذَا قَالَ الْاِمَامُ سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ فَقُوْلُوْا اَللّٰھُمَّ رَبَّنَا لَکَ الْحَمْدُ. (۲)

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

جب امام سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہ کہے تو تم اَللّٰھُمَّ رَبَّنَا لَکَ الْحَمْدُ کہو۔

منفرد کا تسمیع و تحمید دونوں کہنا:

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رضی اللہ عنہ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم اِذَا قَامَ اِلَی الصَّلٰوۃِ یُکَبِّرُ حِیْنَ یَقُوْمُ ثُمَّ یُکَبِّرُ حِیْنَ یَرْکَعُ ثُمَّ یَقُوْلُ سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ حِیْنَ یَرْفَعُ صُلْبَہٗ مِنَ الرَّکْعَۃِ ثُمَّ یَقُوْلُ وَھُوَ قَائِمٌ رَبَّنَا لَکَ الْحَمْدُ. (۳)

(۱)(جامع الترمذی ج 1ص60 باب ما جاء فی التسبیح فی الرکوع والسجود ،سنن ابن ماجۃ ج 1ص63 باب التسبیح فی الرکوع والسجود)

(۲)(صحیح مسلم ج 1ص176 باب التسمیع والتحمید والتامین ،صحیح البخاری ج 1ص109 باب ما یقول الامام ومن خلفہ اذا رفع راسہ من الرکوع)

(۳)(صحیح البخاری ج1 ص109 باب التکبیر اذا قام من السجود)

http://mujahid.xtgem.com

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز کے لئے کھڑے ہوتے تو قیام کی حالت میں تکبیر کہتے، پھر جب رکوع میں جاتے تکبیر کہتے۔ جب رکوع سے اٹھتے تو سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ کہتے پھر کھڑے ہونے کی حالت میں رَبَّنَا لَکَ الْحَمْدُ کہتے۔

قومہ کرنا:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی کو نماز کا طریقہ سکھاتے ہوئے فرمایا:

ثُمَّ ارْکَعْ حَتّٰی تَطْمَئِنَّ رَاکِعاً ثُمَّ ارْفَعْ حَتّٰی تَعْتَدِلَ قَائِماً. (۱)

ترجمہ: پھر رکوع کرو یہاں تک کہ اطمینان سے رکوع کرلو پھر رکوع سے اٹھو یہاں تک کہ اعتدال (اطمینان) سے کھڑے ہو جاؤ۔

کیفیتِ قومہ:

-1 قَالَ اَبُوْ حُمَیْدِ السَّاعِدِیِ رضی اللہ عنہ رَفَعَ النَّبِیُّ صلی اللہ علیہ وسلم وَاسْتَوٰی حَتّٰی یَعُوْدَ کُلُّ فَقَارٍ مَّکَانَہٗ. (۲)

ترجمہ: حضرت ابوحمید الساعدی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے رکوع سے اپنا سر اٹھایا اور سیدھے کھڑے ہوگئے یہاں تک کہ آپ کی ہر ہڈی اپنی جگہ پر آ گئی۔

-2 حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کا تذکرہ کرتے ہوئے یہ ارشاد فرماتی ہیں:

(۱)(صحیح البخاری ج1 ص109 باب امر النبی صلی اللہ علیہ وسلم الذی لایتم رکوعہ بالاعادۃ، صحیح مسلم ج1 ص170 باب وجوب الفاتحۃ فی کل رکعۃ)

(۲)(صحیح البخاری ج1 ص110 باب الطمانیۃ حین یرفع راسہ من الرکوع)

http://mujahid.xtgem.com

وَكَانَ اِذَارَفَعَ رَاسَهٗ مِنَ الرُّكُوعِ لَمْ يَسْجُدْ حَتّٰى يَسْتَوِىَ قَائِماً. (۱)

ترجمہ: جب آپ ﷺ رکوع سے سر اٹھاتے تو جب تک سیدھے کھڑے نہ ہو جاتے سجدہ نہ کرتے تھے۔

دعاء قومہ:

عَنْ رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعِ الزُّرَقِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ كُنَّا يَوْمًا نُصَلِّىْ وَرَاءَ النَّبِيِّ ﷺ فَلَمَّا رَفَعَ رَأْسَهٗ مِنَ الرَّكْعَةِ قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ قَالَ رَجُلٌ وَرَائَهٗ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ حَمْدًا كَثِيْرًا طَيِّباً مُبَارَكاً فِيْهِ. (۲)

ترجمہ: حضرت رفاعہ بن رافع الزرقی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ ایک دن ہم نے نبی ﷺ کے پیچھے نماز پڑھی۔ جب آپ نے رکوع سے سر اٹھایا تو سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ کہا تو ایک شخص نے آپ کے پیچھے رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ حَمْدًا كَثِيْرًا طَيِّباً مُبَارَكاً فِيْهِ کہا۔

رکوع میں جاتے اور اٹھتے وقت رفع یدین نہ کرنا:

1- اللہ تعالی کا فرمان ہے:

قَدْ اَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ. اَلَّذِيْنَ هُمْ فِىْ صَلٰوتِهِمْ خَاشِعُوْنَ. (۳)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما اس آیت کی تفسیر میں فرماتے ہیں:

مُخْبِتُوْنَ مُتَوَاضِعُوْنَ لَايَلْتَفِتُوْنَ يَمِيناً وَّ لَاشِمَالاً وَّلَايَرْفَعُوْنَ اَيْدِيَهُمْ فِى الصَّلٰوةِ. (۴)

()(صحیح مسلم ج 1ص194 باب ما یجمع صفۃ الصلوٰۃ وما یفتح به)

(۲)(صحیح البخاری ج 1ص110 باب فضل اللھم ربنا ولک الحمد ،سنن ابی داؤد ج 1ص119 باب ما یستفتح به الصلوٰۃ من الدعا)

(۳)(سورۃ المومنون: 2,1) (۴)(تفسیر ابن عباس ص 212)

http://mujahid.xtgem.com

ترجمہ: ’’خاشعون‘‘ سے مراد وہ لوگ ہیں جو عاجزی وانکساری سے کھڑے ہوتے ہیں، دائیں بائیں نہیں دیکھتے اور نہ ہی نماز میں رفع یدین کرتے ہیں۔

امام حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ اس آیت کی تفسیر میں فرماتے ہیں:

خَاشِعُوْنَ الَّذِیْنَ لَایَرْفَعُوْنَ اَیْدِیَھُمْ فِی الصَّلٰوۃِ اِلَّافِی التَّکْبِیْرَۃِ الْاُوْلٰی. (۱)

ترجمہ: ’’خاشعون‘‘ سے مراد وہ لوگ ہیں جو تکبیر تحریمہ کے علاوہ پوری نماز میں رفع یدین نہیں کرتے۔

2- عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ (بْنِ مَسْعُوْدٍ) رضی اللہ عنہ قَالَ اَلَا اُخْبِرُکُمْ بِصَلٰوۃِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ فَقَامَ فَرَفَعَ یَدَیْہِ اَوَّلَ مَرَّۃٍ ثُمَّ لَمْ یُعِدْ. (۲)

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے ایک بار فرمایا کیا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کے بارے میں تمہیں بتاؤں؟ راوی کہتے ہیں کہ آپ رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور پہلی مرتبہ (تکبیر تحریمہ) رفع یدین کیا پھر دوبارہ (پوری نماز میں) نہیں کیا۔

3- عَنْ عَبْدِاللّٰہِ رضی اللہ عنہ قَالَ صَلَّیْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم وَاَبِیْ بَکْرٍ وَّ عُمَرَ رضی اللہ عنہما فَلَمْ یَرْفَعُوْا اَیْدِیَھُمْ اِلَّا عِنْدَافْتِتَاحِ الصَّلٰوۃِ. (۳)

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما کے پیچھے نمازیں پڑھی ہیں، وہ سب شروع نماز کے علاوہ اپنے ہاتھوں کو نہیں اٹھاتے تھے۔

(۱)(تفسیر سمرقندی ج2 ص408 طبع بیروت)

(۲)(سنن النسائی ج 1 ص158 باب ترک ذالک ،سنن ابی داؤد ج 1ص116 باب من لم یذکر الرفع عند الرکوع ،جامع الترمذی ج1 ص59 باب رفع الیدین عند الرکوع)

(۳)(معجم الشیوخ لابی بکر الاسماعیلی ج1 ص693 رقم الحدیث 318 ،مسند ابی یعلی الموصلی ج8 ص453 رقم الحدیث 5039)

http://mujahid.xtgem.com

4- عَنْ عَلِیٍّ رضی اللہ عنہ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم اِذَاقَامَ اِلَی الصَّلٰوۃِ الْمَکْتُوْبَۃِ کَبَّرَ وَ رَفَعَ یَدَیْہِ حَذْوَمَنْکِبَیْہِ ......وَفِیْ رِوَایَۃٍ...... اَنَّہٗ کَانَ یَرْفَعُ یَدَیْہِ فِیْ اَوَّلِ الصَّلٰوۃِ ثُمَّ لَایَعُوْدُ. (۱)

ترجمہ: حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب فرض نماز کے لئے کھڑے ہوتے تو تکبیر کہتے اور اپنے ہاتھوں کو کندھوں تک اٹھاتے اور ایک روایت میں ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم صرف شروع نماز میں رفع یدین کرتے تھے پھر دوبارہ نہیں کرتے تھے۔

5- عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رضی اللہ عنہ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم اِذَاافْتَتَحَ الصَّلٰوۃَ رَفَعَ یَدَیْہِ حَتّٰی یُحَاذِیَ مَنْکِبَیْہِ لَایَعُوْدُ بِرَفْعِھِمَا حَتّٰی یُسَلِّمَ مِنْ صَلٰوتِہٖ. (۲)

ترجمہ: حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز شروع فرماتے تو رفع یدین کرتے یہاں تک کہ اپنے ہاتھ کندھے کے قریب کر لیتے اور نماز کا سلام پھیرنے تک دوبارہ رفع یدین نہیں کرتے تھے۔

6- عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَالَ رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم اِذَاافْتَتَحَ الصَّلٰوۃَ رَفَعَ یَدَیْہِ حَذْوَمَنْکِبَیْہِ وَاِذَا اَرَادَ اَنْ یَّرْکَعَ وَبَعْدَ مَایَرْفَعُ رَاْسَہٗ مِنَ الرُّکُوْعِ فَلَا یَرْفَعُ وَلَابَیْنَ السَّجْدَتَیْنِ.(۳)

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا جب

(۱)(مصنف عبد الرزاق ج2 ص51 باب استفتاح الصلوٰۃ ، رقم الحدیث 2569 ،کتاب العلل للدارقطنی ج4 ص106سوال نمبر 457)

(۲)(مسند ابی حنیفہ بروایۃ ابی نعیم ص 344 حدیث نمبر 225 ،سنن ابی داؤد ج 1ص117 باب من لم یذکر الرفع عندالرکوع)

(۳)(مسند الحمیدی ج 2 ص 277 حدیث نمبر 614،مسند ابی عوانہ ج 1ص 334باب رفع الیدین فی افتتاح الصلوٰۃ قبل التکبیر،رقم الحدیث 1251)

http://mujahid.xtgem.com

نماز شروع کرتے تو رفع یدین کرتے۔

رکوع کی طرف جاتے ہوئے، رکوع سے سر اٹھاتے ہوئے اور سجدوں کے درمیان رفع یدین نہیں کرتے تھے۔

7- عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم بِمَكَّةَ نَرْفَعُ اَيْدِيْنَا فِيْ بَدْءِ الصَّلٰوةِ وَفِيْ دَاخِلِ الصَّلٰوةِ عِنْدَ الرُّكُوْعِ فَلَمَّا هَاجَرَالنَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم اِلَى الْمَدِيْنَةِ تَرَكَ رَفْعَ الْيَدَيْنِ فِيْ دَاخِلِ الصَّلٰوةِ عِنْدَ الرُّكُوْعِ وَثَبَتَ عَلٰى رَفْعِ الْيَدَيْنِ فِيْ بَدْءِ الصَّلٰوةِ. (۱)

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ (ہجرت سے پہلے) مکہ میں ہوتے تھے تو شروع نماز میں اور رکوع کے وقت رفع یدین کرتے تھے۔ جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ کی طرف ہجرت فرمائی تو رکوع والا رفع یدین ترک کر دیا اور صرف شروع نماز والے رفع یدین پر قائم رہے۔

تکبیر کہتے ہوئے سجدہ کرنا:

1- اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا ارْكَعُوْا وَاسْجُدُوْا وَاعْبُدُوْا رَبَّكُمْ وَافْعَلُوا الْخَيْرَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ. (۲)

ترجمہ: اے ایمان والو! رکوع وسجدہ کرو، اپنے رب کی عبادت کرو اور بھلائی کے کام کرو تاکہ تم فلاح پا جاؤ۔

2- عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم اِذَا قَامَ اِلَى الصَّلٰوةِ

(۱) اخبار الفقهاء والمحدثين للقيرواني ص 214 رقم 378

(۲) الحج: 77

http://mujahid.xtgem.com

يُكَبِّرُ حِينَ يَقُوْمُ ...... ثُمَّ يُكَبِّرُ حِينَ يَهْوِى سَاجِدًا. (١)

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز کے لئے کھڑے ہوتے تو قیام کرتے وقت تکبیر کہتے (اسی طرح ہر رکن کے لئے تکبیر کہتے جاتے) پھر تکبیر کہتے جب سجدہ کے لئے جھکتے تھے۔

3- عَنْ اَبِى سَلْمَةَ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ اَنَّ اَبَاهُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ كَانَ يُكَبِّرُ فِى كُلِّ صَلٰوةٍ مِّنَ الْمَكْتُوْبَةِ وَغَيْرِهَا فِى رَمْضَانَ وَغَيْرِهٖ .... ثُمَّ يُكَبِّرُ حِيْنَ يَسْجُدُ. (٢)

ترجمہ: حضرت ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن سے مروی ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ہر فرض وغیر فرض (نوافل وغیرہ)، رمضان وغیر رمضان کی نماز میں تکبیر کہتے تھے (پھر مزید تکبیرات کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں) پھر تکبیر کہتے جب سجدہ کرتے۔

سجدہ میں جاتے ہوئے پہلے گھٹنے، پھر ہاتھ، پھر پیشانی کو زمین پر رکھنا:

1- عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم كَانَ يَضَعُ رُكْبَتَيْهِ قَبْلَ يَدَيْهِ اِذَاسَجَدَ. (٣)

ترجمہ: حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب سجدہ کرتے تو ہاتھوں سے پہلے اپنے گھٹنے زمین پر رکھتے تھے۔

2- عَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم كَبَّرَ فَحَاذٰى بِاِبْهَامَيْهِ اُذُنَيْهِ ثُمَّ رَكَعَ حَتّٰى اسْتَقَرَّ كُلُّ مَفْصَلٍ مِّنْهُ وَانْحَطَّ بِالتَّكْبِيْرِ حَتّٰى

(١)(صحيح مسلم ج 1ص 169باب اثبات التكبير فى كل خفض ورفع فى الصلوٰة)

(٢)(صحيح البخارى ج 1ص110 باب يهو ى بالتكبير حين يسجد)

(٣)(صحيح ابن خزيمة ج 1ص342 باب البدء بوضع الركبتين على الارض قبل اليدين..،رقم الحديث 626)

http://mujahid.xtgem.com

سَبَقَتْ رُكْبَتَاهُ يَدَيْهِ . (١)

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ نے تکبیر کہی اور اپنے دونوں انگوٹھے کانوں کے برابر کر لیے پھر رکوع فرمایا یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہر جوڑ اپنی جگہ پر درست ہوگیا۔ پھر آپ تکبیر کہتے ہوئے جھکے یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے گھٹنے ہاتھوں سے پہلے زمین پر لگے۔

سجدہ سات اعضاء پر کرنا:

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ اُمِرَالنَّبِیُّ صلی اللہ علیہ وسلم اَنْ يَّسْجُدَعَلٰی سَبْعَةِ اَعْضَاءٍ وَلَايَكُفَّ شَعْرًاوَ لَا ثَوْبًا ،اَلْجَبْهَةِ وَالْيَدَيْنِ وَالرُّكْبَتَيْنِ وَالرِّجْلَيْنِ. (٢)

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو حکم دیا گیا تھا کہ سات اعضاء پر سجدہ کریں اور اپنے بالوں اور کپڑوں کو تہ نہ کریں، (وہ اعضاء یہ ہیں) پیشانی، دونوں ہاتھ، دونوں گھٹنے اور دونوں پاؤں۔

عدد والفاظ تسبیح سجدہ:

عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ النَّبِیَّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ...... وَاِذَاسَجَدَ فَقَالَ فِیْ سُجُوْدِهٖ سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی ثَلٰثَ مَرَّاتٍ فَقَدْ تَمَّ سُجُوْدُهٗ وَذَالِكَ اَدْنَاهُ.(٣)

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب

(١)(المستدرک للحاکم ج 1ص 3()(49. باب التامین، رقم الحدیث 822)

(٢)(صحیح البخاری ج1 ص112 باب السجود علی سبعة اعظم ،صحیح مسلم ج 1ص193 باب اعضاء السجود والنهی عن کف الشعر)

(٣)(جامع الترمذی ج1 ص60 باب ما جاء فی التسبیح فی الرکوع والسجود ،سنن ابن ماجة ج1 ص63 باب التسبیح فی الرکوع والسجود)

http://mujahid.xtgem.com

تم میں سے کوئی سجدہ کرے تو سجدہ میں سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی تین بار کہے تو اس کا سجدہ مکمل ہوتا ہے اور یہ کم از کم مقدار ہے۔

تکبیر کہہ کر سجدہ سے سر اٹھانا:

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم اِذَا قَامَ اِلَى الصَّلٰوةِ يُكَبِّرُ حِيْنَ يَقُوْمُ ...... ثُمَّ يُكَبِّرُ حِيْنَ يَهْوِیْ سَاجِداً ثُمَّ يُكَبِّرُ حِيْنَ يَرْفَعُ رَاْسَهٗ . (۱)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز کے لئے کھڑے ہوتے تو قیام کرتے وقت تکبیر کہتے (اسی طرح تکبیرات کہتے جاتے) پھر جب سجدہ کے لئے جھکتے تو تکبیر کہتے پھر جب سجدہ سے سر اٹھاتے تو تکبیر کہتے۔

سجدوں کے درمیان جلسہ کرنا:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی کو نماز کا طریقہ سکھاتے ہوئے فرمایا:

ثُمَّ اسْجُدْ حَتّٰى تَطْمَئِنَّ سَاجِداً ثُمَّ ارْفَعْ حَتّٰى تَطْمَئِنَّ جَالِساً. (۲)

ترجمہ: پھر سجدہ کر و اطمینان کے ساتھ پھر سجدہ سے سر اٹھاؤ یہاں تک کہ اطمینان سے بیٹھ جاؤ۔

دعاء جلسہ:

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَقُوْلُ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ فِیْ صَلٰوةِ اللَّيْلِ رَبِّ اغْفِرْلِیْ وَارْحَمْنِیْ وَاجْبُرْنِیْ وَارْزُقْنِیْ وَارْفَعْنِیْ. وَمِثْلَهٗ

(۱)(صحیح مسلم ج1 ص169 باب اثبات التکبیر فی کل خفض ورفع فی الصلوٰۃ)

(۲)(صحیح البخاری ج1 ص109 باب امر النبی صلی اللہ علیہ وسلم الذی لایتم رکوعه بالاعادۃ ،صحیح مسلم ج 1ص170باب وجوب قراء ۃ الفاتحۃ فی کل رکعۃ)

http://mujahid.xtgem.com

عَنْ عَلِیٍّ رضی اللہ عنہ. (۱)

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم رات کی نماز (تہجد یا نفلی وغیرہ) میں دو سجدوں کے درمیان یہ دعا پڑھتے تھے (ترجمہ دعا) اے میرے رب! میری مغفرت فرما، مجھ پر رحم فرما، میری کمزوری دور فرما، مجھے روزی عطا فرما اور مجھے بلند فرما۔

تکبیر کہہ کر دوسرا سجدہ کرنا:

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَۃَ رضی اللہ عنہ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم اِذَاقَامَ اِلَی الصَّلٰوۃِ یُکَبِّرُ حِیْنَ یَقُوْمُ......ثُمَّ یُکَبِّرُ حِیْنَ یَهْوِیْ سَاجِداً ثُمَّ یُکَبِّرُ حِیْنَ یَرْفَعُ رَاْسَهٗ ثُمَّ یُکَبِّرُ حِیْنَ یَسْجُدُ. (۲)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز کے لئے کھڑے ہوتے تو قیام کرتے وقت تکبیر کہتے (اسی طرح دیگر اعمال میں تکبیر کہتے جاتے) پھر تکبیر کہتے جب سجدہ کے لئے جھکتے پھر جب سجدہ سے سر اٹھاتے تو تکبیر کہتے، پھر جب سجدہ کرتے تو تکبیر کہتے۔

سجدہ میں چہرہ ہاتھوں کے درمیان ہو:

عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ صَلَّیْتُ خَلْفَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم فَکَانَ اِذَا سَجَدَ وَضَعَ وَجْهَهٗ بَیْنَ کَفَّیْهِ.(۳)

ترجمہ: حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز

(۱)(سنن ابن ماجة ج1 ص64 باب ما یقول بین السجدتین ، مصنف عبد الرزاق ج2 ص123 باب القول بین السجدتین رقم الحدیث 3014)

(۲)(صحیح مسلم ج1 ص169 باب اثبات التکبیر فی کل خفض ورفع فی الصلوٰۃ)

(۳)(شرح معانی الآثار ج1 ص182 باب وضع الیدین فی السجود این ینبغی ان یکون ؟)

http://mujahid.xtgem.com

پڑھی، جب آپ سجدہ کرتے تھے تو اپنا چہرہ دونوں ہتھیلیوں کے درمیان رکھتے۔

ہاتھوں کی انگلیوں کو ملانا:

عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجر رضی اللہ عنہ اَنَّ النَّبِیَّ صلی اللہ علیہ وسلم کَانَ اِذَا سَجَدَ ضَمَّ اَصَابِعَهٗ. (۱)

ترجمہ: حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب سجدہ کرتے تو اپنی انگلیوں کو ملا لیتے تھے۔

ہاتھوں کی انگلیوں کا قبلہ رخ ہونا:

1- قَالَ اَبُوْ حُمَیْدِ السَّاعِدِیُّ رضی اللہ عنہ اَنَا کُنْتُ اَحْفَظَکُمْ لِصَلَاۃِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم رَاَیْتُهٗ اِذَا کَبَّرَ جَعَلَ یَدَیْهِ حِذَاءَ مَنْکِبَیْهِ...... فَاِذَا سَجَدَ وَضَعَ یَدَیْهِ غَیْرَ مُفْتَرِشٍ وَلَا قَابِضِهِمَا وَاسْتَقْبَلَ بِاَطْرَافِ اَصَابِعِهِ الْقِبْلَةَ. (۲)

ترجمہ: حضرت ابو حمید ساعدی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز تم سے زیادہ جانتا ہوں۔ میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا جب تکبیر کہتے تو اپنے ہاتھوں کو کندھوں کے برابر کر لیتے۔ پھر جب سجدہ کرتے تو اپنے ہاتھوں کو اس طرح زمین پر رکھ دیتے کہ نہ انہیں خوب پھیلاتے اور نہ ہی ان کو سکیڑتے (بلکہ اعتدال سے رکھتے) اور انگلیوں کو قبلہ کی جانب کر دیتے تھے۔

2- عَنْ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ قَالَ صَلَّیْتُ اِلٰی جَنْبِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما فَفَرَّجْتُ بَیْنَ اَصَابِعِیْ حِیْنَ سَجَدْتُّ فَقَالَ یَا ابْنَ اَخِیْ اُضْمُمْ اَصَابِعَکَ اِذَا سَجَدْتَّ

(۱)(صحیح ابن خزیمۃ ج1 ص347 باب ضم اصابع الیدین فی السجود، رقم الحدیث 642 ،صحیح ابن حبان ص 593 ذکر مایستحب للمصلی ضم الاصابع فی السجود، رقم الحدیث 1920)

(۲)(صحیح ابن خزیمۃ ج 1 ص 347 باب استقبال اطراف اصابع الیدین من القبلۃ فی السجود، رقم الحدیث 643)

http://mujahid.xtgem.com

وَاسْتَقْبِلِ الْقِبْلَةَ وَاسْتَقْبِلْ بِالْكَفَّيْنِ الْقِبْلَةَ فَاِنَّهُمَا يَسْجُدَانِ مَعَ الْوَجْهِ. (۱)

ترجمہ: حضرت حفص بن عاصم رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے فرماتے ہیں: ”میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے پہلو میں کھڑے ہوکر نماز پڑھی جب میں نے سجدہ کیا تو اپنی انگلیوں کو کشادہ کیا تو حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: اے بھتیجے! جب سجدہ کرو تو اپنی انگلیوں کو ملالو اور انہیں قبلہ کی طرف کرلیا کرو اور اپنی ہتھیلیوں کو بھی قبلہ کی طرف کیا کرو کیونکہ یہ بھی چہرے کے ساتھ سجدہ کرتی ہیں۔“

پاؤں کی ایڑیاں ملانا:

عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا زَوْجِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَتْ فَقَدْتُّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم وَكَانَ مَعِيْ عَلٰى فِرَاشِيْ فَوَجَدْتُّهٗ سَاجِداً رَاصّاً عَقِبَيْهِ مُسْتَقْبِلاً بِاَطْرَافِ اَصَابِعِهِ الْقِبْلَةَ. (۲)

ترجمہ: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: ”میں نے ایک بار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نہ پایا حالانکہ آپ میرے ساتھ میرے بستر پر تھے پھر میں نے آپ کو اس حالت میں پایا کہ آپ سجدہ کررہے تھے اور اپنی ایڑیوں کو ملاکر انگلیوں کا رخ قبلہ کی جانب کئے ہوئے تھے۔“

پاؤں کی انگلیوں کا قبلہ رخ ہونا:

عَنْ اَبِيْ حُمَيْدِ السَّاعِدِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ اَنَا كُنْتُ اَحْفَظَكُمْ لِصَلٰوةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم رَاَيْتُهٗ اِذَا كَبَّرَ جَعَلَ يَدَيْهِ حَذْوَ مَنْكِبَيْهِ...... وَاِذَا سَجَدَ وَضَعَ يَدَيْهِ

(۱)(مصنف عبد الرزاق ج 2ص 112 باب السجود، رقم الحدیث 2938)

(۲)(صحیح ابن خزیمۃ ج 1 ص 351 باب ضم العقبین فی السجود، رقم الحدیث 654،صحیح ابن حبان ص595 باب ذکر ما یستحب للمصلی ان یتعوذ برضاء اللہ..، رقم الحدیث 1932)

http://mujahid.xtgem.com

غَیْرَ مُفْتَرِشٍ وَلَاقَابِضِہِمَاوَاسْتَقْبَلَ بِاَطْرَافِ اَصَابِعِ رِجْلَیْہِ الْقِبْلَۃَ. (۱)

ترجمہ: حضرت ابوحمید ساعدی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز تم سے زیادہ جانتا ہوں۔ میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا جب تکبیر کہتے تو اپنے ہاتھوں کو کندھے کے برابر کر لیتے۔ پھر جب سجدہ کرتے تو اپنے ہاتھوں کو اس طرح زمین پر رکھتے کہ نہ انہیں پھیلاتے نہ سکیڑتے اور پاؤں کی انگلیوں کو قبلہ کی جانب کر دیتے تھے۔

کہنیاں، پہلو سے جدا رکھنا:

عَنْ عَبْدِاللّٰہِ بْنِ مَالِکِ ابْنِ بُحَیْنَۃَ رضی اللہ عنہ اَنَّ النَّبِیَّ صلی اللہ علیہ وسلم کَانَ اِذَا صَلّٰی فَرَّجَ بَیْنَ یَدَیْہِ حَتّٰی یَبْدُوَ بَیَاضُ اِبْطَیْہِ...... وَفِیْ رِوَایَۃٍ...... وَیُجَافِیْ عَنْ جَنْبَیْہِ. (۲)

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن مالک ابن بحینہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: "نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز پڑھتے تو اپنے بازو کشادہ رکھتے حتی کہ آپ کی بغلوں کی سفیدی ظاہر ہوتی تھی اور ایک روایت میں ہے کہ اپنے بازو پہلو سے جدا رکھتے تھے۔"

کہنیاں زمین پر نہ پھیلانا:

1- عَنِ الْبَرَاءِ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم اِذَاسَجَدْتَّ فَضَعْ کَفَّیْکَ وَارْفَعْ مِرْفَقَیْکَ. (۳)

ترجمہ: حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم سجدہ کرو تو اپنے ہاتھوں کو (زمین پر) رکھو اور اپنی کہنیوں کو اوپر اٹھا لیا کرو۔

2- عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ اِعْتَدِلُوْا فِی السُّجُوْدِ

(۱)(صحیح البخاری ج1 ص114 باب سنۃ الجلوس فی التشھد)

(۲)(صحیح البخاری ج 1ص 112 باب یبدی ضبعیه ویجا فی فی السجود ،صحیح ابن خزیمۃ ج 1ص 349 باب التجا فی فی السجود، رقم الحدیث 648)

(۳)(صحیح مسلم ج1 ص194 باب الاعتدال فی السجود ووضع الکفین علی الارض)

http://mujahid.xtgem.com

وَلَا يَبْسُطُ اَحَدُكُمْ ذِرَاعَيْهِ اِنْبِسَاطَ الْكَلْبِ. (۱)

ترجمہ: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
”سجدوں میں اعتدال اختیار کرو اور کوئی اپنے بازو کتے کی طرح زمین پر نہ بچھائے۔“

سرین اوپر اٹھا کر سجدہ کرنا:

عَنْ اَبِیْ اِسْحَاقَ قَالَ وَصَفَ لَنَا الْبَرَاءُ رضی اللہ عنہ السُّجُوْدَ فَوَضَعَ يَدَيْهِ بِالْاَرْضِ وَرَفَعَ عَجِيْزَتَهٗ وَقَالَ هٰكَذَا رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَفْعَلُ. (۲)

ترجمہ: حضرت ابو اسحٰق فرماتے ہیں: ”حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ نے ہمیں سجدہ کرنے کا طریقہ بتایا تو اپنے ہاتھوں کو زمین پر رکھا اور اپنی سرین کو اوپر اٹھایا اور فرمایا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اسی طرح کرتے دیکھا ہے۔“

سجدہ میں جاتے اور اٹھتے وقت رفع یدین نہ کرنا:

1- عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم كَانَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ حَذْوَ مَنْكِبَيْهِ اِذَا افْتَتَحَ الصَّلٰوةَ ...... وَكَانَ لَا يَفْعَلُ ذٰلِكَ فِى السُّجُوْدِ...... وَفِیْ رِوَايَةٍ ......وَلَا يَفْعَلُ ذٰلِكَ حِيْنَ يَسْجُدُ وَلَا حِيْنَ يَرْفَعُ رَاسَهٗ مِنَ السُّجُوْدِ وَفِیْ رِوَايَةٍ وَلَا يَرْفَعُهُمَا بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ. (۳)

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز شروع فرماتے تھے تو کندھوں تک رفع یدین کرتے تھے اور سجدوں میں ایسا نہیں کرتے تھے ایک

(۱)(صحیح البخاری ج 1ص113 باب لا یفترش ذراعیہ فی السجود، جامع الترمذی ج 1ص63 باب ما جاء فی الاعتدال فی السجود)

(۲)(سنن النسائی ج 1 ص166 باب صفۃ السجود، سنن ابی داؤد ج 1ص137 باب صفۃ السجود) (۳)(صحیح البخاری ج 1ص102 باب رفع الیدین فی التکبیرۃ الاولیٰ مع الافتتاح سواء غیرہ، صحیح مسلم ج 1ص168 باب استحباب رفع الیدین حذو المنکبین مع تکبیرۃ الاحرام

http://mujahid.xtgem.com

روایت میں ہے کہ جب سجدہ کرتے تو ایسا نہ کرتے تھے اور نہ ہی جب سجدہ سے سر اٹھاتے اور ایک روایت میں ہے کہ دو سجدوں کے درمیان رفع یدین نہیں کرتے تھے۔

2- عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَالَ رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اِذَاافْتَتَحَ الصَّلٰوۃَ رَفَعَ یَدَیْهِ حَتّٰی یُحَاذِیَ بِهِمَاوَقَالَ بَعْضُهُمْ حَذْوَ مَنْكِبَیْهِ وَاِذَااَرَادَ اَنْ یَّرْكَعَ وَبَعْدَمَایَرْفَعُ رَاْسَهٗ مِنَ الرُّكُوْعِ لَایَرْفَعُهُمَاوَقَالَ بَعْضُهُمْ وَلَایَرْفَعُ بَیْنَ السَّجْدَتَیْنِ. (۱)

ترجمہ: حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے فرماتے ہیں: ’’میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا جب نماز شروع کرتے تو رفع یدین کرتے اور جب رکوع کا ارادہ کرتے تو رکوع سے سر اٹھانے کے بعد رفع یدین نہ کرتے تھے اور نہ ہی سجدوں کے درمیان رفع یدین کرتے تھے۔‘‘

تکبیر کہہ کر دوسری رکعت کے لیے اٹھنا:

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ ...... وَكَانَ النَّبِیُّ ﷺ اِذَارَكَعَ وَاِذَارَفَعَ رَاْسَهٗ یُكَبِّرُ وَ اِذَا قَامَ مِنَ السَّجْدَتَیْنِ قَالَ اَللّٰهُ اَكْبَرُ. (۲)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ’’نبی اکرم ﷺ جب رکوع فرماتے اور رکوع سے سر اٹھاتے تھے تو تکبیر کہتے تھے اور جب دونوں سجدے کر کے کھڑے ہوتے تو اللہ اکبر کہتے تھے۔‘‘

جلسہ استراحت نہ کرنا:

1- عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ كَانَ النَّبِیُّ ﷺ یَنْهَضُ فِی الصَّلٰوۃِ عَلٰی

(۱)(صحیح ابی عوانۃ ج1 ص334 باب رفع الیدین فی افتتاح الصلوٰۃ..، رقم الحدیث 1251)

(۲)(صحیح البخاری ج 1ص109 باب ما یقول الامام ومن خلفه اذا رفع رأسه من الرکوع)

http://mujahid.xtgem.com

صُدُوْرِ قَدَمَیْہِ. (۱)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز میں اپنے قدموں کے کناروں پر کھڑے ہو جاتے تھے۔

2- عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ یَزِیْدَ قَالَ رَمَقْتُ عَبْدَاللّٰہِ بْنَ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ فِی الصَّلٰوۃِ فَرَاَیْتُہٗ یَنْھَضُ وَلَا یَجْلِسُ قَالَ یَنْھَضُ عَلٰی صُدُوْرِ قَدَمَیْہِ فِی الرَّکْعَۃِ الْاُوْلٰی وَالثَّانِیَۃِ. (۲)

ترجمہ: حضرت عبدالرحمٰن بن یزید فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا نماز میں غور سے مشاہدہ کیا۔ میں نے دیکھا کہ آپ کھڑے ہو جاتے تھے اور بیٹھتے نہ تھے آپ پہلی اور دوسری رکعت میں اپنے قدموں کے کناروں پر کھڑے ہو جاتے تھے۔

3- عَنِ الشَّعْبِیِّ اَنَّ عُمَرَ وَعَلِیًّا رضی اللہ عنہما وَاَصْحَابَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم کَانُوْا یَنْھَضُوْنَ فِی الصَّلٰوۃِ عَلٰی صُدُوْرِ اَقْدَامِھِمْ. (۳)

ترجمہ: جلیل القدر تابعی حضرت امام شعبی فرماتے ہیں کہ حضرت عمر، حضرت علی رضی اللہ عنہما اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دیگر صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نماز میں اپنے قدموں کے کناروں پر کھڑے ہو جاتے تھے۔

بوجہ عذر یا ضعیف العمری کے جلسہ استراحت کرنا:

1: عَنْ اَبِیْ اُمَامَۃَ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم کَانَ یُوْتِرُ بِتِسْعٍ فَلَمَّا بَدَّنَ

(۱)(جامع الترمذی ج1 ص64 باب کیف النھوض من السجود)

(۲)(مصنف عبد الرزاق ج 2ص 117باب کیف النھوض من السجدۃ الاخرۃ، رقم الحدیث 2971)

(۳)(مصنف ابن ابی شیبۃ ج 3ص330،من کان ینھض علی صدور قدمیہ،رقم الحدیث 4004)

http://mujahid.xtgem.com
http://mujahid.xtgem.com

وَ كَثُرَ لَحْمُهٗ اَوْتَرَ بِسَبْعٍ وَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ. (۱)

ترجمہ: حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نو رکعت وتر پڑھتے تھے (یعنی تین وتر اور چھ نفل) جب آپ کا بدن بھاری ہوا اور لحیم ہوئے تو سات وتر (یعنی تین وتر اور چار رکعت نفل) پڑھتے اور دو رکعتیں بیٹھ کر پڑھتے تھے۔

2: عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ اَبِيْ قِلَابَةَ رحمۃ اللہ علیہ قَالَ جَاءَ نَا مَالِكُ بْنُ الْحُوَيْرِثِ رضی اللہ عنہ فِيْ مَسْجِدِنَا هٰذَا فَقَالَ اِنِّيْ لَاُصَلِّيْ بِكُمْ وَ مَا اُرِيْدُ الصَّلٰوةَ اُصَلِّيْ كَيْفَ رَاَيْتُ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم يُصَلِّيْ فَقُلْتُ لِاَبِيْ قِلَابَةَ كَيْفَ كَانَ يُصَلِّيْ قَالَ مِثْلَ شَيْخِنَا هٰذَا وَكَانَ الشَّيْخُ يَجْلِسُ اِذَا رَفَعَ رَاْسَهٗ مِنَ السُّجُوْدِ قَبْلَ اَنْ يَّنْهَضَ فِي الرَّكْعَةِ الْاُوْلٰى. (۲)

ترجمہ: حضرت ایوب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: "ابوقلابہ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ حضرت مالک بن الحویرث رضی اللہ عنہ ہماری اس مسجد میں تشریف لائے۔ انھوں نے فرمایا کہ میں تمہارے سامنے نماز پڑھتا ہوں، میرا مقصود نماز پڑھنا نہیں ہے بلکہ جس طرح میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز پڑھتے دیکھا ہے اسی طرح (تمہیں دکھانے کے لیے) پڑھتا ہوں۔ ایوب رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ میں نے ابوقلابہ سے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کس طرح نماز پڑھتے تھے؟ تو انہوں نے فرمایا کہ ہمارے اس شیخ کی طرح۔ شیخ (کی عادت تھی کہ) پہلی رکعت میں جب سجدہ سے اپنا سر اٹھاتے تھے تو کھڑے ہونے سے پہلے بیٹھ جاتے تھے۔

(۱)(شرح معانی الآ ثار ج1 ص204 باب الوتر)

(۲)(صحیح البخاری ج1 ص93 باب من صلی بالناس وهو لا يريد الا ان يعلمهم صلوٰة النبی صلی الله عليه وسلم)

http://mujahid.xtgem.com

دو رکعتوں کے درمیان رفع یدین نہ کرنا:

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم اِذَا دَخَلَ فِی الصَّلٰوۃِ رَفَعَ یَدَیْہِ نَحْوَ صَدْرِہٖ وَاِذَا رَکَعَ وَ اِذَا رَفَعَ رَاْسَہٗ مِنَ الرُّکُوْعِ وَلَا یَفْعَلُ بَعْدَ ذٰلِکَ . (۱)

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: ’’آپ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز شروع فرماتے تو سینے کے برابر رفع یدین کرتے تھے اور جب ایک رکعت پڑھتے اور رکعت سے سر اٹھاتے اور نہ اس کے بعد کرتے۔‘‘

دوسری رکعت کی قرات فاتحہ مع بسم اللہ سے شروع کرنا:

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما اَنَّہٗ کَانَ لَا یَدَعُ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ قَبْلَ السُّوْرَۃِ وَبَعْدَ ھَا اِذَا قَرَءَ بِسُوْرَۃٍ اُخْرٰی فِی الصَّلٰوۃِ. (۲)

ترجمہ: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نماز میں سورۃ فاتحہ سے پہلے اور اس کے بعد دوسری سورت سے پہلے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھنا نہیں چھوڑتے تھے۔

پہلی رکعت بڑی اور دوسری رکعت چھوٹی رکھنا:

عَنْ اَبِیْ قَتَادَۃَ رضی اللہ عنہ قَالَ کَانَ النَّبِیُّ صلی اللہ علیہ وسلم یَقْرَءُ فِی الرَّکْعَتَیْنِ الْاُوْلَیَیْنِ مِنْ صَلٰوۃِ الظُّھْرِ بِفَاتِحَۃِ الْکِتَابِ وَسُوْرَتَیْنِ یُطَوِّلُ فِی الْاُوْلٰی وَیُقَصِّرُ فِی الثَّانِیَۃِ وَیُسْمِعُ الْاٰیَۃَ اَحْیَانًا وَکَانَ یَقْرَءُ فِی الْعَصْرِ بِفَاتِحَۃِ الْکِتَابِ وَسُوْرَتَیْنِ وَکَانَ یُطَوِّلُ فِی الْاُوْلٰی وَکَانَ یُطَوِّلُ فِی الرَّکْعَۃِ الْاُوْلٰی مِنْ صَلٰوۃِ الصُّبْحِ

(۱)(الناسخ والمنسوخ لابن شاہین ص153 باب رفع الیدین فی الصلوٰۃ ،فتح الباری لابن حجر ج 2ص286 باب رفع الیدین اذا کبر واذا رکع واذا رفع)

(۲)(شرح معانی الآثار ج1 ص146 باب قراءۃ بسم اللہ الرحمن الرحیم فی الصلوٰۃ)

http://mujahid.xtgem.com

http://mujahid.xtgem.com

يَقْصُرُ فِي الثَّانِيَةِ. (۱)

ترجمہ: حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز ظہر کی پہلی دو رکعتوں میں سورۃ الفاتحہ اور دو سورتیں پڑھتے تھے، پہلی رکعت لمبی اور دوسری چھوٹی کرتے تھے اور کبھی کبھی کوئی آیت سنا بھی دیتے تھے۔ عصر کی نماز میں فاتحہ اور دو سورتیں پڑھتے اور پہلی رکعت لمبی کرتے اور فجر کی نماز میں بھی پہلی رکعت لمبی اور دوسری چھوٹی کرتے تھے۔

ہر دو رکعت پر قعدہ کرنا:

عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَسْتَفْتِحُ الصَّلٰوةَ بِالتَّكْبِيْرِ وَالْقِرَاءَةِ بِالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ............ وَكَانَ يَقُوْلُ فِيْ كُلِّ رَكْعَتَيْنِ اَلتَّحِيَّةُ. (۲)

ترجمہ: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز تکبیر سے شروع فرماتے اور قرات الحمد للہ رب العالمین سے اور یہ فرماتے تھے کہ ہر دو رکعت پر تشہد ہے۔ (یعنی قعدہ کرنا ہوتا ہے)

کیفیت قعدہ اولیٰ:

1- عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما وَقَالَ اِنَّمَا سُنَّةُ الصَّلٰوةِ اَنْ تَنْصُبَ رِجْلَكَ الْيُمْنٰى وَتَثْنَى الْيُسْرٰى (۳)

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں نماز کی سنت یہ ہے کہ تشہد میں دایاں

(۱) (صحیح البخاری ج 1 ص 105 باب القرأۃ فی الظھر ،صحیح مسلم ج 1 ص 185 باب القراء ۃ فی الظھر والعصر) (۲) (صحیح مسلم ج 1 ص 194 باب مایجمع صفۃ الصلوٰۃ ومایفتح بہ ویختم بہ ،مصنف عبد الرزاق ج 2 ص 134 باب من نسی التشھد، رقم الحدیث 3086 ،مصنف ابن ابی شیبۃ ج 3 ص 47 ،قدر کم یقعد فی الرکعتین الاولیین، رقم الحدیث 3040)

(۳) (صحیح البخاری ج 1 ص 114 باب سنۃ الجلوس فی التشھد)

http://mujahid.xtgem.com

پاؤں کھڑا رکھو اور بایاں پاؤں بچھاؤ۔

2- حضرت ابو حمید الساعدی رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کا تذکرہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

فَاِذَاجَلَسَ فِی الرَّکْعَتَیْنِ جَلَسَ عَلٰی رِجْلِہِ الْیُسْرٰی وَنَصَبَ الْیُمْنٰی. (۱)

ترجمہ: جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم دو رکعتوں کے بعد بیٹھتے تو بائیں پاؤں پر بیٹھتے اور دایاں پاؤں کھڑا رکھتے۔

3- عَنْ عَائِشَۃَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم یَسْتَفْتِحُ الصَّلٰوۃَ بِالتَّکْبِیْرِ...... وَکَانَ یَفْرِشُ رِجْلَہُ الْیُسْرٰی وَیَنْصِبُ رِجْلَہُ الْیُمْنٰی.(۲)

ترجمہ: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تکبیر کے ساتھ نماز شروع فرماتے۔(تشہد میں) آپ بایاں پاؤں بچھا دیتے اور دایاں پاؤں کھڑا کر لیتے۔

قعدہ اولیٰ میں صرف تشہد پڑھنا:

1- عَنْ عَبْدِاللّٰہِ رضی اللہ عنہ قَالَ عَلَّمَنَارَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم اَنْ نَقُوْلَ اِذَاجَلَسْنَا فِی الرَّکْعَتَیْنِ اَلتَّحِیَّاتُ لِلّٰہِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّیِّبَاتُ السَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَا النَّبِیُّ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہُ اَلسَّلَامُ عَلَیْنَاوَعَلٰی عِبَادِاللّٰہِ الصَّالِحِیْنَ اَشْھَدُاَنْ لَّااِلٰہَ اِلَّااللّٰہُ وَاَشْھَدُاَنَّ مُحَمَّدًاعَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ. (۳)

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں تعلیم دی کہ جب دو رکعتوں کے بعد بیٹھا کریں تو یہ پڑھا کریں التحیات للہ والصلوات آخر تک۔

(۱)(صحیح البخاری ج 1ص 114 باب سنۃ الجلوس فی التشہد)

(۲)(صحیح مسلم ج 1ص 195 باب ما یجمع صفۃ الصلوٰۃ ومایفتتح بہ ویختم بہ)

(۳)(سنن النسائی ج 1 ص 174 باب کیف التشہد الاولی،السنن الکبری للبیہقی ج 2 ص 148 باب الصلوٰۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی التشہد)

http://mujahid.xtgem.com

2- عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ عَلَّمَنِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم اَلتَّشَهُّدَ فِیْ وَسْطِ الصَّلَاةِ وَفِیْ اٰخِرِهَا.......................... اَلتَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ........... قَالَ ثُمَّ اِنْ كَانَ فِیْ وَسْطِ الصَّلَاةِ نَهَضَ حِيْنَ يَفْرُغُ مِنْ تَشَهُّدِهٖ . (۱)

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ’’رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے درمیان نماز اور آخر نماز میں تشہد کی تعلیم دی........... فرماتے تھے کہ نمازی اگر درمیان میں ہو تو اپنے تشہد سے فارغ ہونے کے بعد کھڑا ہو جائے۔‘‘

3- عَنِ الْحَسَنِ اَنَّهٗ كَانَ يَقُوْلُ لَا يَزِيْدُ فِی الرَّكْعَتَيْنِ الْاُوْلَيَيْنِ عَلَى التَّشَهُّدِ . (۲)

ترجمہ: حضرت حسن رحمۃ اللہ علیہ فرماتے تھے کہ نمازی پہلی دو رکعتوں میں تشہد کے علاوہ کچھ زیادہ نہ پڑھے۔

الفاظ تشہد:

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ كُنَّا اِذَا صَلَّيْنَا خَلْفَ النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وسلم ...... فَقَالَ اِنَّ اللّٰهَ هُوَ السَّلَامُ فَاِذَا صَلّٰى اَحَدُكُمْ فَلْيَقُلْ اَلتَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِیُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ...... اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ .(۳)

(۱)(مسند احمد ج4 ص238 حديث نمبر4382)

(۲)(مصنف ابن ابی شيبة ج 3ص47، قدر كم يقعد فی الركعتين الاوليين،رقم الحديث 3038)

(۳)(صحيح البخاری ج 1ص115 باب التشهد فی الاخرة ،صحيح مسلم ج 1ص173 باب التشهد فی الصلوٰة)

http://mujahid.xtgem.com

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز پڑھتے تھے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کرتے تھے کہ اللہ تعالیٰ ہی "سلام" ہے۔ جب تم میں سے کوئی نماز پڑھے تو اسے (تشہد) یوں کہنا چاہیے التحیات للہ آخر تک۔

ترجمہ تشہد: ساری حمد وثناء، نمازیں اور ساری پاک چیزیں اللہ تعالیٰ ہی کے لئے ہیں۔ اے نبی! آپ پر سلام ہو اور اللہ کی رحمتیں اور برکتیں۔ سلامتی ہو ہم پر اور اللہ تعالیٰ کے نیک بندوں پر۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور یہ بھی گواہی دیتا ہوں کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔

تشہد میں انگلی کا اشارہ:

علی بن عبدالرحمٰن المعاوی فرماتے ہیں کہ میں نماز میں کنکریوں سے کھیل رہا تھا تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے مجھے دیکھا اور فرمایا:

اِصْنَعْ كَمَا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَصْنَعُ. قُلْتُ وَكَيْفَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰه صلی اللہ علیہ وسلم يَصْنَعُ؟ قَالَ كَانَ اِذَا جَلَسَ فِي الصَّلٰوةِ وَضَعَ كَفَّهُ الْيُمْنٰى عَلٰى فَخِذِهِ الْيُمْنٰى وَقَبَضَ اَصَابِعَهُ كُلَّهَا وَاَشَارَ بِاَصْبِعِهِ الَّتِي تَلِي الْاِبْهَامَ وَوَضَعَ كَفَّهُ الْيُسْرٰى عَلٰى فَخِذِهِ الْيُسْرٰى. (۱)

ترجمہ: جیسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کرتے تھے ویسے کیا کرو۔ میں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیسے کرتے تھے؟ تو فرمایا کہ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نماز میں بیٹھتے تھے تو اپنی دائیں ہتھیلی دائیں ران پر رکھتے تھے اور اپنی تمام انگلیاں بند کرکے شہادت والی انگلی سے اشارہ فرماتے تھے اور اپنی بائیں ہتھیلی بائیں ران پر رکھتے تھے۔

(۱)(صحیح مسلم ج 1ص216 باب صفۃ الجلوس فی الصلوٰۃ و کیفیتہ ووضع الیدین ،سنن ابی داؤد ج1 ص149 باب الاشارۃ فی التشھد)

http://mujahid.xtgem.com

کیفیت اشارہ:

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم کَانَ اِذَاقَعَدَ فِی التَّشَھُّدِ وَضَعَ یَدَہٗ الْیُسْرٰی عَلٰی رُکْبَتِہِ الْیُسْرٰی وَوَضَعَ یَدَہٗ الْیُمْنٰی عَلٰی رُکْبَتِہِ الْیُمْنٰی وَعَقَدَ ثَلاَ ثاً وَّخَمْسِیْنَ وَاَشَارَبِالسَّبَابَۃِ. (۱)

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب تشہد میں بیٹھتے تھے تو اپنا بایاں ہاتھ بائیں گھٹنے پر اوردایاں ہاتھ دائیں گھٹنے پر رکھتے تھےاوردائیں ہاتھ سے(۵۳)کے عدد کی شکل بناتے اور کلمہ کی انگلی سے اشارہ کرتے۔"

اشارہ کے وقت انگلی کو باربارحرکت نہ دینا:

عَنْ عَبْدِاللّٰہِ بْنِ الزُّبَیْرِ رضی اللہ عنہ اَنَّ النَّبِیَّ صلی اللہ علیہ وسلم کَانَ یُشِیْرُبِاِصْبَعِہٖ اِذَادَعَا وَ لاَ یُحَرِّکُھَا. (۲)

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

"نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنی انگلی سے اشارہ کرتے تھےاوراسے حرکت نہیں دیتے تھے۔"

شہادت والی انگلی کوآخرنمازتک بلاحرکت بچھائے رکھنا:

عَنْ عَاصِمِ بْنِ کُلَیْبٍ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ جَدِّہٖ قَالَ دَخَلْتُ عَلَی النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وسلم وَھُوَیُصَلِّیْ وَقَدْوَضَعَ یَدَہٗ الْیُسْرٰی عَلٰی فَخِذِہٖ الْیُسْرٰی وَوَضَعَ یَدَہٗ الْیُمْنٰی عَلٰی فَخِذِہٖ الْیُمْنٰی وَقَبَضَ اَصَابِعَہٗ وَبَسَطَ السَّبَابَۃَ وَھُوَ یَقُوْلُ یَامُقَلِّبَ

(۱)(صحیح مسلم ج1 ص216 باب صفۃ الجلوس فی الصلوٰۃ)

(۲)(سنن النسائی ج 1ص 187 باب بسط الیسری علی الرکبۃ،سنن ابی داؤد ج 1 ص149 باب الاشارۃ فی التشھد)

http://mujahid.xtgem.com

اَلْقُلُوْبِ ثَبِّتْ قَلْبِیْ عَلٰی دِیْنِکَ. (۱)

ترجمہ: حضرت عاصم بن کلیب اپنے باپ کلیب سے وہ اپنے باپ حضرت شہاب بن مجنون رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں:

''شہاب بن مجنون فرماتے ہیں کہ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ نماز پڑھ رہے تھے اور اپنا بایاں ہاتھ بائیں ران پر رکھا ہوا تھا اور دایاں ہاتھ دائیں ران پر۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی کلمہ کی انگلی کو بچھایا ہوا تھا اور یہ دعا پڑھ رہے تھے۔

نوٹ: (دعا مذکورہ کا ترجمہ یہ ہے) اے دلوں کو پھیرنے والی ذات میرا دل اپنے دین پر ثابت قدم فرما!

فائدہ: دعاء تشہد میں درود شریف کے بھی بعد سلام کے قریب مانگی جاتی ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت بھی انگلی کو بچھا کر اسی حالت پر برقرار رکھے ہوئے تھے۔

اس سے ثابت ہوتا ہے کہ انگلی کو آخر نماز تک بچھائے رکھنا چاہیئے۔ چنانچہ حضرت مولانا محمد اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

''قُلْتُ فِیْهِ اِدَامَةُ اِشَارَةِ التَّشَهُّدِاِلٰی اٰخِرِ الصَّلٰوةِ.''(۲)

ترجمہ: میں (مولانا محمد اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ) کہتا ہوں کہ اس حدیث میں یہ ثابت ہے کہ اشارہ آخر نماز تک برقرار رکھنا چاہیے۔

تشہد میں نظریں شہادت کی انگلی سے آگے نہ بڑھیں:

حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز پڑھتے دیکھا۔

(۱)(جامع الترمذی ج 2ص199 ابواب الدعوات باب بلا ترجمة)

(۲)(الثواب الحلی علی جامع الترمذی للتھا نوی ج2 ص 199)

http://mujahid.xtgem.com

قَالَ: لَا یُجَاوِزُ بَصَرُہٗ اِشَارَتَہٗ.(۱)

ترجمہ: آپ ﷺ کی نظر انگلی کے اشارہ سے آگے نہ جاتی تھی۔

تشہد سراً پڑھنا:

عَنْ عَبْدِاللّٰہِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ مِنَ السُّنَّةِ اَنْ یُّخْفَی التَّشَهُّدُ. (۲)

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ سنت میں سے یہ ہے کہ تشہد آہستہ پڑھا جائے۔

قعدہ اولیٰ سے تکبیر کہتے ہوئے اٹھنا:

عَنْ مُطَرِّفٍ قَالَ صَلَّیْتُ اَنَاوَعِمْرَانُ بْنُ حُصَیْنٍ رضی اللہ عنہ صَلٰوۃً خَلْفَ عَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ رضی اللہ عنہ فَکَانَ اِذَاسَجَدَکَبَّرَوَاِذَا رَفَعَ کَبَّرَوَاِذَا نَهَضَ مِنَ الرَّكْعَتَیْنِ كَبَّرَ. (۳)

ترجمہ: حضرت مطرف رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے اور حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ نے حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے پیچھے نماز پڑھی۔ جب آپ سجدہ کرتے تو تکبیر کہتے، جب سر اوپر اٹھاتے تکبیر کہتے اور جب دو رکعتوں سے اٹھتے تو تکبیر کہتے۔

تیسری رکعت کے شروع میں رفع یدین نہ کرنا:

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ اِذَادَخَلَ فِی الصَّلٰوۃِ رَفَعَ

(۱)(سنن ابی داؤد ج 1ص149 باب الاشارۃ فی التشهد ،سنن النسائی ج 1 ص 173باب موضع البصر فی التشهد)

(۲)(سنن ابی داؤد ج 1ص149 باب اخفاء التشهد ،جامع الترمذی ج 1ص65 باب ما جاء انه یخفی التشهد) (۳)(صحیح البخاری ج1 ص114 باب یکبر وینهض من السجدتین)

http://mujahid.xtgem.com

يَدَيْهِ نَحْوَصَدْرِهٖ وَاِذَارَفَعَ رَأْسَهٗ مِنَ الرُّكُوْعِ وَلَايَفْعَلُ بَعْدَذٰلِكَ (۱)

ترجمہ: حضرت بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: ”رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز شروع کرتے تو اپنے ہاتھ سینہ تک اٹھاتے اور جب رکوع سے سر اٹھاتے اور نہ اس کے بعد کرتے۔

فرض کی آخری دو رکعتوں میں سورۃ فاتحہ پڑھنا:

عَنْ اَبِيْ قَتَادَةَ رضی اللہ عنہ اَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم كَانَ يَقْرَءُ فِي الظُّهْرِ فِي الْاُوْلَيَيْنِ بِاُمِّ الْكِتَابِ وَسُوْرَتَيْنِ وَفِي الرَّكْعَتَيْنِ الْاُخْرَيَيْنِ بِاُمِّ الْكِتَابِ. (۲)

ترجمہ: حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ظہر کی پہلی دو رکعتوں میں سورۃ فاتحہ اور دو سورتیں پڑھتے تھے اور آخری دو رکعتوں میں صرف سورۃ فاتحہ پڑھتے تھے۔

قعدہ اخیرہ کرنا:

1- عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ كُنَّااِذَاصَلَّيْنَاخَلْفَ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم .... فَقَالَ اِنَّ اللّٰهَ هُوَالسَّلَامُ فَاِذَاصَلّٰى اَحَدُكُمْ فَلْيَقُلْ اَلتَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطِّيِّبَاتُ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ، اَلسَّلَامُ عَلَيْنَاوَعَلٰى عِبَادِاللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ............ اَشْهَدُاَنْ لَّااِلٰهَ اِلَّااللّٰهُ وَاَشْهَدُاَنَّ مُحَمَّدًاعَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ. (۳)

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز پڑھتے تھے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کرتے تھے کہ اللہ تعالیٰ ہی سلام ہے۔ جب تم میں سے

(۱)(الناسخ والمنسوخ لابن شاهين ص153 باب رفع اليدين فى الصلوٰة)

(۲)(صحيح البخارى ج 1ص107 باب يقرأ فى الاخريين بام الكتاب،صحيح مسلم ج 1 ص185 باب القراء ة فى الظهر والعصر)

(۳)(صحيح البخارى ج 1 ص 115باب التشهد فى الآخرة ،صحيح مسلم ج 1ص173 باب التشهد فى الصلوٰة)

http://mujahid.xtgem.com

کوئی نماز پڑھے تو اسے (تشہد) یوں کہنا چاہیے التحیات للہ والصلوات والطیبات ...... آخر تک۔

2- عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ عَلَّمَنِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم اَلتَّشَهُّدَ فِیْ وَسْطِ الصَّلَاةِ وَفِیْ اٰخِرِهَا. (۱)

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے درمیان نماز اور آخر نماز میں تشہد کی تعلیم دی۔

تورک نہ کرنا:

تشہد میں سرین کے بل بیٹھنے کو ''تورک'' کہتے ہیں۔تورک کی نفی احادیث میں وارد ہے اور دایاں پاؤں کھڑا کرنے اور بائیں کو بچھا کر اس پر بیٹھنے کا ذکر ملتا ہے۔

1- عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما وَقَالَ اِنَّمَاسُنَّةُ الصَّلٰوةِ اَنْ تَنْصَبَ رِجْلَكَ الْيُمْنٰى وَتَثْنَى الْيُسْرٰى.(۲)

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں نماز میں سنت یہ ہے کہ آپ دایاں پاؤں کھڑا رکھیں اور بایاں پاؤں بچھا دیں۔

2- عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَسْتَفْتِحُ الصَّلٰوةَ بِالتَّكْبِيْرِ وَالْقِرَاءَ ةَ بِالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ .... وَكَانَ يَفْرِشُ رِجْلَهُ الْيُسْرٰى وَيَنْصِبُ رِجْلَهُ الْيُمْنٰى . (۳)

ترجمہ: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے،فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز تکبیر سے

(۱)(مسند احمد ج4 ص238 حدیث نمبر 4382)

(۲)(صحیح البخاری ج 1ص114 باب سنۃ الجلوس فی التشهد ،سنن النسائی ج 1ص173 باب کیف الجلوس للتشهد الاول)

(۳)(صحیح مسلم ج1 ص194 باب ما یجمع صفۃ الصلوٰۃ وما یفتح به ویختم به)

http://mujahid.xtgem.com

شروع کرتے اور قرات الحمدللہ رب العالمین سے اور (تشہد میں) اپنا بایاں پاؤں پھیلاتے اور دائیں پاؤں کو کھڑا رکھتے۔

درود شریف پڑھنا:

عَنْ فُضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ سَمِعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ رَجُلاً يَدْعُوْفِي الصَّلٰوةِ لَمْ يَحْمِدِ اللّٰهَ وَلَمْ يُصَلِّ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَجَّلْتَ اَيُّهَاالْمُصَلِّي؟ ثُمَّ عَلَّمَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَسَمِعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ رَجُلاً يُّصَلِّي فَمَجَّدَ اللّٰهَ وَحَمِدَهٗ وَصَلّٰى عَلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اُدْعُ تُجَبْ وَسَلْ تُعْطَ. (۱)

ترجمہ: حضرت فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک آدمی کو سنا کہ وہ نماز میں نہ اللہ تعالیٰ کی حمد بیان کرتا ہے اور نہ ہی نبی ﷺ پر درود پڑھتا ہے تو رسول اللہ ﷺ نے اسے فرمایا کہ اے نمازی تم نے جلدی کی۔ پھر آپ ﷺ نے لوگوں کو سکھایا (کہ پہلے اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء پھر نبی علیہ السلام پر درود پڑھا کرو) پھر رسول اللہ ﷺ نے ایک اور آدمی سے سنا کہ وہ نماز پڑھ رہا ہے اور اللہ کی بزرگی بیان کررہا ہے اور نبی ﷺ پر درود پڑھ رہا ہے تو آپ ﷺ نے فرمایا دعا کر تیری دعا قبول ہوگی، سوال کر عطا کیا جائے گا۔

الفاظ درود شریف:

حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

سَاَلْنَارَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَقُلْنَا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَيْفَ الصَّلٰوةُ عَلَيْكُمْ اَهْلَ الْبَيْتِ؟ فَاِنَّ اللّٰهَ قَدْ عَلَّمَنَا كَيْفَ نُسَلِّمُ عَلَيْكَ. قَالَ قُوْلُوْا اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَاصَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَ عَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ

(۱)(سنن النسائی ج 1ص 189 باب التمجید والصلوٰۃ علی النبی ﷺ فی الصلوٰۃ)

http://mujahid.xtgem.com

اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ اَللّٰھُمَّ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ. (۱)

ترجمہ: ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا اور عرض کیا یا رسول اللہ! ہم آپ پر اور اہل بیت پر صلوۃ کیسے بھیجیں، کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں سلام بھیجنے کا طریقہ تو بتلا دیا ہے۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یوں کہا کرو **اللھم صل علی محمد** آخر تک۔ (ترجمہ یہ ہے)

اے اللہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کی آل پر رحمت نازل فرما جس طرح تو نے حضرت ابراہیم علیہ السلام اور ان کی آل پر رحمتیں نازل کیں، بے شک تو قابل تعریف بزرگی والا ہے۔ اے اللہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کی آل پر برکت نازل فرما جس طرح تو نے حضرت ابراہیم علیہ السلام اور ان کی آل پر برکت نازل کی تھی، بے شک تو قابل تعریف بزرگی والا ہے۔

بعد از تشہد اختیاری دعا:

عَنْ عَبْدِاللّٰہِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ کُنَّا اِذَا صَلَّیْنَا خَلْفَ النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وسلم ...... فَقَالَ اِنَّ اللّٰہَ ھُوَالسَّلَامُ فَاِذَا صَلّٰی اَحَدُکُمْ فَلْیَقُلْ اَلتَّحِیَّاتُ لِلّٰہِ............ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ ثُمَّ لْیَتَخَیَّرْ مِنَ الدُّعَاءِ اَعْجَبَہٗ اِلَیْہِ فَیَدْعُوْ. (۲)

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز پڑھتے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''اللہ ہی سلام ہے۔ جب تم میں سے کوئی نماز پڑھے تو اسے چاہیے کہ یوں کہے التحیات للہ (آخر تشہد تک) پھر اس کو اختیار ہے کہ جو دعا اسے پسند ہو مانگے۔''

(۱)(صحیح البخاری ج1 ص477 باب یزفون النسلان فی المشی)

(۲)(صحیح البخاری ج 1 ص115 باب ما یتخیر من الدعاء بعد التشہد ولیس بواجب، صحیح مسلم ج 1ص 173باب التشہد فی الصلوٰۃ)

http://mujahid.xtgem.com

الفاظ دعا:

1- اللہ تعالی نے قرآن مجید میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کی دعا ذکر فرمائی:

رَبِّ اجْعَلْنِیْ مُقِیْمَ الصَّلٰوۃِ وَمِنْ ذُرِّیَتِیْ رَبَّنَاوَتَقَبَّلْ دُعَاءَ رَبَّنَا اغْفِرْلِیْ وَلِوَالِدَیَّ وَلِلْمُؤْمِنِیْنَ یَوْمَ یَقُوْمُ الْحِسَابُ . (۱)

ترجمہ: اے اللہ! مجھے اور میری اولاد کو نماز قائم کرنے والا بنا اور میری دعا قبول فرما۔ اے ہمارے پروردگار! مجھے، میرے والدین کو اور تمام مومنین کو حساب والے دن بخش دے

2- عَنْ اَبِیْ بَکْرِ نِ الصِّدِّیْقِ رضی اللہ عنہ اَنَّہٗ قَالَ لِرَسُوْلِ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم عَلِّمْنِیْ دُعَاءً اَدْعُوْ بِہٖ فِیْ صَلَاتِیْ. قَالَ قُلْ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ ظَلَمْتُ نَفْسِیْ ظُلْمًا کَثِیْرًا وَّلَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ فَاغْفِرْلِیْ مَغْفِرَۃً مِّنْ عِنْدِکَ وَارْحَمْنِیْ اِنَّکَ اَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ.(۲)

ترجمہ: حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے بارے میں روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کی کہ مجھے کوئی دعا سکھائیں جسے میں اپنی نماز میں مانگا کروں۔تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ دعا مانگا کرو۔

(ترجمہ دعا) ''اے اللہ میں نے اپنی جان پر بہت ظلم کیا اور تیرے علاوہ کوئی اور ذات نہیں جو گناہ بخش دے، پس اپنے ہاں میری مغفرت فرما اور مجھ پر رحم فرما۔ بے شک تو ہی مغفرت کرنے والا ہے اور رحم کرنے والا ہے۔

کسی بھی رکن میں امام سے سبقت نہ کرنا:

عَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ صَلّٰی بِنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم ذَاتَ یَوْمٍ فَلَمَّا قَضٰی

(۱)(سورۃ ابراھیم :41.40) (۲)(صحیح البخاری ج 1 ص115 باب الدعا قبل السلام ،صحیح مسلم ج1 ص 347 باب الدعوات والتعوذ)

http://mujahid.xtgem.com

الصَّلٰوۃَ اَقْبَلَ عَلَیْنَا بِوَجْھِہٖ فَقَالَ اَیُّھَا النَّاسُ اِنِّیْ اِمَامُکُمْ فَلَا تَسْبِقُوْنِیْ بِالرُّکُوْعِ وَلَا بِالسُّجُوْدِ وَلَا بِالْقِیَامِ وَلَا بِالْاِنْصِرَافِ. (۱)

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں نماز پڑھائی جب نماز مکمل کی تو ہماری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا اے لوگو! میں تمہارا امام ہوں۔تم لوگ رکوع،سجدہ،قیام اور نماز ختم کرنے میں مجھ سے سبقت نہ کیا کرو۔

نماز کا اختتام سلام پر ہے:

عَنْ عَائِشَۃَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم یَسْتَفْتِحُ الصَّلٰوۃَ بِالتَّکْبِیْرِ......وَکَانَ یَخْتِمُ الصَّلٰوۃَ بِالتَّسْلِیْمِ. (۲)

ترجمہ: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز تکبیر سے شروع فرماتے اور سلام پر ختم کرتے تھے۔

الفاظ سلام:

عَنْ عَبْدِاللّٰہِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وسلم اِنَّہٗ کَانَ یُسَلِّمُ عَنْ یَّمِیْنِہٖ وَعَنْ یَّسَارِہٖ اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ. اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ.(۳)

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم دائیں بائیں سلام پھیرتے تھے(اور یہ فرماتے تھے)السلام علیکم ورحمۃ اللہ۔السلام علیکم ورحمۃ اللہ۔

(۱)(صحیح مسلم ج 1ص180 باب تحریم سبق الامام برکوع اوسجود ونحوھما)

(۲)(صحیح مسلم ج 1ص195 باب ما یجمع صفۃ الصلوٰۃ وما یفتتح بہ ویختم بہ ،سنن ابی داؤد ج 1ص121 باب من لم یجھر ببسم اللہ الرحمن الرحیم)

(۳)(جامع الترمذی ج1 ص65 باب ماجاء فی التسلیم فی الصلوٰۃ ،شرح معانی الآثار ج 1ص190 باب السلام فی الصلوٰۃ کیف ھو؟)

http://mujahid.xtgem.com

کیفیت سلام:

1- عَنْ عَبْدِاللّٰهِ رضی اللہ عنہ قَالَ رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم یُکَبِّرُ فِیْ کُلِّ خَفْضٍ وَّرَفْعٍ وَقِیَامٍ وَقُعُوْدٍ وَ یُسَلِّمُ عَنْ یَّمِیْنِهٖ وَعَنْ شِمَالِهٖ اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ، اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ حَتّٰی یُرٰی بَیَاضُ خَدِّهٖ وَرَاَیْتُ اَبَا بَکْرٍ رضی اللہ عنہ وَعُمَرَ رضی اللہ عنہ مایَفْعَلَانِ ذٰلِکَ. (۱)

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ ہر اونچ، نیچ، قیام، قعدہ، وغیرہ میں تکبیر کہتے تھے اور دائیں بائیں سلام پھیرتے تھے (اور فرماتے تھے) السلام علیکم ورحمۃ اللہ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ، یہاں تک کہ آپ کے گالوں کی سفیدی نظر آتی تھی اور میں نے حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو بھی دیکھا کہ وہ بھی ایسا ہی کرتے تھے۔

2- عَنْ عَامِرِبْنِ سَعْدٍ عَنْ اَبِیْهِ قَالَ کُنْتُ اَرٰی رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم یُسَلِّمُ عَنْ یَّمِیْنِهٖ وَعَنْ یَّسَارِهٖ حَتّٰی اَرٰی بَیَاضَ خَدِّهٖ. (۲)

ترجمہ: حضرت عامر بن سعد اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ انھوں نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے دائیں اور بائیں سلام پھیرتے تھے یہاں تک کہ میں آپ کے گالوں کی سفیدی دیکھتا تھا۔

مقتدیوں کا امام کے سلام کے ساتھ سلام پھیرنا:

1: عَنْ عِتْبَانَ بْنِ مَالِکٍ رضی اللہ عنہ قَالَ صَلَّیْنَامَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم

(۱)(سنن النسائی ج1 ص194باب کیف السلام علی الیمین)

(۲)(صحیح مسلم ج1 ص216 باب السلام التحلیل من الصلوٰۃ عند فراغها و کیفیته)

http://mujahid.xtgem.com

فَسَلَّمْنَا حِيْنَ سَلَّمَ. (۱)

ترجمہ: حضرت عتبان بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، فرماتے ہیں کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھی۔ جس وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سلام پھیرا ہم نے سلام پھیرا۔

2: كَانَ ابْنُ عُمَرَ رضی اللہ عنہما يَسْتَحِبُّ اِذَا سَلَّمَ الْاِمَامُ اَنْ يُّسَلِّمَ مَنْ خَلْفَهٗ.

(ایضاً)

ترجمہ: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما اس بات کو پسند کرتے تھے کہ جب امام سلام پھیرے تو مقتدی بھی سلام پھیر دیں۔

جہری نمازوں میں جہراً اور سری نمازوں میں سراً قراءت کرنا:

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ يَقُوْلُ فِيْ كُلِّ صَلٰوةٍ يُقْرَاُ فَمَا اَسْمَعَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم اَسْمَعْنَاكُمْ وَمَا اَخْفٰى عَنَّا اَخْفَيْنَا عَنْكُمْ. (۲)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے تھے کہ ہر نماز میں قرات کی جاتی ہے۔ پس جس نماز میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں قرات سنائی (یعنی بلند آواز سے پڑھی) ہم بھی تمہیں سناتے ہیں اور جس نماز میں ہم سے اخفاء کیا (یعنی آہستہ پڑھی) تو ہم بھی تم سے اخفاء کرتے ہیں۔

دوران نماز آنکھیں بند نہ کرنا:

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم اِذَا قَامَ اَحَدُكُمْ فِي الصَّلٰوةِ فَلَا يُغْمِضْ عَيْنَيْهِ. (۳)

(۱)(صحیح البخاری ج1 ص116 باب یسلم حین یسلم الامام)

(۲)(صحیح البخاری ج 1ص 106باب القراءۃ فی الفجر، صحیح مسلم ج 1ص170 باب وجوب قراءۃ الفاتحہ فی کل رکعۃ)

(۳)(المعجم الکبیر للطبرانی ج 5ص 247رقم الحدیث 10794، المعجم الاوسط للطبرانی ج 1ص603 رقم الحدیث 2218)

http://mujahid.xtgem.com

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی نماز کے لئے کھڑا ہو تو اپنی آنکھیں بند نہ کرے۔

تعدیل ارکان کا خیال رکھنا:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی مسجد میں داخل ہوا اور جلدی جلدی نماز پڑھی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے بلایا اور نماز کا طریقہ سکھاتے ہوئے فرمایا:

اِذَاقُمْتَ اِلَی الصَّلٰوۃِ فَکَبِّرْ ثُمَّ اقْرَءْ مَاتَیَسَّرَ مَعَکَ مِنَ الْقُرْاٰنِ ثُمَّ ارْکَعْ حَتّٰی تَطْمَئِنَّ رَاکِعًا ثُمَّ ارْفَعْ حَتّٰی تَعْتَدِلَ قَائِمًا ثُمَّ اسْجُدْ حَتّٰی تَطْمَئِنَّ سَاجِداً ثُمَّ ارْفَعْ حَتّٰی تَطْمَئِنَّ جَالِساً ثُمَّ اسْجُدْ حَتّٰی تَطْمَئِنَّ سَاجِداً ثُمَّ افْعَلْ ذٰلِکَ فِیْ صَلٰوتِکَ کُلِّھَا. (۱)

ترجمہ: جب تو نماز کے لئے کھڑا ہو تو تکبیر کہہ پھر جس قدر قرآن تجھے یاد ہو پڑھ، اس کے بعد رکوع کر، جب اطمینان سے رکوع کر لے تو اس کے بعد سر اٹھا کر سیدھا کھڑا ہو جا، اس کے بعد سجدہ کر۔ جب اطمینان سے سجدہ کر چکے تو اس کے بعد سر اٹھا کر اطمینان سے بیٹھ جا، اس کے بعد اطمینان سے سجدہ کر، اپنی پوری نماز میں اسی طرح کیا کر۔

امام کا نماز مختصر پڑھانا:

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ اِذَا صَلّٰی اَحَدُکُمْ لِلنَّاسِ فَلْیُخَفِّفْ فَاِنَّ فِیْھِمُ الضَّعِیْفَ وَالسَّقِیْمَ وَالْکَبِیْرَ وَاِذَاصَلّٰی اَحَدُکُمْ لِنَفْسِہٖ فَلْیُطَوِّلْ مَاشَاءَ. (۲)

(۱)(صحیح البخاری ج 1ص 109باب امر النبی صلی اللہ علیہ وسلم الذی لا یتم رکوعہ بالاعادۃ،صحیح مسلم ج 1ص170 باب وجوب قراءۃ الفاتحۃ فی کل رکعۃ)

(۲)(صحیح البخاری ج 1ص 97باب اذا صلی لنفسہ فلیطول ماشاء،صحیح مسلم ج 1ص188 باب امر الائمۃ بتخفیف الصلوٰۃ فی تمام الخ)

http://mujahid.xtgem.com

http://mujahid.xtgem.com

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی لوگوں کو نماز پڑھائے تو مختصر پڑھائے، کیونکہ ان میں کمزور، بیمار اور بوڑھے بھی ہوتے ہیں۔ ہاں جب کوئی اکیلے نماز پڑھ رہا ہو تو جتنا لمبی کرے اس کی مرضی۔

☆☆☆

سلام پھیرنے کے بعد

امام کا مقتدیوں کی طرف متوجہ ہونا:

عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُب رضی اللہ عنہ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم اِذَا صَلّٰى صَلٰوةً اَقْبَلَ عَلَيْنَا بِوَجْهِهٖ. (۱)

ترجمہ: حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز سے فارغ ہوتے تو ہماری طرف متوجہ ہو کر بیٹھ جاتے۔

اسی مضمون کی روایات حضرت زید بن خالد جہنی اور حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے بھی مروی ہیں۔(۲)

ذکر و اذکار:

آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے سلام پھیرنے کے بعد موقع بہ موقع مختلف اوراد و اذکار مروی ہیں۔

1- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے:

اِنَّ فُقَرَاءَ الْمُهَاجِرِيْنَ اَتَوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم فَقَالُوْا قَدْ ذَهَبَ اَهْلُ الدُّثُوْرِ بِالدَّرَجَاتِ الْعُلٰى وَالنَّعِيْمِ الْمُقِيْمِ فَقَالَ وَمَاذَاكَ قَالُوْا يُصَلُّوْنَ كَمَا نُصَلِّيْ وَيَصُوْمُوْنَ كَمَا نَصُوْمُ وَيَتَصَدَّقُوْنَ وَ لَا نَتَصَدَّقُ وَيُعْتِقُوْنَ وَلَا نُعْتِقُ.

(۱)(صحیح البخاری ج 1ص 117 باب یستقبل الامام الناس اذا سلم)

(۲)(صحیح البخاری ج 1ص 117 باب ایضاً)

http://mujahid.xtgem.com

فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَفَلا اُعَلِّمُكُمْ شَيْأً تُدْرِكُوْنَ بِهٖ مَنْ سَبَقَكُمْ وَتَسْبِقُوْنَ بِهٖ مَنْ بَعْدَكُمْ وَلَايَكُوْنُ اَحَدٌ اَفْضَلَ مِنْكُمْ اِلَّامَنْ صَنَعَ مِثْلَ مَاصَنَعْتُمْ، قَالُوْا بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ ! قَالَ تُسَبِّحُوْنَ وَتُكَبِّرُوْنَ وَتَحْمِدُوْنَ فِيْ دُبُرِ كُلِّ صَلٰوةٍ ثَلَاثًا وَّ ثَلَاثِيْنَ مَرَّةً قَالَ اَبُوْصَالِحٍ فَرَجَعَ فُقَرَاءُ الْمُهَاجِرِيْنَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالُوْا سَمِعَ اِخْوَانُنَا اَهْلُ الْاَمْوَالِ بِمَافَعَلْنَا فَفَعَلُوْا مِثْلَهٗ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ. (۱)

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ فقراء مہاجرین آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ مال دار لوگ تو بلند درجات اور جنت کی نعمتوں میں ہم پر سبقت لے گئے۔ آپ نے پوچھا کیسے؟ تو انہوں نے کہا کہ وہ نماز پڑھتے ہیں جیسے ہم پڑھتے ہیں اور روزہ رکھتے ہیں جیسے ہم رکھتے ہیں لیکن وہ صدقہ کرتے ہیں جو ہم نہیں کر سکتے اور وہ غلام آزاد کرتے ہیں جو ہم نہیں کر سکتے۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا تمہیں ایسی چیز نہ بتاؤں جس سے تم بھی اپنے سبقت لے جانے والوں کے برابر ہو جاؤ اور کوئی تمہارے برابر نہ ہو سکے مگر وہ لوگ جو یہ کام کرتے رہیں۔ انہوں نے عرض کیا ضرور بتایئے تو آپ ﷺ نے فرمایا: ہر نماز کے بعد 33,33 بار سبحان اللہ، الحمد للہ، اللہ اکبر پڑھا کرو۔ حضرت ابو صالح فرماتے ہیں کہ فقراء مہاجرین دوبارہ آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کرنے لگے کہ ہمارے مالدار بھائیوں کو ہمارے اس عمل کا پتا چل گیا ہے اور انہوں نے بھی ایسا عمل کرنا شروع کر دیا ہے تو آپ ﷺ نے فرمایا یہ اللہ تعالی کا فضل ہے جس کو چاہے عطا کرتا ہے۔

2- حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے:

عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ مُعَقِّبَاتٌ لَايَخِيْبُ

(۱)(صحیح مسلم ج1 ص219 باب استحباب الذکر بعد الصلوٰۃ)

http://mujahid.xtgem.com

قَائِلُهُنَّ اَوْفَاعِلُهُنَّ ثَلاثًا وَّثَلاثِيْنَ تَسْبِيْحَةً وَّثَلاثًا وَّ ثَلاثِيْنَ تَحْمِيْدَةً وَّاَرْبَعًا وَّثَلٰثِيْنَ تَكْبِيْرَةً فِيْ دُبُرِكُلِّ صَلٰوةٍ. (۱)

ترجمہ: حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ حضور کا فرمان نقل کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا چند تسبیحات ایسی ہیں جنہیں ہر نماز کے بعد پڑھنے والا کبھی نا کام نہیں ہوگا۔ 33 بار سبحان اللہ 33 بار الحمد للہ اور 34 بار اللہ اکبر۔

3- حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے:

عَنْ ثَوْبَانَ رضی اللہ عنہ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَاانْصَرَفَ مِنْ صَلٰوتِهٖ، اِسْتَغْفَرَثَلاثًا وَقَالَ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ تَبَارَكْتَ ذَاالْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ وَفِيْ رِوَايَةٍ قَالَ يَاذَاالْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ. (۲)

ترجمہ: حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب نماز سے فارغ ہوتے تو تین بار استغفار پڑھتے اور یہ دعا پڑھتے۔ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ تَبَارَكْتَ ذَاالْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ. ایک روایت میں ہے: يَا ذَاالْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ.

4- حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے:

اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَقُوْلُ فِيْ دُبُرِكُلِّ صَلٰوةٍ مَّكْتُوْبَةٍ لَااِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَاشَرِيْكَ لَهٗ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُوَهُوَعَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ اَللّٰهُمَّ لَامَانِعَ لِمَااَعْطَيْتَ وَلَامُعْطِيَ لِمَامَنَعْتَ وَلَايَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ. (۳)

(۱)(صحیح مسلم ج1 ص 219 باب استحباب الذکر بعد الصلوٰۃ)

(۲)(صحیح مسلم ج 1 ص 218 باب استحباب الذکر بعد الصلوٰۃ)

(۳)(صحیح البخاری ج 1ص 117 باب الذکر بعد الصلوٰۃ، صحیح مسلم ج 1ص 218 باب استحباب الذکر بعد الصلوٰۃ)

http://mujahid.xtgem.com

نبی اکرم ﷺ ہر فرض نماز کے بعد یہ کلمات کہتے تھے۔

کلمات کا ترجمہ: اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کے لئے (تمام جہانوں کی) بادشاہت ہے اور اسی کے لئے تمام تعریفیں ہیں۔ اے اللہ! تو عطا کرے تو کوئی روکنے والا نہیں اور اگر تو روک دے تو عطا کرنے والا کوئی نہیں اور مالدار آدمی کو اس کی دولت تیرے عذاب سے فائدہ نہ دے گی۔

5- عَنْ عَلِيٍّ رضی اللہ عنہ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ عَلٰى اَعْوَادِ هٰذَا الْمِنْبَرِ يَقُوْلُ مَنْ قَرَءَ اٰيَةَ الْكُرْسِيِّ فِيْ دُبُرِ كُلِّ صَلٰوةٍ لَمْ يَمْنَعْهُ مِنْ دُخُوْلِ الْجَنَّةِ اِلَّا الْمَوْتُ. (۱)

ترجمہ: حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضور اکرم ﷺ کو اس منبر پر یہ کہتے ہوئے کہ جو شخص ہر نماز کے بعد آیت الکرسی پڑھے گا تو اس کے جنت میں جانے کے لئے رکاوٹ صرف موت ہے۔

اسی مضمون کی روایت حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ عنہ سے بھی مروی ہے۔(۲)

نماز کے بعد دعا مانگنا:

1- عَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ قِيْلَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اَيُّ الدُّعَاءِ اَسْمَعُ قَالَ جَوْفُ اللَّيْلِ الْاٰخِرِ وَدُبُرَ الصَّلَوَاتِ الْمَكْتُوْبَاتِ. (۳)

(۱)(شعب الایمان للبیھقی ج 2 ص 458 تخصیص آیة الکرسی بالذکر، رقم الحدیث 2395 ،مشکوٰۃ المصابیح ج 1ص 89 باب الذکر بعد الصلوۃ)

(۲)(عمل الیوم واللیلة للنسائی ص 182 رقم الحدیث 100 ،المعجم الکبیر للطبرانی ج 4ص 260 رقم الحدیث 7408)

(۳)(جامع الترمذی ج 2ص 187 باب بلا ترجمة ابواب الدعوات ،السنن الکبریٰ للنسائی ج6 ص 32 ما یستحب من الدعاء دبر الصلوات المکتوبات، رقم 9936 ،عمل الیوم واللیلة للنسائی ص 186، رقم الحدیث 108)

http://mujahid.xtgem.com

ترجمہ: حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے پوچھا گیا کہ کون سی دعا سب سے زیادہ قبول ہوتی ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: رات کے آخر میں اور فرض نمازوں کے بعد۔

2- عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِک رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ اَلدُّعَاءُ مُخُّ الْعِبَادَۃِ. (۱)

ترجمہ: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا دعا عبادت کا مغز ہے۔

دعا میں ہاتھ اٹھانا:

1- عَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ یَااَیُّھَاالنَّاسُ اِنَّ رَبَّکُمْ حَیٌّ کَرِیْمٌ یَسْتَحِیْ اَنْ یَّمُدَّہٗ اَحَدُکُمْ یَدَیْہِ اِلَیْہِ فَیَرُدَّھُمَا خَائِبَتَیْنِ. (۲)

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے لوگو! تمہارا رب باحیا کریم ہے۔ اسے پسند نہیں کہ بندہ اس کی طرف ہاتھ اٹھائے اور وہ انہیں خالی لوٹا دے۔

اسی مضمون کی روایت حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے بھی مروی ہے۔(۳)

2- عَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ یَرْفَعُ یَدَیْہِ فِی الدُّعَاءِ

(۱)(جامع الترمذی ج 2ص175، ابواب الدعوات، رقم الباب 2 ،المعجم الاوسط للطبرانی ج 2ص255 رقم الحدیث 3196 ،جامع الاحادیث للسیوطی ج 13ص2 رقم الحدیث 12413)

(۲)(مسند ابی یعلی ج 7ص 142رقم الحدیث 4108)

(۳)(سنن ابن ماجۃ ج 1ص275 باب رفع الیدین فی الدعاء،جامع الترمذی ج 2ص196 ابواب الدعوات، باب بلا ترجمۃ ،صحیح ابن حبان ص 343،ذکر استجابۃ الدعاء..، رقم الحدیث 880)

http://mujahid.xtgem.com

حَتّٰی یُرٰی بَیَاضَ اِبْطَیْهِ. (۱)

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ دعا میں اپنے ہاتھوں کو اٹھاتے تھے یہاں تک کہ آپ کی بغلوں کی سفیدی نظر آنے لگتی۔

3- عَنْ عُمَرَبْنِ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم اِذَارَفَعَ یَدَیْهِ فِی الدُّعَاءِ لَمْ یَحُطَّهُمَاحَتّٰی یَمْسَحَ بِهِمَا وَجْهَهٗ. (۲)

ترجمہ: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب دعا میں اپنے ہاتھ اٹھاتے تھے تو انہیں گرانے سے پہلے اپنے چہرہ مبارک پر پھیر لیتے تھے۔

4- عَنِ السَّائِبِ بْنِ یَزِیْدَ عَنْ اَبِیْهِ اَنَّ النَّبِیَّ صلی اللہ علیہ وسلم کَانَ اِذَادَعَا فَرَفَعَ یَدَیْهِ مَسَحَ وَجْهَهٗ بِیَدَیْهِ. (۳)

ترجمہ: حضرت سائب بن یزید اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب دعا فرماتے تھے تو ہاتھوں کو اٹھاتے اور (آخر میں) اپنے چہرے پر پھیر لیتے تھے۔

نماز کے بعد ہاتھ اٹھا کر دعا مانگنا:

1- عَنِ الْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم اَلصَّلَاۃُ مَثْنٰی مَثْنٰی تَشَهُّدٌ فِیْ کُلِّ رَکْعَتَیْنِ وَتَخَشُّعٌ وَتَضَرُّعٌ وَتَمَسْکُنٌ وَتُقْنِعُ یَدَیْکَ

(۱)(الجمع بین الصحیحین ج 2ص 437 رقم الحدیث 3943،السنن الکبری للبیهقی ج 3 ص 357 باب رفع الیدین فی دعاء الاستسقاء ،صحیح ابن حبان ص 342 ذکر الاباحة للمرء ان یرفع یدیه الخ، رقم الحدیث 877)

(۲)(جامع الترمذی ج 2ص 176 باب ما جاء فی رفع الایدی عند الدعاء ،المعجم الاوسط للطبرانی ج 5ص 197 رقم الحدیث 7053 ،مسند البزار ج1 ص 243 رقم الحدیث 129)

(۳)(سنن ابی داؤد ج1 ص 216 باب الدعاء،المعجم الکبیر للطبرانی ج 9ص 273 رقم الحدیث 18088)

http://mujahid.xtgem.com

http://mujahid.xtgem.com

يَقُوْلُ تَرْفَعُهُمَا اِلٰى رَبِّكَ مُسْتَقْبِلاً بِبُطُوْنِهِمَا وَجْهَكَ وَتَقُوْلُ يَارَبِّ يَارَبِّ وَمَنْ لَّمْ يَفْعَلْ ذٰلِكَ فَهُوَ كَذَا وَكَذَا. (۱)

ترجمہ: حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نماز دو دو رکعت ہے، ہر دو رکعت میں تشہد پڑھنا ہے، عاجزی، انکساری اور مسکینی ظاہر کرنا ہے، اپنے دونوں ہاتھ اپنے رب کی طرف اس طرح اٹھاؤ کہ ان کی ہتھیلیاں تمہارے چہرے کی طرف ہوں اور کہو کہ اے رب! اے رب! اور جس نے ایسا نہ کیا اس کی نماز ایسی ہے، ایسی ہے (یعنی ناقص و نامکمل ہے)

2- عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم رَفَعَ يَدَهٗ بَعْدَمَا سَلَّمَ وَهُوَ مُسْتَقْبِلُ الْقِبْلَةِ فَقَالَ اَللّٰهُمَّ خَلِّصِ الْوَلِيْدَ بْنَ الْوَلِيْدِ . (۲)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز کا سلام پھیرنے کے بعد قبلہ کی طرف رخ کرنے کی حالت ہی میں ہاتھ اٹھائے اور یہ دعا فرمائی: اے اللہ! ولید بن ولید کو نجات دے۔

3- عَنْ مُحَمَّدِبْنِ اَبِیْ يَحْیٰ قَالَ رَاَيْتُ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ الزُّبَيْرِ رضی اللہ عنہ وَرَاٰى رَجُلاً رَافِعاً يَدَيْهِ يَدْعُوْ قَبْلَ اَنْ يَّفْرُغَ مِنْ صَلٰوتِهٖ فَلَمَّا فَرَغَ مِنْهَا قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم لَمْ يَكُنْ يَرْفَعُ يَدَيْهِ حَتّٰى يَفْرُغَ مِنْ صَلٰوتِهٖ. (۳)

ترجمہ: حضرت محمد بن ابی یحییٰ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ نے ایک

(۱)(جامع الترمذی ج 1ص 87 باب ما جاء فی التشخع فی الصلوٰۃ، المعجم الکبیر للطبرانی ج 8 ص 26 رقم الحدیث 15154)

(۲)(تفسیر ابن ابی حاتم ج3 ص 123 رقم الحدیث 5906، تحت قولہ تعالی: لَا يَسْتَطِيْعُوْنَ حِيْلَةً تفسیر ابن کثیر ص 522 تحت قولہ تعالی: فَاُولٰئِكَ عَسَى اللّٰهُ اَنْ يَّعْفُوَ عَنْهُمْ)

(۳)(المعجم الکبیر للطبرانی ج 11 ص 22 رقم الحدیث 90 قطعۃ من المفقود، الاحادیث المختارۃ للمقدسی ج 9ص 336 رقم الحدیث 303)

http://mujahid.xtgem.com

شخص کو دیکھا کہ وہ نماز پوری کرنے سے پہلے ہاتھ اٹھا کر دعا مانگ رہا تھا۔ جب وہ نماز سے فارغ ہوا تو حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز سے فارغ ہونے سے پہلے اپنے ہاتھ اٹھا کر دعا نہ مانگتے تھے (یعنی نماز سے فارغ ہونے کے بعد ہاتھ اٹھا کر دعا مانگتے تھے)

مردوں اور عورتوں کی نماز میں فرق

شریعت اسلامیہ میں احکام خداوندی کے مخاطب مرد و عورت دونوں ہیں۔ نماز، روزہ، حج، زکوۃ کے احکام جس طرح مردوں لئے ہیں عورتیں بھی اس سے مستثنیٰ نہیں لیکن عورت کی نسوانیت اور پردہ کا خیال ہر مقام پر رکھا گیا ہے۔ ان عبادات کی ادائیگی میں عورت کے لئے وہ پہلو اختیار کیا گیا ہے جس میں اسے مکمل پردہ حاصل ہو۔

ایمان کے بعد سب سے بڑی عبادت ''نماز'' ہے۔ اس کے بعض احکام مشترک ہونے کے باوجود بعض تفصیلات میں واضح فرق ملتا ہے۔ ذیل کی احادیث اس فرق کو واضح بیان کرتی ہیں۔

1- عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجَرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ جِئْتُ النَّبِیَّ صلی اللہ علیہ وسلم .... فَقَالَ لِی رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم یَاوَائِلَ بْنَ حُجَرٍ! اِذَاصَلَّیْتَ فَاجْعَلْ یَدَیْکَ حَذْوَاُذُنَیْکَ وَالْمَرْاَۃُ تَجْعَلُ یَدَیْهَاحِذَاءَ ثَدْیَیْهَا.(۱)

ترجمہ: حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں

(۱)(المعجم الکبیر للطبرانی ج 9ص 144 رقم الحدیث 17497،مجمع الزوائد للهیثمی ج 2ص 272 باب رفع الیدین، رقم الحدیث 2594،جامع الاحادیث للسیوطی ج 23 ص 439 رقم الحدیث 26377)

http://mujahid.xtgem.com

حاضر ہوا تو آپ ﷺ نے فرمایا اے وائل بن حجر! جب تم نماز پڑھو تو اپنے کانوں کے برابر ہاتھ اٹھاؤ اور عورت اپنے ہاتھوں کو چھاتی کے برابر اٹھائے۔

2- عَنْ يَزِيْدَ بْنِ حَبِيْبٍ رحمۃ اللہ علیہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ مَرَّ عَلٰى اِمْرَاَتَيْنِ تُصَلِّيَانِ فَقَالَ اِذَا سَجَدْتُّمَا فَضُمَّا بَعْضَ اللَّحْمِ اِلَى الْاَرْضِ فَاِنَّ الْمَرْاَةَ لَيْسَتْ فِيْ ذٰلِكَ كَالرَّجُلِ. (۱)

ترجمہ: حضرت یزید بن حبیب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ دو عورتوں کے قریب سے گزرے جو نماز پڑھ رہی تھیں۔ تو آنحضرت ﷺ نے فرمایا: جب تم سجدہ کرو تو جسم کا کچھ حصہ زمین سے ملا لیا کرو کیونکہ عورت کا حکم اس میں مرد کی طرح نہیں ہے۔

3- عَنْ اَبِیْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ رضی اللہ عنہ صَاحِبِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اَنَّهٗ قَالَ .... كَانَ يَاْمُرُ الرِّجَالَ اَنْ يَّتَجَافُوْا فِيْ سُجُوْدِهِمْ وَ يَاْمُرُ النِّسَاءَ اَنْ يَّتَخَفَّضْنَ وَ كَانَ يَاْمُرُ الرِّجَالَ اَنْ يَّفْرِشُوا الْيُسْرٰى وَيَنْصَبُوا الْيُمْنٰى فِي التَّشَهُّدِ وَ يَاْمُرُ النِّسَاءَ اَنْ يَّتَرَبَّعْنَ. (۲)

ترجمہ: صحابی رسول ﷺ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ مردوں کو حکم فرماتے تھے کہ سجدے میں (اپنی رانوں کو پیٹ سے) جدا رکھیں اور عورتوں کو حکم فرماتے تھے کہ خوب سمٹ کر (یعنی رانوں کو پیٹ سے ملا کر) سجدہ کریں۔ مردوں کو حکم فرماتے تھے کہ تشہد میں بایاں پاؤں بچھا کر اس پر بیٹھیں اور دایاں پاؤں کھڑا رکھیں اور عورتوں کو حکم فرماتے تھے کہ چہار زانو بیٹھیں۔

(۱)(مراسیل ابی داؤد ص 28، السنن الکبری للبیہقی ج 2 ص 223 باب ما یستحب للمراۃ الخ، جامع الاحادیث للسیوطی ج3 ص 233 رقم الحدیث 2110)

(۲)(السنن الکبری للبیہقی ج 2ص 222.223 باب ما یستحب للمراۃ الخ، التبویب الموضوعی للاحادیث ص 2639)

http://mujahid.xtgem.com

4- عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم اِذَا جَلَسَتِ الْمَرْاَةُ فِی الصَّلٰوةِ وَضَعَتْ فَخِذَهَا عَلٰى فَخِذِهَا الْاُخْرٰى فَاِذَا سَجَدَتْ اَلْصَقَتْ بَطْنَهَا فِیْ فَخِذِهَا كَاَسْتَرِمَا يَكُوْنُ لَهَا فَاِنَّ اللّٰهَ يَنْظُرُ اِلَيْهَا وَ يَقُوْلُ يَا مَلَائِكَتِیْ اُشْهِدُكُمْ اَنِّیْ قَدْغَفَرْتُ لَهَا. (۱)

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''جب عورت نماز میں بیٹھے تو اپنی ایک ران دوسری ران پر رکھے اور جب سجدہ کرے تو اپنا پیٹ اپنی رانوں کے ساتھ ملا لے جو اس کے لئے زیادہ پردے کی حالت ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کی طرف دیکھتے ہیں اور فرماتے ہیں: اے میرے ملائکہ! گواہ بن جاؤ میں نے اس عورت کو بخش دیا۔''

5- عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم لَا تُقْبَلُ صَلٰوةُ الْحَائِضِ اِلَّا بِخِمَارٍ. (۲)

ترجمہ: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''بالغہ عورت کی نماز اوڑھنی کے بغیر قبول نہیں ہوتی۔''

6- قَالَ عَلِیٌّ رضی اللہ عنہ اِذَا سَجَدَتِ الْمَرْاَةُ فَلْتَضُمَّ فَخِذَيْهَا. (۳)

ترجمہ: حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ عورت جب سجدہ کرے تو اپنی رانوں کو ملائے

(۱)(الکامل لابن عدی ج 2 ص 501، رقم الترجمۃ 399 ،السنن الکبری للبیھقی ج2 ص 223 باب ما یستحب للمراۃالخ،جامع الاحادیث للسیوطی ج 3ص 43 رقم الحدیث 1759)

(۲)(جامع الترمذی ج 1 ص 86 باب ماجاء لا تقبل صلوٰۃ الحائض الا بخمار ، سنن ابی داؤد ج 1 ص 101 باب المراۃ تصلی بغیر خمار)

(۳)(السنن الکبری للبیھقی ج 2ص 222 باب ما یستحب للمراۃالخ ،مصنف ابن ابی شیبۃ ج 2ص 504 ، المرا ۃ کیف تکون فی سجودھا،رقم الحدیث 2793،مصنف عبد الرزاق ج 3ص 50 باب تکبیر المراۃ بیدھا الخ، رقم الحدیث 5086)

http://mujahid.xtgem.com

(یعنی خوب سمٹ کر سجدہ کرے)

7- عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما اَنَّهُ سُئِلَ عَنْ صَلٰوةِ الْمَرْاَةِ فَقَالَ تَجْتَمِعُ وَتَحْتَفِزُ (۱)

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے عورت کی نماز سے متعلق سوال کیا گیا تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا خوب اکٹھی ہو کر اور سمٹ کر نماز پڑھے۔

8- عَنْ نَافِعٍ اَنَّ صَفِيَّةَ كَانَتْ تُصَلِّيْ وَهِيَ مُتَرَبِّعَةٌ. (۲)

ترجمہ: حضرت نافع رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت صفیہ رحمۃ اللہ علیہ (زوجہ ابن عمر رضی اللہ عنہما) نماز پڑھتی تھیں کہ تو چہار زانو ہو کر بیٹھتی تھیں۔

☆☆☆

(۱)(مصنف ابن ابی شیبة ج 2ص505، المراة کیف تکون فی سجودھا، رقم الحدیث 2794)

(۲)(مصنف ابن ابی شیبة ج 2ص506، فی المراة کیف تجلس فی الصلوة،رقم الحدیث 2800)

http://mujahid.xtgem.com
http://mujahid.xtgem.com

سجدہ سہو کا بیان

کمی وزیادتی پر سجدہ سہو کرنا:

1- عَنْ عَبْدِاللّٰہِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ صَلّٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ اِبْرَاھِیْمُ زَادَ اَوْنَقَصَ فَلَمَّاسَلَّمَ قِیْلَ لَہٗ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ اَحَدَثَ فِی الصَّلٰوۃِ شَیْئٌ قَالَ وَمَاذَاکَ؟ قَالُوْاصَلَّیْتَ کَذَاوَکَذَا قَالَ فَثَنّٰی رِجْلَیْہِ وَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَۃَ فَسَجَدَ سَجْدَتَیْنِ ثُمَّ سَلَّمَ ثُمَّ اَقْبَلَ عَلَیْنَا بِوَجْھِہٖ فَقَالَ ...... اِذَاشَکَّ اَحَدُکُمْ فِی الصَّلٰوۃِ فَلْیَتَحَرِّالصَّوَابَ فَلْیُتِمَّ عَلَیْہِ ثُمَّ یَسْجُدُ سَجْدَتَیْنِ.(۱)

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھی جس میں کمی یا زیادتی ہوگئی۔ جب سلام پھیرا تو آپ سے عرض کیا گیا یا رسول اللہ! نماز میں کچھ (کمی یا زیادتی) واقع ہوئی ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کون سی؟ صحابہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا آپ نے اس اس طرح نماز پڑھی ہے۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے پاؤں تہ کئے اور قبلہ کی طرف متوجہ ہوئے، پھر دو سجدے کئے اور سلام پھیرا۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہماری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: جب تم میں سے کسی کو نماز میں شک ہو تو اسے چاہیے کہ خوب سوچ و بچار کر کے صحیح صورت حال کے مطابق نماز مکمل کرے پھر (آخر میں) دو سجدے کر لے۔''

2- عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِنِ الْخُدْرِیِّ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ اِذَاصَلّٰی اَحَدُکُمْ فَلَمْ یَدْرِ زَادَ اَمْ نَقَصَ فَلْیَسْجُدْ سَجْدَتَیْنِ وَھُوَقَاعِدٌ.(۲)

(۱)(صحیح مسلم ج 1 ص211.212 باب النھی عن نشد الضالۃ فی المسجد ، کتاب الحجہ علی اھل المدینہ للامام محمد ج 1ص157 ،صحیح البخاری ج 1ص58 باب التوجہ نحو القبلۃ حیث کان) (۲)(سنن ابی داؤد ج 1 ص154 باب من قال یتم علی اکثر ظنہ ،صحیح مسلم ج 1ص211 باب النھی عن نشد الضالۃ فی المسجد)

http://mujahid.xtgem.com

ترجمہ: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی نماز پڑھے اور اسے پتا نہ چلے کہ کم پڑھی ہے یا زیادہ، تو اسے چاہئے کہ (آخری تشہد) بیٹھنے کی حالت میں دو سجدے کر لے۔

سجدہ سہو سلام کے بعد کرنا:

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم صَلَّى الظُّهْرَ خَمْسًا فَقِيْلَ لَهٗ اَزِيْدَ فِى الصَّلٰوةِ؟ فَقَالَ وَمَاذَاكَ؟ قَالَ صَلَّيْتَ خَمْسًا فَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ بَعْدَمَاسَلَّمَ. (۱)

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک بار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر کی پانچ رکعات پڑھائیں۔ تو آپ سے کہا گیا کہ کیا نماز میں اضافہ ہو گیا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیسے؟ کہا گیا کہ آپ نے پانچ رکعتیں پڑھی ہیں۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سلام کے بعد دو سجدے کئے۔

سجدہ سہو میں دو سجدے کرنا:

عَنْ ثَوْبَانَ رضی اللہ عنہ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَقُوْلُ فِىْ كُلِّ سَهْوٍ سَجْدَتَانِ بَعْدَ مَا سَلَّمَ .(۲)

ترجمہ: حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ ہر سہو میں دو سجدے ہیں سلام کے بعد۔

(۱)(صحیح البخاری ج 1ص 163باب اذا صلی خمسا ، سنن النسائی ج 1ص185 باب ما یفعل من صلی خمسا)

(۲)(سنن ابن ماجۃ ج 1ص85 باب ما جاء فیمن سجد ھما بعد السلام ،سنن ابی داؤد ج 1ص149 باب من قام من ثنتین ولم یتشھد)

http://mujahid.xtgem.com

سجدہ سہو سے پہلے ایک سلام پھیرنا:

1- عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ ؓ قَالَ سَلَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِيْ ثَلَاثِ رَكْعَاتٍ مِّنِ الْعَصْرِ...... فَصَلَّى الرَّكْعَةَ الَّتِيْ كَانَ تَرَكَ ثُمَّ سَلَّمَ ثُمَّ سَجَدَ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ ثُمَّ سَلَّمَ. (۱)

ترجمہ: حضرت عمران بن حصین ؓ فرماتے ہیں: ”رسول اللہ ﷺ نے ایک بار عصر کی تین رکعتیں پڑھائیں (جب آپ کو کہا گیا) تو جو رکعت رہ گئی تھی وہ پڑھی پھر سلام کیا پھر سہو کے دو سجدے کئے پھر آخر میں سلام پھیرا۔“

2- عَنِ الْحَسَنِ ؒ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ وَ اَبَابَكْرٍ وَّعُمَرَ ؓ كَانُوْا يُسَلِّمُوْنَ تَسْلِيْمَةً وَّاحِدَةً. (۲)

ترجمہ: حضرت حسن سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ، حضرت ابو بکر ؓ اور حضرت عمر ؓ ایک سلام پھیرتے تھے۔

تشہد پڑھ کر سجدہ سہو کرنا:

عَنْ اَبِيْ عُبَيْدَةَ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اِذَا كُنْتَ فِيْ صَلٰوةٍ فَشَكَكْتَ فِيْ ثَلَاثٍ اَوْاَرْبَعٍ وَاَكْبَرُ ظَنِّكَ عَلٰى اَرْبَعٍ تَشَهَّدْتَّ ثُمَّ سَجَدْتَّ سَجْدَتَيْنِ وَاَنْتَ جَالِسٌ قَبْلَ اَنْ تُسَلِّمَ ثُمَّ تَشَهَّدْتَّ اَيْضاً ثُمَّ تُسَلِّمُ. (۳)

ترجمہ: حضرت ابو عبیدہ بن عبد اللہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں:

”رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب تم نماز میں ہو اور شک پڑ جائے کہ تین رکعت پڑھی ہیں یا چار اور زیادہ گمان یہ ہو کہ چار ہی پڑھی ہیں تو تشہد پڑھو پھر دو سجدے کر و سلام سے پہلے بعد میں بھی تشہد پڑھو پھر سلام پھیرو۔“

☆☆☆

(۱)(صحیح مسلم ج 1ص214 باب النهی عن نشد الضالة)

(۲)(مصنف ابن ابی شیبه ج3ص59،60 ،من کان یسلم تسلیمة واحدة، رقم الحدیث 3081)

(۳)(سنن ابی داؤد ج1 ص154 باب من قال یتم علی اکبر ظنه)

http://mujahid.xtgem.com

نماز وتر

وتر واجب ہیں:

1- عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما عَنِ النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ اِجْعَلُوْا اٰخِرَ صَلَاتِکُمْ بِاللَّیْلِ وِتْرًا. (۱)

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا وتر کو رات کی آخری نماز بناؤ۔

فائدہ: اس حدیث میں ''اِجْعَلُوْا'' کا لفظ امر ہے اور اصول فقہ کا مشہور قاعدہ ہے ''اَلْاَمْرُ لِلْوُجُوْبِ مَالَمْ تَکُنْ قَرِیْنَۃٌ خِلَافَهٗ.'' (۲)

کہ شریعت میں جب کسی چیز کا امر کیا جائے تو وہ چیز واجب ہوتی ہے جب تک اس کے خلاف کوئی قرینہ نہ قائم ہو۔ اس سے معلوم ہوا کہ وتر واجب ہے۔

2- عَنْ اَبِیْ اَیُّوْبَ الْاَنْصَارِیِّ رضی اللہ عنہ مَرْفُوْعًا قَالَ اَلْوِتْرُ حَقٌّ اَوْ وَاجِبٌ. (۳)

ترجمہ: حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ وتر حق یا واجب ہے۔

(۱)(صحیح البخاری ج 1ص 136 باب لیجعل آخر صلوتہ وترا،قیام اللیل للمروزی ص 218،مصنف ابن ابی شیبۃ ج 4 ص 463 ،من قال یجعل الرجل آخر صلاتہ باللیل وترا، رقم الحدیث 6765)

(۲)(قواعد الفقہ لمحمد عمیم الاحسان ص 62 ،الاحکام للآمدی ج 2ص 165،کشف الاسرار لعبد العزیز البخاری ج1 ص 173)

(۳)(مسند ابی داؤد الطیالسی جزء 1 ص 314 رقم الحدیث 594 ،شرح معانی الآثار ج 1ص 204 باب الوتر،سنن الدارقطنی ص 283 ،الوتر بخمس اوبثلاث او بواحدۃالخ، رقم الحدیث 1624)

http://mujahid.xtgem.com

3- عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ بُرَیْدَۃَ عَنْ اَبِیْہِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ یَقُوْلُ اَلْوِتْرُ حَقٌّ فَمَنْ لَّمْ یُوْتِرْ فَلَیْسَ مِنَّا اَلْوِتْرُ حَقٌّ فَمَنْ لَّمْ یُوْتِرْ فَلَیْسَ مِنَّا اَلْوِتْرُ حَقٌّ فَمَنْ لَّمْ یُوْتِرْ فَلَیْسَ مِنَّا. (۱)

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن بریدہ سے روایت ہے کہ ان کے والد نے حضور اکرم ﷺ کو یہ کہتے ہوئے سنا: "وتر حق ہیں جس نے وتر نہ پڑھے وہ ہم میں سے نہیں (یہ بات آپ ﷺ نے تین بار ارشاد فرمائی)

4- عَنْ اَبِیْ مَرْیَمَ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلٰی عَلِیٍّ رضی اللہ عنہ فَقَالَ اِنِّیْ نِمْتُ وَنَسِیْتُ الْوِتْرَ حَتّٰی طَلَعَتِ الشَّمْسُ فَقَالَ اِذَا اسْتَیْقَظْتَ وَذَکَرْتَ فَصَلِّ.(۲)

ترجمہ: حضرت ابومریم فرماتے ہیں کہ ایک شخص حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور عرض کی کہ میں سو جاتا ہوں اور وتر پڑھنا بھول جاتا ہوں حتی کہ سورج طلوع ہو جاتا ہے (تو کیا کروں؟) تو آپ نے فرمایا جب تو بیدار ہو اور تجھے (وتر) یاد آ جائیں تو انہیں پڑھ لیا کر۔

وتر تین رکعت ہیں:

1- عَنْ اَبِیْ سَلْمَۃَ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ اَنَّہٗ اَخْبَرَہٗ اَنَّہٗ سَاَلَ عَائِشَۃَ رضی اللہ عنہا کَیْفَ کَانَتْ صَلٰوۃُ رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ فِیْ رَمَضَانَ فَقَالَتْ مَا کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ یَزِیْدُ فِیْ رَمَضَانَ وَلَا فِیْ غَیْرِہٖ عَلٰی اِحْدٰی عَشَرَۃَ رَکْعَۃً یُّصَلِّیْ اَرْبَعاً فَلَا تَسْئَلْ عَنْ حُسْنِہِنَّ وَطُوْلِہِنَّ ثُمَّ یُصَلِّیْ اَرْبَعاً فَلَا تَسْئَلْ عَنْ حُسْنِہِنَّ

(۱)(سنن ابی داؤد ج 1ص208 باب فیمن لم یوتر ،مصنف ابن ابی شیبہ ج 4ص505، من قال الوتر واجب عن ابی ھریرۃ، رقم الحدیث 6932)

(۲)(مصنف ابن ابی شیبۃ ج 4ص485 ،من قال یوتر وان اصبح و علیہ قضاء ہ،رقم الحدیث 6869)

http://mujahid.xtgem.com

وَطُوْلِهِنَّ ثُمَّ يُصَلِّىْ ثَلاثًا. (۱)

ترجمہ: حضرت ابو سلمہ بن عبد الرحمٰن نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز رمضان مبارک میں کیسی ہوتی تھی؟ فرمایا آپ صلی اللہ علیہ وسلم رمضان اور غیر رمضان میں گیارہ رکعتوں سے زیادہ نہیں پڑھتے تھے۔ پہلے چار رکعتیں پڑھے، پس کچھ نہ پوچھو کہ کتنی حسین ولمبی ہوتی تھیں۔ اس کے بعد پھر چار رکعت پڑھتے، کچھ نہ پوچھو کہ کتنی حسین اور لمبی ہوتی تھیں پھر تین رکعت (وتر) پڑھتے تھے۔

2- عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا اَنَّ النَّبِیَّ صلی اللہ علیہ وسلم کَانَ يُوْتِرُ بِثَلاثٍ يَقْرَءُ فِیْ اَوَّلِ رَكْعَةٍ بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّکَ الْاَعْلٰی وَفِی الثَّانِيَةِ قُلْ يَا اَيُّهَاالْكَافِرُوْنَ وَفِی الثَّالِثَةِ قُلْ هُوَاللّٰهُ اَحَدٌ وَالْمُعَوَّذَتَيْنِ. (۲)

ترجمہ: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں:

’’نبی صلی اللہ علیہ وسلم وتر تین رکعت پڑھتے تھے پہلی رکعت میں ’’سبح اسم ربک الاعلی‘‘ پڑھتے، دوسری رکعت میں ’’ قل یا ایها الکفرون‘‘ اور تیسری رکعت میں ’’قل هو الله احد‘‘ اور معوذتین پڑھتے تھے۔‘‘

3- عَنْ اُبَیِّ بْنِ كَعْبٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم كَانَ يُوْتِرُبِثَلاثِ رَكْعَاتٍ كَانَ يَقْرَءُ فِی الْاُوْلٰی بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّکَ الْاَعْلٰی وَفِی الثَّانِيَةِ بِقُلْ

(۱)(صحیح البخاری ج 1ص 154. 269. 504 باب قیام النبی صلی الله علیه وسلم باللیل فی رمضان ،صحیح مسلم ج 1ص 254 صلوٰۃ اللیل وعدد رکعة النبی صلی الله علیه وسلم ، سنن النسائی ج1 ص 248 باب کیف الوتر بثلث) (۲)(شرح معانی الآثار ج 1ص 200 باب الوتر، صحیح ابن حبان ص 718 ذکر الاباحة للمرء ان یضم قراء ة المعوذتین الخ، رقم الحدیث 2448 ، مصنف عبد الرزاق ج 2ص 404 باب ما یقرء فی الوتر الخ، رقم الحدیث 1257)

http://mujahid.xtgem.com

يَاۤاَيُّهَاالْكَافِرُوْنَ وَفِي الثَّالِثَةِ بِقُلْ هُوَاللّٰهُ اَحَد وَيَقْنُتُ قَبْلَ الرُّكُوْعِ. (١)

ترجمہ: حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وتر تین رکعت پڑھتے تھے پہلی رکعت میں سبح اسم ربک الاعلی پڑھتے، دوسری رکعت میں قل یا ایھا الکفرون اور تیسری رکعت میں قل ھو اللہ احد پڑھتے تھے۔

اسی مضمون کی احادیث:

4- حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما (٢)

5۔ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ (٣)

6- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ (٤)

7- حضرت عبدالرحمٰن بن سبرۃ رضی اللہ عنہ (٥)

8- حضرت عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ (٦)

(١)(سنن النسائی ج 1ص 248باب ذکر اختلاف الفاظ الناقلین لخبر ابی بن کعب الخ ،سنن ابن ماجۃ ج 1ص 82 باب ما جاء فی ما یقرء فی الوتر، مصنف ابن ابی شیبۃ ج4 ص 514،515، فی الوتر ما یقرء فیه،رقم الحدیث 6960)

(٢)(سنن النسائی ج 1 ص 249 ذکر الاختلاف علی ابی اسحق فی حدیث سعید بن جبیر عن ابن عباس،مصنف ابن ابی شیبۃ ج4 ص 512، فی الوتر ما یقرء فیه،رقم الحدیث 6951)

(٣)(شرح معانی الآثار ج 1ص 204 باب الوتر،مجمع الزوائد ج 2ص 505 باب ما یقرء فی الوتر، رقم الحدیث 3468)

(٤)(مجمع الزوائد ج 2ص 505 باب ما یقرء فی الوتر، رقم الحدیث 3466)

(٥)(مجمع الزوائد ج 2ص 505 باب ما یقرء فی الوتر، رقم الحدیث 3469)

(٦)(مجمع الزوائد ج 2ص 501 باب عدد الوتر،رقم الحدیث 3452)

http://mujahid.xtgem.com

9- حضرت عبدالرحمٰن بن ابزیٰ رضی اللہ عنہ (۱) سے بھی مروی ہیں جن میں تین رکعت وتر کا ذکر ہے۔

10- عَنِ ابْنِ عَبَّاس رضی اللہ عنہ اَنَّهٗ كَانَ يُوْتِرُبِثَلَاثٍ بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى وَقُلْ يَاأَيُّهَاالْكَافِرُوْنَ وَقُلْ هُوَاللّٰهُ اَحَدٌ. (۲)

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما تین رکعت وتر پڑھتے تھے (اوران میں) سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى ، قُلْ يَاأَيُّهَاالْكَافِرُوْنَ اور قُلْ هُوَاللّٰهُ اَحَد کی تلاوت فرمایا کرتے تھے۔

11- عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم وِتْرُاللَّيْلِ كَوِتْرِالنَّهَارِصَلَاةُ الْمَغْرِبِ. (۳)

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رات کے وتر دن کے وتر یعنی نماز مغرب کی طرح ہیں (یعنی تین ہیں)۔

12- عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَالَ؛ قَالَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم صَلٰوةُ الْمَغْرِبِ وِتْرُ النَّهَارِ فَاَوْتِرُوْا صَلَاةَ اللَّيْلِ. (۴)

(۱)(شرح معانی الآثار ج 1ص205 باب الوتر، کتاب الآثار ج 1ص142 باب الوتر وما یقرء فیها، رقم الحدیث 122)

(۲)(مصنف ابن ابی شیبۃ ج4 ص512 ،فی الوتر و ما یقرء فیه،رقم الحدیث6950)

(۳)(سنن الدارقطنی ص 285 ،الوتر ثلاث کثلاث المغرب، حدیث نمبر 1637، نصب الرایه للزیلعی ج 2ص116باب صلوۃ الوتر)

(۴)(مصنف عبد الرزاق ج 2ص401باب آخر صلوۃ اللیل، رقم الحدیث4688، مسند احمد بن حنبل ج4 ص420 رقم الحدیث 4847)

http://mujahid.xtgem.com
http://mujahid.xtgem.com

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مغرب کی نماز (گویا) دن کے وتر ہیں تو رات کے وتر بھی پڑھا کرو۔

13- عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم اَلْوِتْرُ ثَلَاثٌ كَثَلَاثِ الْمَغْرِبِ. (۱)

ترجمہ: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: ''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: وتر کی تین رکعتیں ہیں جس طرح مغرب کی تین رکعتیں ہیں۔''

14- عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ وِتْرُ اللَّيْلِ كَوِتْرِ النَّهَارِ صَلَاةُ الْمَغْرِبِ ثَلَاثًا. (۲)

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ''رات کے وتر دن کے وتر یعنی نماز مغرب کی طرح تین رکعت ہیں۔''

تین رکعت وتر ایک سلام سے:

1- عَنْ سَعْدِ بْنِ هِشَامٍ اَنَّ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا حَدَّثَتْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم كَانَ لَا يُسَلِّمُ فِيْ رَكْعَتَيِ الْوِتْرِ . (۳)

ترجمہ: حضرت سعد بن ہشام سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وتر کی دو رکعتیں پڑھنے کے بعد سلام نہیں پھیرتے تھے (بلکہ تین رکعت پڑھ کر ہی سلام پھیرتے تھے)

(۱)(المعجم الاوسط للطبرانی ج 5ص232رقم الحدیث7170)

(۲)(مجمع الزوائد للھیثمی ج 2ص503 باب عدد الوتر، رقم الحدیث 3455)

(۳)(سنن النسائی ج 1ص248 باب کیف الوتر بثلاث موطا امام محمد ص 151.150 باب السلام فی الوتر، مصنف ابن ابی شیبة ج 4 ص493،494،من کان یوتر بثلاث او اکثر، رقم 6912،شرح معانی الآثار ج1 ص197 باب الوتر)

http://mujahid.xtgem.com

2- عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم لَايُسَلِّمُ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْاُوْلَيَيْنِ مِنَ الْوِتْرِ. (١)

ترجمہ: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وتر کی پہلی دو رکعتوں کے بعد سلام نہیں پھیرتے تھے۔

3- عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ اَرْسَلْتُ اُمِّيْ لَيْلَةً لِتَبِيْتَ عِنْدَالنَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم فَتَنْظُرَ كَيْفَ يُوْتِرُ فَبَاتَتْ عِنْدَ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم فَصَلّٰى مَا شَاءَ اللّٰهُ اَنْ يُّصَلِّيَ حَتّٰى اِذَا كَانَ اٰخِرُاللَّيْلِ وَاَرَادَ الْوِتْرَ قَرَأَ سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى فِي الرَّكْعَةِ الْاُوْلٰى وَقَرَأَ فِي الثَّانِيَةِ قُلْ يَآ اَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ ثُمَّ قَعَدَ ثُمَّ قَامَ وَلَمْ يَفْصِلْ بَيْنَهُمَا بِالسَّلَامِ ثُمَّ قَرَأَ بِقُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ اَللّٰهُ الصَّمَدُ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ حَتّٰى اِذَا فَرَغَ كَبَّرَ ثُمَّ قَنَتَ فَدَعَا بِمَا شَاءَ اللّٰهُ اَنْ يَّدْعُوَهٗ ثُمَّ كَبَّرَ وَرَكَعَ.(٢)

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے اپنی والدہ کو بھیجا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر میں رات رہیں اور دیکھیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم وتر کس طرح پڑھتے ہیں؟ چنانچہ وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاں رات رہیں۔پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے رات میں جتنا اللہ تعالیٰ کو منظور تھا، نماز پڑھی۔جب رات کا آخری حصہ ہوا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے وتر پڑھنے کا ارادہ فرمایا تو پہلی رکعت میں سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى اور دوسری رکعت میں قُلْ يَا اَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ پڑھی پھر قعدہ کیا۔

پھر سلام پھیرے بغیر کھڑے ہوگئے پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تیسری رکعت میں قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ پڑھی یہاں تک کہ جب اس سے فارغ ہوئے تو تکبیر کہی پھر دعائے قنوت پڑھی

(١)(المستدرک للحاکم ج1 ص607 کتاب الوتر، رقم الحدیث 1180)

(٢)(الاستیعاب لابن عبدالبر ص934 رقم 742)

http://mujahid.xtgem.com

اور جو اللہ تعالیٰ کو منظور تھا دعائیں کیں۔ پھر تکبیر کہی اور رکوع کیا۔

وتر کی دوسری رکعت میں تشہد:

وتر رات کی نماز ہے، عام نمازوں کی طرح اس میں بھی دو رکعت پر تشہد کیا جاتا ہے۔ دو رکعت کے بعد تشہد کرنا درج ذیل احادیث سے ثابت ہے۔

1- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں:

كَانَ يَقُوْلُ فِيْ كُلِّ رَكْعَتَيْنِ التَّحِيَّةُ. (۱)

ترجمہ: حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ ہر دو رکعت میں التحیات (یعنی تشہد) ہے۔

2- عَنْ عَبْدِاللّٰهِ رضی اللہ عنہ قَالَ كُنَّا لَانَدْرِىْ مَانَقُوْلُ فِيْ كُلِّ رَكْعَتَيْنِ غَيْرَاَنْ نُّسَبِّحَ وَنُكَبِّرَوَنَحْمَدُرَبَّنَا وَاِنَّ مُحَمَّدًا صلی اللہ علیہ وسلم عُلِّمَ فَوَاتِحَ الْخَيْرِوَخَوَاتِمَهٗ فَقَالَ اِذَاقَعَدْتُّمْ فِيْ كُلِّ رَكْعَتَيْنِ فَقُوْلُوْااَلتَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ....... (۲)

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہمیں معلوم نہ تھا کہ جب دو رکعتیں پڑھ کر بیٹھیں تو کیا کریں؟ بجز اس کے کہ تسبیح کہیں، تکبیر کہیں، اپنے پروردگار کی تعریف کریں اور یہ کہیں کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو سراپا بھلائی کی باتیں سکھلائی گئی ہیں۔ تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جب تم دو رکعت پڑھ کر بیٹھو تو یوں کہو التحیات للہ (آخر تشہد تک)

3- عَنِ الْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم اَلصَّلٰوةُ مَثْنٰى

(۱)(صحیح مسلم ج 1ص194باب مایجمع صفة الصلوٰة ومایفتتح به ویختم به ،مصنف عبد الرزاق ج 2 ص134 باب من نسی التشهد، رقم الحدیث 3086 ، مصنف ابن ابی شیبة ج3ص47، قدر کم یقعد فی الرکعتین الاولیین، رقم الحدیث3040)

(۲)(سنن النسائی ج 1ص174کیف التشهد الاول)

http://mujahid.xtgem.com

مَثْنٰی تَشَھُّدٌ فِیْ رَکْعَتَیْنِ. (۱)

ترجمہ: حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ’’نماز دو دو رکعت ہے، ہر دو رکعت میں تشہد پڑھنا ہے۔‘‘

فائدہ: گزشتہ صفحات میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے فرامین گزر چکے ہیں جن میں وتر کو نماز مغرب سے تشبیہ دی گئی ہے۔ نماز مغرب میں دو رکعت کے بعد تشہد ہوتا ہے لہذا صلوۃ وتر میں بھی دو رکعت کے بعد تشہد میں بیٹھا جائے گا۔

دعائے قنوت:

کتب احادیث میں دعائے قنوت کے مختلف الفاظ مروی ہیں۔ ان سب کا ماحاصل اور قدر مشترک یہ الفاظ ہیں۔

اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَسْتَعِیْنُکَ وَنَسْتَغْفِرُکَ وَنُؤْمِنُ بِکَ وَنَتَوَکَّلُ عَلَیْکَ وَنُثْنِیْ عَلَیْکَ الْخَیْرَ وَنَشْکُرُکَ وَلَانَکْفُرُکَ وَنَخْلَعُ وَنَتْرُکُ مَنْ یَّفْجُرُکَ اَللّٰھُمَّ اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَ لَکَ نُصَلِّیْ وَنَسْجُدُ وَ اِلَیْکَ نَسْعٰی وَنَحْفِدُ وَنَرْجُوْا رَحْمَتَکَ وَنَخْشٰی عَذَابَکَ اِنَّ عَذَابَکَ بِالْکُفَّارِ مُلْحِقٌ. (۲)

(۱)(جامع الترمذی ج 1ص87 باب ما جاء فی التشخع فی الصلوٰۃ، المعجم الکبیر للطبرانی ج8 ص26 رقم الحدیث 15154)

(۲)(سنن الطحاوی ج1 ص177 باب القنوت فی الصلوٰۃ الفجر وغیر ھا ،رسالہ ابن ابی ذید القیروانی ص29، کتاب الدعاء للطبرانی ص237 ، مصنف عبد الرزاق ج 3ص31باب القنوت، رقم الحدیث 4984 ،الحاوی الکبیر للماوردی ج 2ص355 ، مصنف ابن ابی شیبۃ ج 4ص518،فی قنوت الوتر من الدعاء، رقم الحدیث 6965 ،الشرح الکبیر لعبد الکریم الرافعی ج 4ص250 ،السنن الکبری للبیھقی ج 2ص211.210 باب دعاء القنوت)

http://mujahid.xtgem.com

http://mujahid.xtgem.com

ترجمہ: اے اللہ! ہم تجھ سے مدد مانگتے ہیں، تجھ سے بخشش طلب کرتے ہیں، تجھ پر ایمان لاتے ہیں، تجھ پر بھروسہ کرتے ہیں، تیری بہترین ثناء بیان کرتے ہیں، تیرا شکر ادا کرتے ہیں اور تیری ناشکری نہیں کرتے اور جو تیری نافرمانی کرے ہم اس سے الگ ہوجاتے ہیں اوراسے چھوڑ دیتے ہیں۔ اے اللہ! ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تیرے لئے ہی نماز پڑھتے اور سجدہ کرتے ہیں۔ تیری طرف ہی دوڑتے ہیں ہم تیری بندگی کے لئے حاضر ہوتے ہیں، تیری رحمت کے امیدوار ہیں اور تیرے عذاب سے ڈرتے ہیں۔ بے شک تیرا عذاب کافروں کو پہنچنے والا ہے۔

دعائے قنوت رکوع سے پہلے پڑھنا:

1- حضرت عاصم بن سلیمان الاحول رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

سَاَلْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِکٍ رضی اللہ عنہ عَنِ الْقُنُوْتِ فَقَالَ قَدْ کَانَ الْقُنُوْتُ قُلْتُ قَبْلَ الرُّکُوْعِ اَوْبَعْدَہٗ قَالَ قَبْلَہٗ قَالَ فَاِنَّ فُلَانًا اَخْبَرَنِیْ عَنْکَ اِنَّکَ قُلْتَ بَعْدَ الرُّکُوْعِ فَقَالَ کَذَبَ اِنَّمَاقَنَتَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم بَعْدَ الرُّکُوْعِ شَھْرًا.(۱)

ترجمہ: میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے قنوت کے بارے میں پوچھا تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ”حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں قنوت ہوتی تھی۔ میں نے عرض کیا رکوع سے پہلے یا رکوع کے بعد؟ فرمایا رکوع سے پہلے۔ میں نے عرض کیا کہ فلاں شخص نے مجھے بتایا ہے کہ آپ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رکوع کے بعد ہے۔ تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا اس نے جھوٹ کہا ہے۔ رکوع کے بعد تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے صرف ایک مہینہ قنوت پڑھی ہے۔“

2- عَنْ اُبَیِّ بْنِ کَعْبٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم کَانَ یُوْتِرُ بِثَلَاثِ

(۱)(صحیح البخاری ج 1ص136 باب القنوت قبل الرکوع وبعدہ ، صحیح مسلم ج 1ص237 باب استحباب القنوت فی جمیع الصلوات)

http://mujahid.xtgem.com

رَكْعَاتٍ ...... وَيَقْنُتُ قَبْلَ الرُّكُوعِ. (۱)

ترجمہ: حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تین رکعت وتر پڑھتے تھے اور دعائے قنوت رکوع سے پہلے پڑھتے تھے۔

3- عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رضی اللہ عنہ قَالَ قَنَتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم فِي الْوِتْرِ قَبْلَ الرَّكْعَةِ. (۲)

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز وتر میں رکوع کرنے سے پہلے دعائے قنوت پڑھی۔''

4- عَنِ الْاَسْوَدِ رحمۃ اللہ علیہ اَنَّ عُمَرَبْنَ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ قَنَتَ فِي الْوِتْرِ قَبْلَ الرُّكُوْعِ ......وَفِيْ رِوَايَةٍ...... بَعْدَ الْقِرَاءَةِ قَبْلَ الرُّكُوْعِ. (۳)

ترجمہ: حضرت اسود رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ''حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ وتر میں رکوع کرنے سے پہلے قنوت پڑھتے تھے اور ایک روایت میں ہے کہ قراۃ کے بعد رکوع کرنے سے پہلے قنوت پڑھتے۔''

دعائے قنوت سے پہلے رفع یدین کرنا:

1- قَالَ [اَبُوْعُثْمَانَ]: كَانَ عُمَرُ رضی اللہ عنہ يَرْفَعُ يَدَيْهِ فِي الْقُنُوْتِ.(۴)

(۱)(سنن النسائی ج 1ص 248 اختلاف الفاظ الناقلین لخبر ابی بن کعب الخ ، سنن ابی داؤد ج 1 ص 209 باب القنوت فی الوتر) (۲) (سنن الدارقطنی ص 287،ما یقرء فی رکعات الوتر و القنوت فیہ، رقم الحدیث 1647، مصنف ابن ابی شیبۃ ج 4ص 521،522، فی القنوت قبل الرکوع او بعدہ، رقم الحدیث 6984)

(۳) (قیام اللیل للمروزی ص 228 ،مصنف ابن ابی شیبۃ ج 4ص 520، فی القنوت قبل الرکوع او بعدہ، رقم الحدیث 6972)

(۴) (جزء رفع الیدین للبخاری ص 146 رقم الحدیث 162،قیام اللیل للمروزی ص 230 باب رفع الایدی عند القنوت، السنن الکبری للبیہقی ج 2ص 212 باب رفع الیدین فی القنوت)

http://mujahid.xtgem.com

ترجمہ: حضرت ابو عثمان فرماتے ہیں: ”حضرت عمر رضی اللہ عنہ قنوت میں اپنے دونوں ہاتھ اٹھاتے تھے۔“

-2 عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ اَنَّهٗ كَانَ يَقْرَءُ فِیْ اٰخِرِ رَكْعَةٍ مِّنَ الْوِتْرِ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ثُمَّ يَرْفَعُ يَدَيْهِ فَيَقْنُتُ قَبْلَ الرَّكْعَةِ. (۱)

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ وتر کی آخری رکعت میں قل ھو اللہ احد پڑھتے تھے پھر رکوع میں جانے سے پہلے اپنے ہاتھ اٹھاتے تھے۔

-3 حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے بارے میں مروی ہے۔

كَانَ اَبُوْهُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ يَرْفَعُ يَدَيْهِ فِیْ قُنُوْتِهٖ فِیْ شَهْرِ رَمَضَانَ. (۲)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ رمضان کے مہینہ میں دعاء قنوت کے لئے ہاتھ اٹھاتے تھے

☆☆☆

(۱)(جزء رفع الیدین للبخاری ص 146 رقم الحدیث 163، مسند ابن الجعد ص 332 رقم الحدیث 2277، مصنف ابن ابی شیبۃ ج 4ص 531،فی رفع الیدین فی قنوت الوتر، رقم 7027، 7028)

(۲)(قیام اللیل للمروزی ص 230 باب رفع الایدی عند القنوت، السنن الکبری للبیھقی ج 3ص 41 باب رفع الیدین فی القنوت، مختصر کتاب الوتر للمقریزی 139 باب رفع الایدی عند القنوت)

http://mujahid.xtgem.com

http://mujahid.xtgem.com

نماز جمعہ

فرضیت جمعہ:

جمعہ کے دن نماز جمعہ ادا کرنا فرض عین ہے۔مریض، مسافر، عورت، بچے، غلام اور مجنون کے علاوہ باقی لوگوں پر نماز جمعہ میں شریک ہونا ضروری ہے۔ورنہ سخت گنہگار ہوں گے

1: عَنْ جابِرٍ ؓ أنَّ رَسُوْلَ اللّٰہ ﷺ قَالَ مَنْ کَانَ یُؤْمِنُ بِاللّٰہِ وَالْیَوْمِ الْآخِرِ فَعَلَیْہِ الْجُمُعَۃُ یَوْمَ الْجُمُعَۃِ اِلَّامَرِیْضٌ أوْ مُسَافِرٌ أوْاِمْرَأۃٌ أوْ صَبِیٌّ أوْ مَمْلُوْکٌ فَمَنِ اسْتَغْنٰی بِلَھْوٍ أوْ تِجَارَۃٍ اِسْتَغْنَی اللّٰہُ عَنْہُ وَاللّٰہُ غَنِیٌّ حَمِیْدٌ . (۱)

ترجمہ: حضرت جابر سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

’’جو شخص اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہے اس پر جمعہ کے دن نماز جمعہ فرض ہے سوائے مریض، مسافر، عورت، بچے، اور غلام کے۔پس جو شخص کھیل کود اور تجارت میں مشغول رہ کر اس سے غافل رہا تو اللہ تعالیٰ بھی اس سے توجہ ہٹا لے گا اور اللہ تعالیٰ بے نیاز اور تعریف کے قابل ہے۔‘‘

2: عَنْ عَبْدِاللّٰہِ ؓ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ لِقَوْمٍ یَتَخَلَّفُوْنَ عَنِ الْجُمُعَۃِ لَقَدْ ھَمَمْتُ اَنَّ اٰمُرَ رَجُلاً یُّصَلِّیْ بِالنَّاسِ ثُمَّ اُحَرِّقُ عَلیٰ رِجَالٍ یَّتَخَلَّفُوْنَ عَنِ الْجُمُعَۃِ بُیُوْتَھُمْ.(۲)

ترجمہ حضرت عبداللہ بن مسعود سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ان لوگوں کے بارے میں جو نماز جمعہ سے پیچھے رہ جاتے ہیں فرمایا: میں ارادہ کرتا ہوں کہ کسی شخص کو حکم دوں

(۱)(سنن الدار قطنی ص 273، باب من تجب علیہ الجمعۃ، رقم الحدیث 1560،السنن الکبریٰ للبیھقی ج3 ص 184 باب من لا تلزمہ الجمعۃ)

(۲)(صحیح مسلم ج1ص 232 باب فضل صلوۃ الجماعۃ وبیان التشدیدالخ)

http://mujahid.xtgem.com

کہ وہ لوگوں کونماز پڑھائے۔پھر میں ان لوگوں کو ان کے گھروں میں آگ لگادوں جونماز جمعہ سے پیچھے رہتے ہیں۔

آدابِ جمعہ:

1: عَنْ عَبْدِاللّٰہِ رضی اللہ عنہ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم یَقُوْلُ اِذَا اَرَادَ اَحَدُکُمْ اَنْ یَأتِیَ الْجُمُعَۃَ فَلْیَغْتَسِلْ.(۱)

ترجمہ: حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ تم میں سے جب کوئی جمعہ کے لئے آئے تو اس کو غسل کر لینا چاہیے۔

2: عَنْ سَمُرَۃَ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم مَنْ تَوَضَّأَ یَوْمَ الْجُمُعَۃِ فَبِھَا وَنِعْمَتْ وَمَنِ اغْتَسَلَ فَھُوَ اَفْضَلُ.(۲)

ترجمہ حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ’’جس نے جمعہ کے دن وضو کی تو اچھا ہے اور جس نے غسل کیا تو یہ افضل کام ہے۔‘‘

فائدہ: مشہور فقیہ و محدث اور شارح بخاری علامہ بدرالدین عینی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ یہ حدیث سات صحابہ سے مروی ہے۔

(1) سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ (2) حضرت انس رضی اللہ عنہ (3) ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ (4) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ (5) حضرت جابر رضی اللہ عنہ (6) عبدالرحمٰن بن سمرہ رضی اللہ عنہ (7) ابن عباس رضی اللہ عنہما(۳)

3: عَنْ سَلْمَانَ الْفَارِسِیِّ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ صلی اللہ علیہ وسلم : لَا یَغْتَسِلُ رَجُلٌ یَوْمَ

(۱)(صحیح مسلم ج1ص 279 کتاب الجمعۃ)

(۲)(سنن ابی داؤد ج 1 ص 57باب فی الرخصۃ فی ترک الغسل یوم الجمعۃ ،سنن الترمذی ج 1ص111 باب ما جاء فی الوضوء یوم الجمعۃ)

(۳)(عمدۃ القاری للعینی ج4 ص 642 باب وضوء الصبیان ومتیٰ یجب علیھم الغسل الخ)

http://mujahid.xtgem.com

الْجُمُعَةِ وَيَتَطَهَّرُ مَا اسْتَطَاعَ مِنْ طُهْرٍ وَيَدَّهِنُ مِنْ دُهْنِهِ اَوْيَمُسُّ مِنْ طِيْبِ بَيْتِهٖ ثُمَّ يَخْرُجُ فَلَا يُفَرِّقُ بَيْنَ اثْنَيْنِ ثُمَّ يُصَلِّيْ مَا كُتِبَ لَهٗ ثُمَّ يُنْصِتُ اِذَا تَكَلَّمَ الْاِمَامُ اِلَّا غُفِرَ لَهٗ مَا بَيْنَهٗ وَبَيْنَ الْجُمُعَةِ الْاُخْرٰى. (۱)

ترجمہ: حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص جمعہ کے دن غسل کرے اور حسب استطاعت خوب پاکی حاصل کرے اور تیل یا گھر میں میسر خوشبو لگائے پھر نماز جمعہ کے لئے نکلے (وہاں جاکر) دو کے درمیان تفریق نہ کرے پھر جو نماز مقرر کی گئی ہے ادا کرے اور جب امام خطبہ دے تو خاموشی اختیار کرے۔ ایسے شخص کے اس جمعہ سے دوسرے جمعہ تک کے تمام گناہ معاف کردیے جاتے ہیں۔

4: عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ فِیْ جُمُعَةٍ مِّنَ الْجُمَعِ: مَعَاشِرَ الْمُسْلِمِيْنَ! اِنَّ هٰذَا يَوْمٌ جَعَلَهُ اللّٰهُ لَكُمْ عِيْدًا فَاغْتَسِلُوْا وَعَلَيْكُمْ بِالسِّوَاكِ. (۲)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک جمعہ میں فرمایا کہ اے مسلمانوں کی جماعت! یہ دن اللہ تعالیٰ نے تمہارے لئے عید کا دن بنایا ہے۔ لہٰذا اس دن میں غسل کیا کرو اور مسواک ضرور استعمال کیا کرو۔

جمعہ کی دو اذانیں:

جمعہ کے دن دو اذانیں دی جائیں۔ پہلی اذان خطبہ سے اتنی دیر پہلے ہونی چاہیے کہ لوگ مسجد میں آکر اطمینان سے سنتیں پڑھ سکیں اور دوسری اذان عربی خطبہ سے

(۱)(صحیح البخاری ج1 ص124.121باب الدهن للجمعة)

(۲)(المعجم الکبير للطبرانی ج11 ص 97 رقم136قطعة من المفقود،المعجم الاوسط للطبرانی ج2ص325رقم3433)

http://mujahid.xtgem.com

پہلے دی جائے۔

عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيْدَ t يَقُوْلُ اِنَّ الْاَذَانَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ كَانَ اَوَّلُهٗ حِيْنَ يَجْلِسُ الْاِمَامُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ عَلَى الْمِنْبَرِ فِيْ عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ e وَاَبِيْ بَكْرٍ وَّعُمَرَ فَلَمَّا كَانَ فِيْ خِلَافَةِ عُثْمَانَ وَكَثُرُوْا أمَرَ عُثْمَانُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ بِالْاَذَانِ الثَّالِثِ فَاُذِّنَ بِهٖ عَلَى الزَّوْرَاءِ فَثَبَتَ الْاَمْرُ عَلٰى ذٰلِكَ.(۱)

ترجمہ حضرت سائب بن یزید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں جمعہ کی پہلی اذان اس وقت ہوتی تھی جب امام منبر بیٹھ جاتا۔ جب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی خلافت کا زمانہ آیا اور لوگوں کی تعداد بڑھ گئی تو آپ رضی اللہ عنہ نے ایک اور اذان دینے کا حکم دیا۔ یہ اذان مقام زوراء پر دی جاتی تھی۔ پس امر اسی پر ثابت ہوگیا (یعنی دوسری اذان پر امت کا عمل شروع ہوگیا)

جمعہ کی رکعات:

4 سنت   2 فرض   4 سنت   2 سنت

1: قَالَ عُمَرُ رضی اللہ عنہ صَلٰوةُ الْجُمُعَةِ رَكْعَتَانِ وَصَلٰوةُ الْفِطْرِ رَكْعَتَانِ وَصَلٰوةُ الْاَضْحٰى رَكْعَتَانِ وَصَلٰوةُ السَّفَرِ رَكْعَتَانِ، تَمَامٌ غَيْرُ قَصْرٍ عَلٰى لِسَانِ مُحَمَّدٍ صلی اللہ علیہ وسلم.(۲)

ترجمہ: حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ”نماز جمعہ کی دو رکعت، عیدالفطر کی دو رکعت، عیدالاضحیٰ کی اور سفر کی دو دو رکعات ہیں یہ نماز پوری ہے اسمیں کمی نہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک پر۔

فائدہ: اس سے جمعہ کے دو فرض ثابت ہوئے۔

(۱)(صحیح البخاری ج1 ص 125 باب التأذین عندالخطبة)

(۲)(سنن النسائی ج 1 ص209 عدد صلوة الجمعة، سنن ابن ماجة ج1 ص74 باب تقصیر الصلوة فی السفر، المعجم الاوسط للطبرانی ج2 ص 180 رقم 2943)

http://mujahid.xtgem.com

2: عَنْ عَبْدِاللّٰهِ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وسلم اَنَّهٗ كَانَ يُصَلِّیْ قَبْلَ الْجُمُعَةِ اَرْبَعًا وَ بَعْدَهَا اَرْبَعًا.(۱)

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ سے پہلے چار رکعت اور جمعہ کے بعد چار رکعت پڑھتے تھے۔

3: عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ اَنَّهٗ كَانَ يُصَلِّیْ قَبْلَ الْجُمُعَةِ اَرْبَعًا وَبَعْدَهَا اَرْبَعًا.(۲)

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ جمعہ سے پہلے چار اور جمعہ کے بعد چار رکعت پڑھتے تھے۔

4: عَنْ عَلِیٍّ رضی اللہ عنہ اَنَّهٗ قَالَ مَنْ كَانَ مُصَلِّيًا بَعْدَ الْجُمُعَةِ فَلْيُصَلِّ سِتًّا (۳)

ترجمہ: حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ’’جو جمعہ کے بعد نماز پڑھے اسے چاہیے کہ 6 رکعت پڑھے۔‘‘

5: عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم اِذَا صَلّٰى اَحَدُكُمُ الْجُمُعَةَ فَلْيُصَلِّ بَعْدَهَا اَرْبَعًا.(۴)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب کوئی جمعہ پڑھے تو اس کے بعد چار رکعتیں پڑھے۔

6: عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ النَّبِیَّ صلی اللہ علیہ وسلم كَانَ يُصَلِّیْ بَعْدَ الْجُمُعَةِ رَكْعَتَيْنِ(۵)

(۱)(المعجم الاوسط للطبرانی ج 3 ص 91 رقم 3959،نصب الرایة للزیلعی ج 2ص 206 باب

(۲)(جامع الترمذی ج 1ص 117،118 باب فی الصلوة قبل الجمعة وبعدها،مصنف عبدالرزاق ج3 ص131باب الصلوة قبل الجمعة وبعدها، رقم 5541،صلوة الجمعة) (۳)(شرح معانی الآثار ج1 ص 234 باب التطوع بعد الجمعة کیف هو)

(۴)(صحیح مسلم ج1 ص 288 فصل فی استحباب اربع رکعات الخ)

(۵)(صحیح مسلم ج1 ص 288 فصل فی استحباب اربع رکعات الخ)

http://mujahid.xtgem.com

http://mujahid.xtgem.com

ترجمہ: حضرت سالم اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ جمعہ کے بعد دو رکعتیں پڑھتے تھے۔

فائدہ: مندرجہ بالا روایات سے معلوم ہوا کہ جمعہ سے پہلے چار رکعت اور جمعہ کے بعد چھ رکعت پڑھے۔ان چھ میں سے پہلے چار رکعت پڑھے اور اس کے بعد دو رکعت۔

خطبہ جمعہ:

جمعہ کے دن امام منبر پر کھڑے ہو کر دو خطبے دیتا ہے۔ان دونوں خطبوں کے درمیان تھوڑی دیر بیٹھتا ہے۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَالَ كَانَ النَّبِیُّ ﷺ يَخْطُبُ خُطْبَتَيْنِ، كَانَ يَجْلِسُ إِذَا صَعِدَ الْمِنْبَرَ حَتّٰى يَفْرُغَ، اَرَاهُ الْمُؤَذِّنَ، ثُمَّ يَقُوْمُ فَيَخْطُبُ ،ثُمَّ يَجْلِسُ فَلَايَتَكَلَّمُ،ثُمَّ يَقُوْمُ فَيَخْطُبُ. (۱)

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی ﷺ دو خطبے دیا کرتے تھے۔ جب منبر پر چڑھتے تو اس پر بیٹھ جاتے یہاں تک کہ مؤذن اذان سے فارغ ہو جاتا۔ پھر کھڑے ہو کر خطبہ دیتے، پھر بیٹھ جاتے اور خاموش رہتے، اس کے بعد کھڑے ہو کر خطبہ دیتے۔

خطبہ جمعہ کا عربی زبان میں ہونا:

خطبہ جمعہ کا عربی زبان میں ہونا ضروری ہے۔عربی کے علاوہ کسی اور زبان میں خطبہ پڑھنا مکروہ تحریمی ہے۔اس کی بہت سی وجوہات ہیں۔

(۱)(سنن ابی داؤد ج 1 ص163 باب الجلوس اذا صعد المنب،سنن ابن ماجۃ ج ص باب ما جاء فی الخطبۃ یوم الجمعۃ)

http://mujahid.xtgem.com

http://mujahid.xtgem.com

1: خطبہ جمعہ درحقیقت "ذکراللہ" ہے:

یَـاَیُّهَاالَّـذِیْـنَ اٰمَـنُوْا اِذَا نُوْدِیَ لِلصَّلٰوةِ مِنْ یَّوْمِ الْجُمُعَةِ فَاسْعَوْا اِلٰی ذِکْرِ اللّٰهِ (۱)

ترجمہ: اے ایمان والو! جب جمعہ کے دن نماز کے لئے اذان دی جائے تو اللہ کے ذکر کی طرف دوڑو۔

امام التفسیر ابوالبرکات عبداللہ بن احمد بن محمود النسفی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

﴿اِلٰی ذِکْرِ اللّٰهِ﴾ اَیْ اِلَی الْخُطْبَةِ عِنْدَالْجُمْهُوْرُ. (۲)

ترجمہ: اللہ کے فرمان "اِلٰی ذِکْرِ اللّٰه" سے جمہور مفسرین کے ہاں خطبہ مراد ہے۔

تائید حدیث پاک سے:

فَاِذَاخَرَجَ الْاِمَامُ طَوَوْا صُحُفَهُمْ وَیَسْتَمِعُوْنَ الذِّکْرَ. (۳)

ترجمہ: جب امام (خطبہ کے لیے) نکلتا ہے، تو فرشتے اپنے رجسٹر بند کر لیتے ہیں اور توجہ سے ذکر (خطبہ) سنتے ہیں۔

مندرجہ بالا تصریحات سے معلوم ہوا کہ خطبہ دراصل "ذکراللہ" ہے۔ تو جس طرح ثناء، تعوذ، تسمیع، تحمید، التحیات وغیرہ ذکر اللہ ہیں اور عربی زبان ہی میں پڑھی جاتی ہیں، اسی طرح خطبہ کے لئے بھی عربی زبان کا ہونا ضروری ہے۔

2: حکمِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ہے خطبہ مختصر دیا جائے۔

عَـنْ عَـمَّـارِ بْـنِ یَـاسِـرٍ رضی اللہ عنہ قَـالَ اَمَـرَنَـارَسُوْلُ الـلّٰـهِ صلی اللہ علیہ وسلم

(۱)(سورۃ الجمعۃ :9) (۲)(تفسیر النسفی ج4 ص 201 سورۃ الجمعۃ)

(۳) (صحیح البخاری ج 1 ص 127 باب الاستماع الی الخطبۃ ،صحیح مسلم ج 1 ص 281 کتاب الجمعۃ)

http://mujahid.xtgem.com

http://mujahid.xtgem.com

بِاِقْصَارِ الْخُطَبِ.(۱)

ترجمہ: حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: ''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں مختصر خطبے پڑھنے کا حکم دیا۔'' عربی کے علاوہ کسی اور زبان میں کی گئی آدھ یا پون گھنٹہ کی تقریر کو اگر مسنون خطبہ قرار دیا جائے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کی مخالفت لازم آئے گی۔

(3) عربی زبان میں خطبہ جمعہ پر ہمیشگی:

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عربی زبان میں خطبہ جمعہ پر مواظبت اور ہمیشگی ثابت ہے۔ حالانکہ اس وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے خطبے میں عجمی لوگ بھی موجود ہوتے تھے۔ جن کو تبلیغ دین ضرورت بھی تھی۔ لیکن آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے عربی خطبے پر اکتفاء فرمایا۔ اسی طرح حضرات خلفائے راشدین اور دیگر صحابہ رضی اللہ عنہم کے ادوار میں اسلام جب جزیرہ عرب سے نکل کر دیگر عجم علاقوں میں پھیلا، لوگ عربی زبان سے ناآشنا تھے لیکن خطبہ جمعہ عربی میں ہی پڑھا گیا۔ عربی خطبہ پر امت مسلمہ کا توارث وتعامل واضح دلیل ہے کہ خطبہ صرف عربی زبان ہی میں ہونا چاہیے

(4) اکابر فقہاء وسلف صالحین کی تصریحات:

امت مسلمہ کے اکابر فقہاء وسلف صالحین کی تصریحات سے بھی یہی ثابت ہوتا ہے کہ خطبہ کے لئے عربی زبان کا ہونا ضروری ہے۔

1: امام یحییٰ بن شرف النووی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ''وَيُشْتَرَطُ كَوْنُهَا بِالْعَرَبِيَّةِ. (۲)

ترجمہ: خطبہ جمعہ کا عربی زبان میں ہونا شرط ہے۔

2: امام ابوالقاسم عبدالکریم بن محمد الرافعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ''وَهَلْ يُشْتَرَطُ اَنْ تَكُوْنَ الْخُطْبَةُ كُلُّهَا بِالْعَرَبِيَّةِ؟ وَجْهَانِ وَالصَّحِيْحُ اِشْتَرَاطُهٗ .''(۳)

ترجمہ: کیا سارے خطبہ کا عربی میں ہونا شرط ہے؟ اس میں دو وجہیں ہیں۔ صحیح یہ ہے

(۱)(المستدرک للحاکم ج1 ص 584،الامر باقصار الخطب، رقم1105)

(۲)(کتاب الاذکار للنووی ص 148 کتاب حمداللہ تعالیٰ)

(۳)(اتحاف السادۃ المتقین للزبیدی ج3 ص 368)

http://mujahid.xtgem.com

کہ عربی میں ہونا شرط ہے۔

3: شیخ الاسلام ابو یحیٰی زکریا الانصاری فرماتے ہیں:

مِنْ شُرُوْطِهَامَاسَبَقَ وَهُوَ كَوْنُهَابِالْعَرَبِيَّةِ(۱)

ترجمہ: شرائط میں سے ایک شرط جو پیچھے مذکور ہوئی ہے، وہ یہ ہے کہ خطبہ عربی زبان میں ہو۔

4: امام الہند شاہ ولی اللہ احمد بن عبدالرحیم محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

وعربی بودن نیز بجهت عمل مستمر مسلمین در مشارق ومغارب باوجود آنکه در بسیارے از اقالیم مخاطبان عجمی بودند.(۲)

ترجمہ: خطبہ کا عربی زبان میں ہونا، کیونکہ مسلمانوں کا مشرق ومغرب میں ہمیشہ کا عمل یہی رہا ہے (یعنی خطبہ کا عربی میں پڑھنے کا) باوجودیکہ بہت سارے ممالک میں ان کے مخاطب عجمی لوگ تھے۔

5: عمدۃ المتأخرین علامہ ابوالحسنات عبدالحئی لکھنوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

وَلَاشَكَّ فِيْ اَنَّ الْخُطْبَةَ بِغَيْرِالْعَرَبِيَّةِ خِلَافُ السُّنَّةِالْمُتَوَارِثَةِ مِّنَ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم وَالصَّحَابَةِ فَيَكُوْنُ مَكْرُوْهًا تَحْرِيْمًا.(۳)

ترجمہ: اس بات میں شک نہیں کہ عربی زبان کے علاوہ کسی دوسری زبان میں خطبہ دینا اس سنت کے خلاف ہے جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے متواتر چلی آرہی ہے۔ لہذا (غیر عربی میں خطبہ دینا) مکروہ تحریمی ہوگا۔

(۱)(اسنی المطالب فی شرح روض الطالب ج1 ص 258)

(۲)(مصفیٰ شرح مؤطا ص 154)

(۳)(عمدۃ الرعایۃ علی شرح الوقایۃ ج1 ص 200)

http://mujahid.xtgem.com

خطبہ کے وقت نماز وکلام کا ممنوع ہونا:

1: عَنِ ابْنِ عُمَرَ ﷛ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِیَّ ﷺ یَقُوْلُ اِذَا دَخَلَ اَحَدُکُمُ الْمَسْجِدَ وَالْاِمَامُ عَلَی الْمِنْبَرِ فَلَا صَلَاۃَ وَلَا کَلَامَ حَتّٰی یَفْرُغَ الْاِمَامُ.(۱)

ترجمہ: حضرت ابن عمر ﷛ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا۔ جب تم میں سے کوئی مسجد میں داخل ہو اور امام منبر پر ہو تو نہ کوئی نماز جائز ہے اور نہ بات چیت یہاں تک کہ امام فارغ ہو جائے۔

2: حضرت نبیشہ الہذلی ﷛ کی روایت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

فَاِنْ لَّمْ یَجِدِ الْاِمَامَ خَرَجَ صَلّٰی مَابَدَا لَہٗ وَاِنْ وَجَدَ الْاِمَامَ قَدْخَرَجَ جَلَسَ فَاسْتَمَعَ وَاَنْصَتَ حَتّٰی یَقْضِیَ الْاِمَامُ جُمُعَتَہٗ وَکَلَامَہٗ. (۲)

ترجمہ: پس اگر امام خطبہ کے لئے نہیں نکلا تو جو مناسب ہو نماز پڑھ لے اور اگر امام خطبہ کے لئے نکل چکا ہے تو بیٹھ جائے اور غور سے خطبہ سنے اور خاموش رہے یہاں تک کہ امام نماز جمعہ و خطبہ ختم کر لے۔

دیہات میں جمعہ نہیں:

نماز جمعہ کے لیے شہر یا مضافاتِ شہر کا ہونا ضروری ہے۔ دیہات میں جمعہ نہیں ہوگا۔ مندرجہ ذیل دلائل اس بات کو ثابت کرتے ہیں:

(۱)(مجمع الزوائد للهیثمی ج 2ص 407 باب فیمن یدخل المسجد والامام یخطب، رقم الحدیث 3120،جامع الاحادیث للسیوطی ج 3ص 114 رقم الحدیث 1879)

(۲)(مسند احمد ج 15ص 300رقم الحدیث 20599،غایة المقصد فی زوائد المسند للهیثمی ج 1ص 1154 باب حقوق الجمعة من الغسل و غیره)

http://mujahid.xtgem.com

http://mujahid.xtgem.com

1: اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

یَآاَیُّھَاالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اِذَا نُوْدِیَ لِلصَّلٰوۃِ مِنْ یَّوْمِ الْجُمُعَۃِ فَاسْعَوْا اِلٰی ذِکْرِاللّٰہِ وَذَرُوْا الْبَیْعَ. ذٰلِکُمْ خَیْرٌلَّکُمْ اِنْ کُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ.(۱)

ترجمہ: اے ایمان والو! جب جمعہ کے روز نماز کے لیے اذان کہی جایا کرے تو تم اللہ کی یاد کی طرف چل پڑا کرو اور خرید و فروخت چھوڑ دیا کرو۔ یہ تمہارے لیے زیادہ بہتر ہے اگر تم کو کچھ سمجھ ہو۔(۲)

اس آیت میں اذانِ جمعہ کے سنتے ہی خرید و فروخت چھوڑنے کا حکم دیا جا رہا ہے اشارہ ہے کہ جمعہ وہاں ہوگا جہاں خرید و فروخت کا سلسلہ جاری ہو اور ظاہر ہے کہ دیہات خرید و فروخت اور تجارت کی جگہ نہیں ہوتے بلکہ کاروباری مراکز شہر یا قریہ کبیرہ میں ہوتے ہیں۔ معلوم ہوا کہ جمعہ دیہات میں نہیں ہوتا۔

(2): عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما اَنَّہٗ قَالَ اَوَّلُ جُمُعَۃٍ جُمِّعَتْ بَعْدَ جُمُعَۃٍ فِیْ مَسْجِدِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم فِیْ مَسْجِدِ عَبْدِالْقَیْسِ بِجُوَاثیٰ مِنَ الْبَحْرَیْنِ.(۳)

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مسجد میں جمعہ قائم ہونے کے بعد سب سے پہلا جمعہ بحرین کے شہر جواثی میں عبدالقیس کی مسجد میں پڑھا گیا۔

حافظ ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

اِنَّ الظَّاھِرَ اَنَّ عَبْدَالْقَیْسِ لَمْ یُجَمِّعُوْا اِلَّا بِاَمْرِ النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وسلم.(۴)

ترجمہ: ظاہر یہ ہے کہ قبیلہ عبدالقیس والوں نے نماز جمعہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم سے ہی قائم

(۱)(سورۃ الجمعۃ:9) (۲)(ترجمہ حضرت تھانویؒ)

(۳)(صحیح البخاری ج1 ص 122 باب الجمعۃ فی القریٰ والمدن)

(۴)(فتح الباری ج2 ص 489 باب الجمعۃ فی القریٰ والمدن)

http://mujahid.xtgem.com

کیا تھا۔بتصریح قاضی عیاض وفد عبدالقیس 8ھ کو فتح مکہ سے پہلے آنحضرت ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تھا۔(۱)

اس سے معلوم ہوا کہ 8ھ سے قبل مسجد نبوی سے پہلے کسی اور مقام میں جمعہ نہیں ہوتا تھا، حالانکہ اس وقت تک اسلام دور دور تک پھیل چکا تھا۔بیسیوں بستیاں مسلمانوں کی آباد ہو چکی تھیں، مگر جمعہ کہیں نہیں ہوتا تھا۔معلوم ہوا کہ دیہات جمعہ کا محل نہیں ہے۔

فائدہ: سنن ابوداؤد کی روایت میں جواثی کو ''قریہ'' کہا گیا ہے۔اس سے یہ شبہ نہیں ہونا چاہیے کہ 'جواثی' ایک دیہات تھا۔اس لیے کہ قریہ کا لفظ خود قرآن کریم میں شہروں پر بھی بولا گیا ہے مثلاً:

''وَقَالُوا لَوْلَا نُزِّلَ هٰذَا الْقُرْاٰنُ عَلٰی رَجُلٍ مِّنَ الْقَرْيَتَيْنِ عَظِيْمٍ''(۲)

ترجمہ: کفار کہنے لگے یہ قرآن دو قریوں کے کسی بڑے آدمی پر کیوں نہ اتارا گیا۔

ان دو قریوں سے مکہ اور طائف کے شہر مراد ہیں۔معلوم ہوا کہ شہر پر بھی ''قریہ'' کا اطلاق لغت عرب میں عام ہے۔نیز محققین حضرات نے بھی تصریح کی ہے کہ 'جواثی' شہر تھا۔

1: الشیخ ابوالحسن اللخمی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

اِنَّهَامَدِيْنَةٌ (یہ شہر تھا)(۳)

2: امام ابوعبید عبداللہ البکری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

مَدِيْنَةٌ بِالْبَحْرَيْنِ لِعَبْدِالْقَيْسِ

(۱)(شرح مسلم للنووی ج1 ص34،فتح الملہم للعثمانی ج1 ص 524)

(۲)(سورۃ الزخرف:31)

(۳)(فتح الباری لابن حجر ج4 ص489)

http://mujahid.xtgem.com

(یہ بحرین میں قبیلہ عبدالقیس کا ایک شہر تھا۔)(۱)

3: امام شمس الدین ابوبکر محمد بن ابی سہل السرخسی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

''وَجُوَاثیٰ مِصْرٌ بِالْبَحْرَیْنِ.'' (جواثی بحرین کا ایک شہر ہے)(۲)

(3): عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا زَوْجِ النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَتْ كَانَ النَّاسُ يَنْتَابُونَ الْجُمُعَةَ مِنْ مَّنَازِلِهِمْ وَالْعَوَالِی.(۳)

ترجمہ: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ لوگ جمعہ کے لئے اپنی اپنی جگہوں اور مضافات سے باری باری آتے تھے۔

مدینہ منورہ کے مضافات اور دیہاتوں میں جمعہ نہیں ہوتا تھا ورنہ وہ باری باری نہ آتے بلکہ سب کے سب آتے۔ اس سے بھی معلوم ہوا کہ دیہات میں جمعہ نہیں ہوتا۔

(4) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جب ہجرت فرمائی تو قباء میں قیام فرمایا، جو چودہ یا چوبیس دن کا تھا۔ ان ایام میں جمعہ بھی آیا لیکن کسی حدیث میں ثابت نہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بنفس نفیس وہاں جمعہ پڑھا ہو یا دیگر لوگوں کو حکم دیا ہو۔ معلوم ہوا کہ دیہات نماز جمعہ کا محل نہیں۔(۴)

(5): خلیفہ راشد سیدنا علی المرتضی رضی اللہ عنہ کا فرمان ہے:

لاَ جُمُعَةَ وَلَاتَشْرِيقَ اِلَّافِیْ مِصْرٍ جَامِعٍ.(۵)

ترجمہ: جمعہ اور تشریق (عیدین) مصر جامع (شہر) کے بغیر نہیں ہو سکتے۔

(۱)(شرح سنن ابی داؤد للعینی ج4 ص 389 باب الجمعة فی القری)

(۲)(المبسوط للسرخسی ج 2 ص40) (۳)(صحیح البخاری ج 1 ص 123 باب الرخصة ان لم یحضر الجمعة فی المطر) (۴)(ملخصاً بذل المجهود للشيخ السهارنپوری ج2 ص170)

(۵)(مصنف عبدالرزاق ج 3 ص 70 باب القری الصغار رقم5189،مسند ابن الجعد ص 438 رقم 2990،السنن الکبریٰ للبیهقی ج 3 ص 179 باب العدد الذین اذا کانوا فی قریة وجبت علیهم الجمعة)

http://mujahid.xtgem.com

نماز تراویح 20 رکعت

رمضان مقدس کا مہینہ عالم روحانیت کا موسم بہار ہے۔اس کی مخصوص عبادات میں دن کا روزہ اور رات کا قیام یعنی نماز تراویح بڑی اہمیت کے حامل ہیں۔اس کی برکات کا یہ عالم ہے کہ اس میں ایک نفل کا ثواب فرض کے برابر اور فرض کا ثواب ستر فرائض کے برابر کردیا جاتا ہے۔(۱)

حضور اکرم ﷺ اس ماہ مبارک میں کثرت سے عبادت فرماتے تھے۔چنانچہ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں:

كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا دَخَلَ شَهْرُ رَمَضَانَ شَدَّ مِئْزَرَهٗ ثُمَّ لَمْ يَأْتِ فِرَاشَهٗ حَتّٰى يَنْسَلِخَ.(۲)

ترجمہ:جب رمضان مبارک آتا تو رسول اللہ ﷺ کمر ہمت کس لیتے اور اپنے بستر پر تشریف نہ لاتے، یہاں تک کہ رمضان گزر جاتا اور آخری دس دنوں کے متعلق فرماتی ہیں۔

كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَجْتَهِدُ فِي الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ مَالَا يَجْتَهِدُ فِيْ غَيْرِهٖ. (۳)

ترجمہ: آپ ﷺ آخری دس دنوں میں جو کوشش فرماتے وہ باقی دنوں میں نہ فرماتے تھے۔

اس لئے اس ماہ میں جتنی بھی زیادہ سے زیادہ عبادت ہو سکے پوری ہمت اور کوشش سے کرنی چاہیے۔

قیام رمضان یعنی نماز تراویح آپ ﷺ نے بیس رکعت ادا فرمائی ہیں۔اس پر حضرات خلفاء راشدین رضی اللہ عنہم، حضرت عمر رضی اللہ عنہ، حضرت عثمان رضی اللہ عنہ، حضرت علی رضی اللہ عنہ دیگر صحابہ

(۱)(شعب الایمان للبیہقی ج3 ص 305 فضائل شہر رمضان ، مشکوۃ المصابیح ج1 ص173 کتاب الصوم)(۲)(شعب الایمان للبیہقی ج 3ص 310 فضائل شہر رمضان)
(۳)(صحیح مسلم ج 1ص 372 باب الاجتہاد فی العشر الاواخرالخ)

http://mujahid.xtgem.com

کرام رضی اللہ عنہم، تابعین عظام رحمۃ اللہ علیہم، ائمہ مجتہدین رحمۃ اللہ علیہم، حضرات مشائخ رحمۃ اللہ علیہم وغیرہ عمل پیرا رہے۔ اسلامی ممالک میں چودہ سو سال سے اسی پر عمل ہوتا رہا ہے اور امت مسلمہ کا اسی پر اجماع و اتفاق ہے۔ چند احادیث و آثار اور فقہاء امت کی تصریحات نقل کی جاتی ہیں۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا مبارک عمل:

آپ صلی اللہ علیہ وسلم قیام رمضان بیس رکعت فرمایا کرتے تھے

1- حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

خَرَجَ النَّبِیُّ صلی اللہ علیہ وسلم ذَاتَ لَیْلَةٍ فِیْ رَمَضَانَ فَصَلَّی النَّاسَ اَرْبَعَةً وَّعِشْرِیْنَ رَکْعَةً وَاَوْتَرَ بِثَلَاثَةٍ. (۱)

ترجمہ: نبی صلی اللہ علیہ وسلم رمضان المبارک میں ایک رات تشریف لائے اور لوگوں کو چار (فرض)، بیس رکعت (تراویح) اور تین وتر پڑھائے۔

2- حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے:

اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم کَانَ یُصَلِّیْ فِیْ رَمَضَانَ عِشْرِیْنَ رَکْعَةً وَالْوِتْرَ. (۲)

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رمضان المبارک میں بیس رکعت (تراویح) اور وتر پڑھتے تھے۔

حضرات خلفائے راشدین رضی اللہ عنہم کا عمل:

حضرات خلفائے راشدین میں سے حضرت عمر، حضرت عثمان اور حضرت علی رضی اللہ عنہم کے دور مبارک میں تراویح بیس رکعت ہی پڑھی جاتی رہی ہیں۔ تصریحات پیش ہیں۔

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ:

1- عَنْ اُبَیِّ بْنِ کَعْبٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ اَمَرَ اُبَیَّ بْنَ

(۱)(تاریخ جرجان للسهمی ص 142)

(۲)(مصنف ابن ابی شیبة ج5ص 225 کم یصلی فی رمضان من رکعة؟، رقم 7774)

http://mujahid.xtgem.com

كَعْبٍ ﷺ اَنْ يُّصَلِّىَ بِاللَّيْلِ فِىْ رَمَضَانَ فَقَالَ اِنَّ النَّاسَ يَصُوْمُوْنَ النَّهَارَ وَلَايُحْسِنُوْنَ اَنْ يَّقْرَؤُا فَلَوْقَرَأْتَ الْقُرْاٰنَ عَلَيْهِمْ بِاللَّيْلِ...... فَصَلّٰى بِهِمْ عِشْرِيْنَ رَكْعَةً. (۱)

ترجمہ: حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے انہیں حکم دیا کہ رمضان کی راتوں میں نماز پڑھائیں۔ (چنانچہ) فرمایا کہ لوگ سارا دن روزہ رکھتے ہیں اور قرات اچھی طرح نہیں کر سکتے۔

اگر آپ رات کو انہیں (نماز میں) قرآن سنائیں تو بہت اچھا ہوگا۔ پس حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے انہیں بیس رکعتیں پڑھائیں۔

2- عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيْدَ قَالَ كَانُوْايَقُوْمُوْنَ عَلٰى عَهْدِعُمَرَبْنِ الْخَطَّابِ ﷺ فِىْ شَهْرِرَمَضَانَ بِعِشْرِيْنَ رَكْعَةً قَالَ وَكَانُوْايَقْرَؤُوْنَ بِالْمِئِيْنِ وَكَانُوْايَتَوَكَّؤُنَ عَلٰى عِصِيِّهِمْ فِىْ عَهْدِعُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ ﷺ مِنْ شِدَّةِ الْقِيَامِ. (۲)

ترجمہ: حضرت سائب بن یزید فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ (اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ) کے زمانے میں (صحابہ کرام رضی اللہ عنہم با جماعت) بیس رکعت تراویح پڑھتے تھے اور (قاری صاحبان) سو سو آیات والی سورتیں پڑھتے تھے اور لوگ لمبے قیام کی وجہ سے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے دور میں لاٹھیوں کا سہارا لیتے۔

3- وَرَوٰى مَالِكٌ مِنْ طَرِيْقِ يَزِيْدَ بْنِ خُصَيْفَةَ عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيْدَ

(۱)(مسند احمد بن منیع بحواله اتحاف الخيرة المهرة للبوصيری ج 2ص 424 باب فی قيام رمضان، رقم الحديث 2390)

(۲)(السنن الكبرى للبيهقی ج 2ص 496 باب ما روى فی عدد ركعات القيام فی شهر رمضان)

http://mujahid.xtgem.com

عِشرِینَ رَکعَۃً. (۱)

ترجمہ: امام مالک نے یزید بن خصیفہ کے طریق سے سائب بن یزید کی روایت نقل کی ہے کہ عہد فاروقی میں بیس رکعت تراویح تھیں۔

4- قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ کَعْبٍ الْقُرَظِیُّ کَانَ النَّاسُ یُصَلُّوْنَ فِیْ زَمَانِ عُمَرَبْنِ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ فِیْ رَمَضَانَ عِشْرِیْنَ رَکْعَۃً. (۲)

ترجمہ: حضرت محمد بن کعب القرظی (جو جلیل القدر تابعی ہیں) فرماتے ہیں کہ لوگ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے دور میں بیس رکعت تراویح پڑھتے تھے۔

5- عَنْ یَّزِیْدَبْنِ رُوْمَانَ اَنَّہٗ قَالَ کَانَ النَّاسُ یَقُوْمُوْنَ فِیْ زَمَانِ عُمَرَبْنِ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ فِیْ رَمَضَانَ بِثَلَاثٍ وَّعِشْرِیْنَ رَکْعَۃً. (۳)

ترجمہ: یزید بن رومان کہتے ہیں کہ لوگ (صحابہ رضی اللہ عنہم وتابعین) حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں تئیس رکعتیں پڑھتے تھے (بیس تراویح اور تین وتر)

6- عَنْ یَّحْیٰی بْنِ سَعِیْدٍ اَنَّ عُمَرَبْنَ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ اَمَرَرَجُلاً یُّصَلِّیْ بِھِمْ عِشْرِیْنَ رَکْعَۃً. (۴)

ترجمہ: یحیٰی بن سعید کہتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک آدمی کو حکم دیا کہ لوگوں کو بیس رکعت پڑھائے۔

7- عَنِ الْحَسَنِ اَنَّ عُمَرَبْنَ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ جَمَعَ النَّاسَ عَلٰی اُبَیِّ بْنِ

(۱)(فتح الباری لابن حجر ج 4ص 321 باب فضل من قام رمضان،نیل الاوطار للشوکانی ج3 ص 57،باب صلوۃ التراویح، تحت رقم الحدیث 946)

(۲)(قیام اللیل للمروزی ص 157 کتاب قیام رمضان، باب عدد الرکعات الخ)

(۳)(موطا امام مالک ص 98 ما جاء فی قیام رمضان)

(۴)(مصنف ابن ابی شیبۃ ج 5ص 223، کم یصلی فی رمضان من رکعۃ؟ رقم 7764)

http://mujahid.xtgem.com

كَعْبٍ رضی اللہ عنہ فِيْ قِيَامِ رَمَضَانَ فَكَانَ يُصَلِّيْ بِهِمْ عِشْرِيْنَ رَكْعَةً(۱)

ترجمہ: حضرت حسن سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کی امامت پر جمع فرمایا۔ وہ لوگوں کو بیس رکعت نماز تراویح پڑھاتے تھے

8- عَنْ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ عُمَرَ رضی اللہ عنہ اَمَرَ اُبَيًّا اَنْ يُّصَلِّيَ بِالنَّاسِ فِيْ رَمَضَانَ...... فَصَلّٰى بِهِمْ عِشْرِيْنَ رَكْعَةً. (۲)

ترجمہ: حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے انہیں حکم دیا کہ رمضان میں لوگوں کو نماز پڑھائیں تو آپ نے انہیں بیس رکعت پڑھائیں۔

9- عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيْدَ قَالَ ...... كَانَ الْقِيَامُ عَلٰى عَهْدِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ ثَلَاثَةً وَّعِشْرِيْنَ رَكْعَةً. (۳)

ترجمہ: حضرت سائب بن یزید فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے دور میں تین رکعت (وتر) اور بیس رکعت (تراویح) پڑھی جاتی تھیں۔

حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ:

سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں بھی تراویح بیس رکعت ہی پڑھی جاتی تھیں، جیسا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے دور میں تھیں۔ چنانچہ حضرت سائب بن یزید فرماتے ہیں۔

كَانُوْا يَقُوْمُوْنَ عَلٰى عَهْدِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ فِيْ شَهْرِ رَمَضَانَ بِعِشْرِيْنَ رَكْعَةً قَالَ وَكَانُوْا يَقْرَؤُوْنَ بِالْمِئِيْنَ وَكَانُوْا يَتَوَكَّؤُوْنَ عَلٰى عِصِيِّهِمْ

(۱)(سنن ابی داؤد ج1 ص 211 باب القنوت فی الوتر)

(۲)(الاحادیث المختارہ للمقدسی ج 3ص 367 رقم الحدیث 1161)

(۳)(مصنف عبد الرزاق ج 4ص 201 باب قیام رمضان، رقم الحدیث 7763)

http://mujahid.xtgem.com

فِیْ عَھْدِعُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ رضی اللہ عنہ مِنْ شِدَّةِ الْقِیَامِ. (۱)

ترجمہ: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے دورمبارک میں (صحابہ رضی اللہ عنہم وتابعین رحمۃ اللہ علیہم) بیس رکعت تراویح پڑھا کرتے تھے اور قاری سوسو آیات والی سورتیں پڑھتے تھے اور لوگ لمبے قیام کی وجہ سے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے دور میں لاٹھیوں کا سہارا لیتے تھے.

حضرت علی المرتضٰی رضی اللہ عنہ:

آپ رضی اللہ عنہ کے دورخلافت میں بھی تراویح بیس رکعت ہی پڑھی جاتی تھیں۔درج ذیل روایات سے یہ بات واضح معلوم ہوتی ہے۔

1- حَدَّثَنِیْ زَیْدُبْنُ عَلِیٍّ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنْ عَلِیٍّ رضی اللہ عنہ اَنَّهٗ اَمَرَالَّذِیْ یُصَلِّیْ بِالنَّاسِ صَلَاةَ الْقِیَامِ فِیْ شَهْرِرَمَضَانَ اَنْ یُّصَلِّیَ بِهِمْ عِشْرِیْنَ رَكْعَةً یُسَلِّمُ فِیْ كُلِّ رَكْعَتَیْنِ وَیُرَاوِحُ مَابَیْنَ كُلِّ اَرْبَعِ رَكْعَاتٍ فَیَرْجِعُ ذُوالْحَاجَةِ وَیَتَوَضَّأُ الرَّجُلُ وَاَنْ یُّوْتِرَ بِهِمْ مِنْ اٰخِرِاللَّیْلِ حِیْنَ الْاِنْصِرَافِ.(۲)

ترجمہ: امام زید اپنے والد امام زین العابدین سے وہ اپنے والد حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے جس امام کو رمضان میں تراویح پڑھانے کا حکم دیا اسے فرمایا کہ وہ لوگوں کو بیس رکعات پڑھائے ، ہر دو رکعت پر سلام پھیرے۔ ہر چار رکعت کے بعد اتنا آرام کا وقفہ دے کہ حاجت والا فارغ ہو کر وضو کر لے اور سب سے آخر میں وتر پڑھائے۔

2- عَنْ اَبِی الْحَسْنَاءِ اَنَّ عَلِیًّا رضی اللہ عنہ اَمَرَرَجُلًا یُّصَلِّیْ بِهِمْ فِیْ رَمَضَانَ

(۱)(السنن الکبری للبیھقی ج 2ص 496 باب ما روی فی عدد رکعات القیام فی شھر رمضان)

(۲)(مسند الامام زید ص 158. 159باب القیام فی شھر رمضان)

http://mujahid.xtgem.com

http://mujahid.xtgem.com

عِشْرِيْنَ رَكْعَةً. (١)

ترجمہ: حضرت ابوالحسناء سے روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ایک شخص کو حکم دیا کہ وہ لوگوں کو رمضان میں بیس رکعت تراویح پڑھائے۔

3- عَنْ اَبِیْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ السُّلَمِی عَنْ عَلِیٍّ رضی اللہ عنہ قَالَ دَعَا الْقُرَّاءَ فِیْ رَمَضَانَ فَاَمَرَمِنْهُمْ رَجُلًا يُّصَلِّيْ بِالنَّاسِ عِشْرِيْنَ رَكْعَةً وَكَانَ عَلِیٌّ يُوْتِرُبِهِمْ. (٢)

ترجمہ: حضرت ابوعبد الرحمٰن السلمی سے روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے رمضان المبارک میں قاریوں کو بلایا۔ پھر ان میں سے ایک قاری کو حکم دیا کہ لوگوں کو بیس رکعت پڑھائے اور حضرت علی رضی اللہ عنہ خود انہیں وتر پڑھاتے تھے۔

دیگر صحابہ رضی اللہ عنہم وتابعین رحمۃ اللہ علیہم کا عمل:

حضرات خلفاء راشدین رضی اللہ عنہم کے علاوہ دیگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور تابعین کرام رحمۃ اللہ علیہم سے بھی بیس رکعت تراویح ہی منقول ہے۔ ذیل میں چند شخصیات کا عمل پیش کیا جاتا ہے کہ انہوں نے بیس رکعت تراویح پڑھی یا پڑھائی ہیں۔

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ:

حضرت زید بن وہب فرماتے ہیں:

كَانَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ يُصَلِّيْ بِنَا فِيْ شَهْرِرَمَضَانَ فَيَنْصَرِفُ وَعَلَيْهِ لَيْلٌ قَالَ الْاَعْمَشُ: كَانَ يُصَلِّيْ عِشْرِيْنَ رَكْعَةً وَّيُوْتِرُبِثَلَاثٍ. (٣)

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ رمضان المبارک میں ہمیں تراویح پڑھاتے تھے

(١)(مصنف ابن ابی شیبة ج5ص 223، کم یصلی فی رمضان من رکعة؟رقم الحدیث 7763)

(٢)(السنن الکبری للبیهقی ج 2ص 496 باب ما روی فی عدد رکعات القیام فی شهر رمضان)

(٣)(قیام الیل للمروزی ص 157 کتاب قیام رمضان، باب عدد الرکعات الخ)

http://mujahid.xtgem.com

اورگھر لوٹ جاتے تورات ابھی باقی ہوتی تھی۔حدیث کے راوی امام اعمش فرماتے ہیں کہ آپ رضی اللہ عنہ بیس رکعت تراویح اور تین رکعت وتر پڑھتے تھے۔

سیدنا ابی بن کعب رضی اللہ عنہ :

حضرت حسن بصری حضرت عبدالعزیز بن رفیع سے روایت کرتے ہیں:

كَانَ اُبَیُّ بْنُ كَعْبٍ رضی اللہ عنہ یُصَلِّیْ بِالنَّاسِ فِیْ رَمَضَانَ بِالْمَدِیْنَةِ عِشْرِیْنَ رَكْعَةً وَّیُوْتِرُ بِثَلَاثٍ. (۱)

ترجمہ: حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ رمضان میں لوگوں کو بیس رکعت تراویح اور تین رکعت وتر پڑھاتے تھے۔

حضرت عطاء بن ابی رباح رحمۃ اللہ علیہ :

آپ جلیل القدر تابعی ہیں۔دوسو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی زیارت کی ہے۔(۲) فرماتے ہیں:

اَدْرَكْتُ النَّاسَ وَهُمْ یُصَلُّوْنَ ثَلَاثًاوَّعِشْرِیْنَ رَكْعَةً بِالْوِتْرِ. (۳)

ترجمہ: میں نے لوگوں (صحابہ رضی اللہ عنہم وتابعین رحمۃ اللہ علیہم حضرات) کو بیس رکعت تراویح اور تین رکعت وتر پڑھتے پایا ہے۔

حضرت ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ :

آپ اہل کوفہ کے مشہور ونامور مفتی ہیں۔امام شعبی فرماتے ہیں کہ میں نے آپ

(۱)(مصنف ابن ابی شیبہ ج 5ص 224، کم یصلی فی رمضان من ركعة؟رقم 7766)

(۲)(تهذيب التهذيب لابن حجر ج 4ص 488)

(۳)(مصنف ابن ابی شیبہ ج5ص 224، کم یصلی فی رمضان من ركعة؟رقم 7770)

http://mujahid.xtgem.com

سے بڑا عالم کسی کو نہیں دیکھا۔(۱)

آپ فرماتے ہیں:

اِنَّ النَّاسَ کَانُوْا یُصَلُّوْنَ خَمْسَ تَرْوِیْحَاتٍ فِیْ رَمَضَانَ. (۲)

ترجمہ: لوگ رمضان میں پانچ ترویحے (بیس رکعت) پڑھتے تھے۔

حضرت شُتیر بن شکل رحمۃ اللہ علیہ:

نامور تابعی ہیں۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے شاگرد ہیں۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ، حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا اور حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے۔(۳)

آپ کے بارے میں روایت ہیں۔

عَنْ شُتَیْرِبْنِ شَکْلٍ وَکَانَ مِنْ اَصْحَابِ عَلِیٍّ رضی اللہ عنہ اَنَّهٗ کَانَ یَؤُمُّهُمْ فِیْ شَهْرِرَمَضَانَ بِعِشْرِیْنَ رَکْعَةً وَّیُوْتِرُبِثَلَاثٍ. (۴)

ترجمہ: حضرت شُتیر بن شکل جو کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے شاگردوں میں سے ہیں، لوگوں کو رمضان میں بیس رکعت تراویح اور تین رکعت وتر پڑھاتے تھے۔

حضرت ابوالبختری رحمۃ اللہ علیہ:

اہل کوفہ میں اپنا علمی مقام رکھتے تھے۔ آپ حضرت ابن عباس، حضرت عمر، حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہم وغیرہ کے شاگرد ہیں۔(۵)

(۱)(تہذیب التہذیب لابن حجر ج1 ص 168)

(۲)(کتاب الآثار بروایۃ ابی یوسف ص 41 باب السہو، رقم الحدیث 211)

(۳)(تہذیب التہذیب لابن حجر ج 3ص 138)

(۴)(السنن الکبریٰ للبیہقی ج 2ص 496 باب ما روی فی عدد رکعات القیام فی شہر رمضان)

(۵)(تہذیب التہذیب لابن حجر ج 2ص 679)

http://mujahid.xtgem.com

آپ کے بارے میں روایت ہے۔

اَنَّہٗ کَانَ یُصَلِّیْ خَمْسَ تَرْوِیْحَاتٍ فِیْ رَمَضَانَ وَیُوْتِرُ بِثَلَاثٍ. (۱)

ترجمہ: آپ رمضان میں پانچ ترویحے (یعنی بیس رکعت) اور تین وتر پڑھتے تھے۔

حضرت سوید بن غفلۃ رحمۃ اللہ علیہ :

آپ مشہور تابعی ہیں۔ حضرت ابوبکر، حضرت عمر، حضرت عثمان، حضرت علی، حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہم وغیرہ صحابہ کی زیارت کی ہے اور ان سے روایت لی ہے۔(۲)

آپ کے بارے میں ابوالخصیب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

کَانَ یَؤُمُّنَا سُوَیْدُ بْنُ غَفْلَةَ فِیْ رَمَضَانَ فَیُصَلِّیْ خَمْسَ تَرْوِیْحَاتٍ عِشْرِیْنَ رَکْعَةً. (۳)

ترجمہ: حضرت سوید بن غفلہ رحمۃ اللہ علیہ ہمیں رمضان میں پانچ ترویحے یعنی بیس رکعت تراویح پڑھاتے تھے۔

حضرت ابن ابی ملیکہ رحمۃ اللہ علیہ :

جلیل القدر تابعی ہیں۔ تیس صحابہ رضی اللہ عنہم کی زیارت سے مشرف ہوئے(۴)

آپ کے متعلق نافع بن عمر رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:

کَانَ ابْنُ اَبِیْ مُلَیْکَةَ یُصَلِّیْ بِنَا فِیْ رَمَضَانَ عِشْرِیْنَ رَکْعَةً.(۵)

(۱)(مصنف ابن ابی شیبہ ج5ص 224، کم یصلی فی رمضان من رکعۃ؟رقم 7768)

(۲)(تہذیب التہذیب لابن حجر ج 3ص 107)

(۳)(السنن الکبری للبیہقی ج 2ص 496 باب ما روی فی عدد رکعات القیام فی شہر رمضان)

(۴)(تہذیب التہذیب لابن حجر ج 3ص 559)

(۵)(مصنف ابن ابی شیبۃ ج5ص 223، 224 کم یصلی فی رمضان من رکعۃ؟رقم 7765)

http://mujahid.xtgem.com

ترجمہ: حضرت ابن ابی ملیکہ رحمۃ اللہ علیہ ہمیں رمضان میں بیس رکعت پڑھاتے تھے۔

حضرت سعید بن جبیر رحمۃ اللہ علیہ:

آپ کبار تابعین میں سے ہیں۔ حضرت ابن عباس، حضرت ابن زبیر، حضرت ابن عمر، حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہم وغیرہ صحابہ سے روایات لی ہیں۔ اہل کوفہ میں علمی مقام رکھتے تھے۔ حجاج بن یوسف نے ظلماً قتل کیا تھا۔(۱)

آپ کے متعلق اسماعیل بن عبدالملک رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

کَانَ سَعِیْدُبْنُ جُبَیْرٍیَؤُمَّنَا فِیْ شَھْرِرَمَضَانَ فَکَانَ یَقْرَءُ بِقِرَائَتَیْنِ جَمِیْعًا، یَقْرَءُ لَیْلَۃً بِقِرَائَۃِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ فَکَانَ یُصَلِّیْ خَمْسَ تَرْوِیْحَاتٍ. (۲)

ترجمہ: حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ رمضان کے مہینہ میں ہماری امامت کرواتے تھے۔ آپ دونوں قراءتیں پڑھتے تھے۔ ایک رات ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی قرات پڑھتے (اور دوسری رات حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی قرات) آپ پانچ ترویحے (یعنی بیس رکعت) پڑھتے تھے۔

حضرت علی بن ربیعہ:

آپ حضرت علی، حضرت مغیرہ بن شعبہ، حضرت سمرۃ بن جندب رضی اللہ عنہم وغیرہ جلیل القدر صحابہ کے شاگرد ہیں۔(۳)

حضرت سعید بن عبید رحمۃ اللہ علیہ آپ کے بارے میں فرماتے ہیں:

اَنَّ عَلِیَّ بْنَ رَبِیْعَۃَ کَانَ یُصَلِّیْ بِھِمْ فِیْ رَمَضَانَ خَمْسَ تَرْوِیْحَاتٍ وَّ

(۱)(تہذیب التہذیب لابن حجر ج 2ص 625)

(۲)(مصنف عبد الرزاق ج 4ص 204 باب قیام رمضان، رقم الحدیث 7779)

(۳)(تہذیب التہذیب لابن حجر ج 4ص 596)

http://mujahid.xtgem.com

يُوتِرُ بِثَلاثٍ . (۱)

ترجمہ: حضرت علی بن ربیعہ رحمۃ اللہ علیہ رمضان المبارک میں پانچ ترویحے (یعنی بیس رکعت) اور تین وتر پڑھایا کرتے تھے۔

حضرات ائمہ اربعہ رحمۃ اللہ علیہم:

نبی اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی پاک سنتوں اور خلفائے راشدین رضی اللہ عنہم کے مقدس طریقوں کی تدوین جس جامعیت اور تفصیل کے ساتھ حضرات ائمہ اربعہ نے فرمائی یہ مقام امت میں کسی اور کو نصیب نہیں ہوا۔ اسی لئے پوری امت ان ہی کی رہنمائی میں پاک سنتوں پر عمل کر رہی ہے۔ ائمہ اربعہ بھی بیس رکعت تراویح کے قائل تھے اور امام مالک رحمۃ اللہ علیہ بیس تراویح اور سولہ رکعت نفل کے قائل تھے۔ تفصیل پیش خدمت ہے۔

امام اعظم امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ:

1- علامہ ابن رشد رحمۃ اللہ علیہ اپنی مشہور کتاب "بدایۃ المجتہد" میں لکھتے ہیں کہ امام ابوحنیفہ کے ہاں قیام رمضان بیس رکعت ہے۔ (۲)

2- امام فخر الدین قاضی خان حنفی رحمۃ اللہ علیہ اپنے فتاوی میں رقمطراز ہیں:

عَنْ اَبِیْ حَنِیْفَۃَ رحمۃ اللہ علیہ قَالَ الْقِیَامُ فِیْ شَھْرِ رَمَضَانَ سُنَّۃٌ ...... کُلَّ لَیْلَۃٍ سِوَی الْوِتْرِ عِشْرِیْنَ رَکْعَۃً خَمْسَ تَرْوِیْحَاتٍ. (۳)

ترجمہ: امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ رمضان میں ہر رات بیس رکعت یعنی پانچ ترویحے وتر کے علاوہ پڑھنا سنت ہے۔

(۱)(مصنف ابن ابی شیبہ ج5 ص 224 کم یصلی فی رمضان من رکعۃ؟رقم 7772)

(۲)(بدایۃ المجتھد ج 1 ص 214)

(۳)(فتاوی قاضی خان ج1 ص12 1)

http://mujahid.xtgem.com

امام مالک بن انس رحمۃ اللہ علیہ:

امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نے ایک قول کے مطابق بیس رکعت تراویح کو مستحسن کہا ہے۔

چنانچہ علامہ ابن رشد مالکی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

وَاخْتَارَمَالِکٌ فِیْ اَحَدِقَوْلَیْہِ...... اَلْقِیَامَ بِعِشْرِیْنَ رَکْعَۃً. (۱)

ترجمہ: امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نے ایک قول میں بیس رکعت تراویح کو پسند کیا ہے۔

دوسرا قول چھتیس رکعت کا ہے جن میں بیس رکعت تراویح اور سولہ رکعت نفل تھی۔

امام محمد بن ادریس شافعی رحمۃ اللہ علیہ:

1- آپ فرماتے ہیں:

اَحَبُّ اِلَیَّ عِشْرُوْنَ...... وَکَذَالِکَ یَقُوْمُوْنَ بِمَکَّۃَ. (۲)

ترجمہ: مجھے بیس رکعت تراویح پسند ہے، مکہ میں بھی بیس رکعت ہی پڑھتے ہیں۔

2- دوسرے مقام پر فرماتے ہیں:

وَھٰکَذَااَدْرَکْتُ بِبَلَدِنَابِمَکَّۃَ یُصَلُّوْنَ عِشْرِیْنَ رَکْعَۃً. (۳)

ترجمہ: میں نے اپنے شہر مکہ میں لوگوں کو بیس رکعت نماز تراویح پڑھتے پایا ہے۔

امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ:

فقہ حنبلی کے ممتاز ترجمان امام ابن قدامہ حنبلی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

وَالْمُخْتَارُعِنْدَاَبِیْ عَبْدِاللّٰہِ فِیْھَاعِشْرُوْنَ رَکْعَۃً وَبِھٰذَا قَالَ الثَّوْرِیُّ وَ اَبُوْحَنِیْفَۃَ وَالشَّافِعِیّ رحمۃ اللہ علیہم. (۴)

(۱)(بدایة المجتهد ج1ص 214) (۲)(قیام اللیل ص 159)

(۳)(جامع الترمذی ج1 ص 166باب ما جاء فی قیام شهر رمضان)

(۴)(المغنی لابن قدامه ج2ص 366، مسئلة 247)

http://mujahid.xtgem.com

ترجمہ: امام ابوعبداللہ (احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ) کے نزدیک مختار اور راجح بیس رکعت تراویح ہے اور امام سفیان ثوری، امام ابوحنیفہ اور امام شافعی رحمۃ اللہ علیہم بھی بیس رکعت ہی کے قائل ہیں۔

حضرات مشائخ عظام رحمۃ اللہ علیہم:

امت مسلمہ میں جو مشائخ گزرے ہیں ان کا عمل واخلاق، کردار وسیرت اس امت کے لئے مشعل راہ ہے۔ ان کی زندگی پر نظر ڈالی جائے تو وہ بھی بیس رکعت پر عمل پیرا نظر آتے ہیں، جو یقیناً بیس رکعت قیام رمضان کی دلیل ہے۔ چند مشہور مشائخ عظام کی تصریحات پیش خدمت ہیں۔

شیخ ابوحامد محمد غزالی رحمۃ اللہ علیہ:

آپ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

اَلتَّـرَاوِيْـحُ وَ هِـيَ عِشْـرُوْنَ رَكْـعَةً وَكَيْـفِيَّتُهَـا مَشْهُوْرَةٌ وَهِيَ سُنَّةٌ مُؤَكَّدَةٌ. (۱)

ترجمہ: تراویح بیس رکعتیں ہیں جن کا طریقہ معروف ومشہور ہے اور یہ سنت موکدہ ہیں۔

شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ:

آپ اپنی مشہور کتاب ’’غنیۃ الطالبین‘‘ میں تراویح سے متعلق فرماتے ہیں:

صَلٰوةُ التَرَاوِيْحِ سُنَّةُ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم وَهِيَ عِشْرُوْنَ رَكْعَةً. (۲)

ترجمہ: صلوۃ تراویح نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت مبارکہ ہے اور یہ بیس رکعت ہے۔

شیخ امام عبدالوہاب شعرانی رحمۃ اللہ علیہ:

مشہور محدث، فقیہ اور سلسلہ تصوف میں ایک خاص مقام کے مالک تھے۔ اپنی

(۱)(احیاء العلوم ج 1ص 242، 243) (۲)(غنیۃ الطالبین ص 267۔268)

http://mujahid.xtgem.com

مشہور زمانہ کتاب ’’المیزان الکبری‘‘ میں تحریر فرماتے ہیں۔

اَلتَّرَاوِیُحُ فِیُ شَهُرِ رَمَضَانَ عِشُرُوُنَ رَکُعَةً. (۱)

ترجمہ: صلوۃ تراویح رمضان المبارک میں بیس رکعت ہے۔

حرمین شریفین (زادھما اللہ شرفاً) میں بیس رکعت تراویح:

حرم مکہ وحرم مدینہ میں چودہ سو سال سے بیس رکعت سے کم تراویح پڑھنا ثابت نہیں، بلکہ بیس رکعت ہی متوارث ومتواتر عمل رہا ہے۔ چنانچہ مسجد نبوی کے مشہور مدرس اور مدینہ منورہ کے سابق قاضی شیخ عطیہ سالم نے مسجد نبوی میں نماز تراویح کی چودہ سو سالہ تاریخ پر’’ التراویح اکثر من الف عام‘‘ کے نام سے ایک مستقل کتاب تالیف فرما کر ثابت کیا ہے کہ چودہ سو سالہ مدت میں بیس رکعت متواتر عمل ہے، اس سے کم ثابت نہیں۔

جامعۃ ام القریٰ مکہ مکرمہ کی طرف سے کلیة الشریعة والدراسات الاسلامية مكة المكرمة کے استاذ شیخ محمد علی صابونی رحمۃ اللہ علیہ کا ایک رسالہ ’’الهدی النبوی الصحیح فی صلوة التراويح‘‘ کے نام سے شائع کیا گیا ہے۔جس میں شیخ صابونی رحمۃ اللہ علیہ نے عہد خلافت راشدہ سے لے کر عہد حکومت سعودیہ تک مکہ مکرمہ ومسجد حرام میں ہمیشہ بیس رکعات تراویح پڑھے جانے کا ثبوت دیا ہے۔

تراویح میں قرآن کریم ختم کرنا سنت ہے:

-1 عَنُ اَبِیُ عُثُمَانَ النَّهُدِیِّ قَالَ دَعَا عُمَرُ بُنُ الُخَطَّابِ رضی اللہ عنہ بِثَلَاثِ قُرَّاءٍ فَاسُتَقُرَئَهُمُ فَاَمَرَ اَسُرَعَهُمُ قِرَاءَ ةً اَنُ یَّقُرَءَ لِلنَّاسِ ثَلَاثِیُنَ ایَةً وَّاَمَرَ اَوُسَطَهُمُ اَنُ یَّقُرَءَ خَمُسًا وَّعِشُرِیُنَ وَاَمَرَ اَبُطَاَهُمُ اَنُ یَّقُرَءَ لِلنَّاسِ عِشُرِیُنَ ایَةً. (۲)

(۱)(المیزان الکبری ص 153 (۲)(السنن الکبریٰ للبیهقی ج 2ص 497 باب قدر قرائتهم فی قیام شهر رمضان،مصنف ابن ابی شیبة ج5 ص 220، 221، فی صلاة رمضان،رقم 7754)

http://mujahid.xtgem.com

ترجمہ: حضرت ابوعثمان نہدی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے تین قراءکو بلایا اوران کی قرات سنی۔تو تیز قراءت کرنے والے کو حکم دیا کہ (تراویح میں) لوگوں کو (ہر رکعت میں) تیس آیات پڑھائے۔معمولی تیز پڑھنے والے کو پچیس آیات اور آہستہ پڑھنے والے کو بیس آیات پڑھنے کا حکم دیا۔

2- عَنِ الْحَسَنِ قَالَ مَنْ اَمَّ النَّاسَ فِیْ رَمَضَانَ فَلْیَاْخُذْ بِھِمُ الْیُسْرَ فَاِنْ کَانَ بَطِیْءَ الْقِرَائَةِ فَلْیَخْتِمِ الْقُرْاٰنَ خَتْمَةً وَاِنْ کَانَ قِرَاءَتُهٗ بَیْنَ ذٰلِکَ فَخَتْمَةٌ وَنِصْفٌ فَاِنْ کَانَ سَرِیْعَ الْقِرَائَةِ فَمَرَّتَیْنِ. (۱)

ترجمہ: حضرت حسن بصری فرماتے رحمۃ اللہ علیہ ہیں کہ جو شخص رمضان میں لوگوں کو نماز تراویح پڑھائے۔وہ ان سے آسانی کا معاملہ کرے۔اگر اس کی قرات آہستہ ہو تو ایک ختم قرآن کرے درمیانی ہو تو ڈیڑھ اور اگر تیز ہو تو پھر دوبار قرآن کا ختم کرے۔

3- وَعَنْ اَبِیْ حَنِیْفَةَ رحمۃ اللہ علیہ اَنَّهٗ کَانَ یَخْتِمُ فِیْ شَھْرِ رَمَضَانَ اِحْدٰی وَ سِتِّیْنَ خَتْمَةً ثَلٰثِیْنَ فِی الْاَیَّامِ وَثَلٰثِیْنَ فِی اللَّیَالِیْ وَوَاحِدَةً فِی التَّرَاوِیْحِ. (۲)

ترجمہ: امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے بارے میں مروی ہے کہ آپ رمضان مبارک میں اکسٹھ (61) قرآن مجید ختم کرتے تھے،تیس دن میں اور تیس رات میں اور ایک تراویح میں

4- قَالَ الْاِمَامُ الْفَقِیْهُ الْمُفْتِیْ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِیِّ بْنِ مُحَمَّدِ الْحَصْکَفِیْ رحمۃ اللہ علیہ (وَالْخَتْمُ) مَرَّةً سُنَّةٌ وَّمَرَّتَیْنِ فَضِیْلَةٌ وَّثَلَاثًا اَفْضَلُ (وَلَایُتْرَکُ)الْخَتْمُ (لِکَسْلِ الْقَوْمِ) (۳)

ترجمہ: مشہور فقیہ ومفتی امام محمد بن علی حصکفی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ تراویح میں ایک بار ختم کرنا سنت ہے دوبار باعث فضیلت اور تین بار افضل ہے،قوم کی سستی کی وجہ سے اسے ترک نہ کیا جائے

(۱)(مصنف ابن ابی شیبۃ ج5 ص 222، فی صلاۃ رمضان،رقم 7761)

(۲)(فتاوی قاضی خان ج 1ص 112)

(۳)(الدر المختار ج 2ص 601، باب التراویح)

http://mujahid.xtgem.com

5- فتاویٰ عالمگیریہ میں ہے:

اَلسُّنَّۃُ فِی التَّرَاوِیحِ اِنَّمَا ھُوَ الْخَتمُ مَرَّۃً فَلَایَتْرُکُ لِکَسُلِ الْقَوْمِ. (۱)

ترجمہ: تراویح میں ایک بار ختم قرآن کرنا سنت ہے، لوگوں کی کاہلی کی وجہ سے ترک نہ کیا جائے۔

☆☆☆

نماز جنازہ

نماز جنازہ کا طریقہ:

نماز جنازہ میں چار تکبیریں ہیں۔ پہلی تکبیر کے بعد اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء، دوسری کے بعد نبی اکرم ﷺ پر درود شریف، تیسری کے بعد میت کے لئے دعا اور چوتھی کے بعد سلام پھیرا جاتا ہے۔

1: عَنْ اَبِی ھُرَیْرَۃَ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ نَعَی النَّجَاشِیَّ فِی الْیَوْمِ الَّذِیْ مَاتَ فِیْہِ وَخَرَجَ بِھِمْ اِلَی الْمُصَلّٰی فَصَفَّ بِھِمْ وَکَبَّرَ عَلَیْھِمْ اَرْبَعَ تَکْبِیْرَاتٍ. (۲)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے نجاشی کی وفات کی خبر دی جس دن وہ فوت ہوئے تھے۔ آپ ﷺ صحابہ کو لے کر عیدگاہ پہنچے ان کی صف بندی کی اور آپ ﷺ نے چار تکبیریں کہیں۔

2: عَنِ الشَّعْبِیِّ قَالَ اَلتَّکْبِیْرَۃُ الْاُوْلٰی عَلَی الْمَیِّتِ ثَنَاءٌ عَلَی اللّٰہِ وَالثَّانِیَۃُ صَلَاۃٌ عَلَی النَّبِیِّ ﷺ وَالثَّالِثَۃُ دُعَاءٌ لِلْمَیِّتِ وَالرَّابِعَۃُ تَسْلِیْمٌ. (۳)

(۱)(فتاوی عالمگیریہ ج1 ص 130)

(۲)(صحیح البخاری ج1 ص 178 باب التکبیر علی الجنازۃ اربعا)

(۳)(مصنف عبدالرزاق ج3 ص 316 باب القرأۃ والدعاء فی الصلاۃ علی المیت، رقم 6462)

http://mujahid.xtgem.com

ترجمہ: مشہور تابعی امام شعبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ”میت کے جنازہ پر پہلی تکبیر کے بعد ثناء دوسری تکبیر کے بعد نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود جبکہ تیسری تکبیر کے بعد میت کے لیے دعا اور چوتھی تکبیر کے بعد سلام پھیرا جاتا ہے۔“

3: عَنْ اِبْرَاهِيمَ النَّخعِيِّ رحمۃ اللہ علیہ قَالَ اَلْاُوْلیٰ الثَّنَاءُ عَلَى اللّٰهِ وَالثَّانِيَةُ صَلٰوةٌ عَلَى النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم وَالثَّالِثَةُ دُعَاءٌ لِلْمَيِّتِ وَالرَّابِعَةُ سَلَامٌ تُسَلِّمُ.(۱)

ترجمہ: جلیل القدر تابعی حضرت ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ”نماز جنازہ میں پہلی تکبیر کے بعد اللہ کی حمد وثناء، دوسری کے بعد نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود، تیسری کے بعد میت کے لیے دعا اور چوتھی کے بعد سلام پھیرا جاتا ہے۔“

ثناء:

1: عَنْ اَبِیْ سَعِيْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم اِذَاافْتَتَحَ الصَّلٰوةَ قَالَ سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالٰى جَدُّكَ وَلَا اِلٰهَ غَيْرُكَ. (۲)

ترجمہ: حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز شروع فرماتے تو سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ آخر تک پڑھتے تھے۔

2: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی روایت میں ثناء میں ”وَ جَلَّ ثَنَاؤُكَ“ کے الفاظ بھی آئے ہیں:

اِنَّ مِنْ اَحَبِّ الْكَلَامِ اِلَى اللّٰهِ عَزَّ وَ جَلَّ اَنْ يَقُوْلَ الْعَبْدُ سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالٰى جَدُّكَ وَ جَلَّ ثَنَاؤُكَ وَلَا اِلٰهَ

(۱)(کتاب الآثار لابی حنیفة بروایة الامام محمد ص 48 باب الصلوة علی الجنازة رقم 238)

(۲)(سنن النسائی ج 1ص 143 باب نوع آخر من الذکر)

http://mujahid.xtgem.com

غَيْرُکَ.(۱)

ترجمہ: بندے کا وہ کلام جو اللہ تعالیٰ کو بہت محبوب ہے وہ یہ ہے کہ بندہ کہے:

سُبْحَانَکَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِکَ وَتَبَارَکَ اسْمُکَ وَتَعَالٰی جَدُّکَ وَ جَلَّ ثَنَاؤُکَ وَلَا اِلٰهَ غَيْرُکَ.

ترجمہ ثناء: اے اللہ! تو شریکوں سے پاک ہے، میں تیری تعریف کرتا ہوں، تیرا نام برکت والا ہے، تیری شان سب سے اونچی ہے، تیری تعریف بلند ہے اور تیرے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔

درود شریف:

جنازہ پڑھنے والے کو دوسری تکبیر کے بعد درود شریف پڑھنا چاہیے۔ افضل درود درود ابراہیمی ہے۔ اگر اس کے علاوہ کوئی اور پڑھنا چاہے تو پڑھ سکتا ہے۔ احادیث مبارکہ میں نماز جنازہ کے لیے لفظ بہ لفظ کوئی درود مقرر نہیں ہے۔

میت کے لئے دعا:

اگر میت بالغ ہے تو اس کے لئے دعا یہ ہے:

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِحَيِّنَا وَمَيِّتِنَا وَشَاهِدِنَا وَ غَائِبِنَا وَصَغِيْرِنَا وَكَبِيْرِنَا وَ ذَكَرِنَا وَاُنْثَانَا، اَللّٰهُمَّ مَنْ اَحْيَيْتَهٗ مِنَّا فَاَحْيِهٖ عَلَى الْاِسْلَامِ وَمَنْ تَوَفَّيْتَهٗ مِنَّا فَتَوَفَّهٗ عَلَى الْاِيْمَانِ(۲)

ترجمہ: اے اللہ! ہمارے زندوں اور مردوں کو بخش دے، ہمارے حاضر اور غائب کو بخش

(۱)(مسند الفردوس لابی شجاع الدیلمی ج 1 ص 214 رقم الحدیث 819)

(۲)(جامع الترمذی ج 1 ص 198 باب ما یقول فی الصلوۃ علی المیت ،مصنف عبدالرزاق ج 3 ص 313 باب القرأۃ والدعاء فی الصلاۃ علی المیت رقم 6447)

http://mujahid.xtgem.com

دے ہمارے چھوٹوں اور بڑوں کو بخش دے، ہمارے مردوں اور عورتوں کو بخش دے۔اے اللہ! ہم میں سے جس کو زندہ رکھے تو اسلام پر زندہ رکھ اور جس کو موت دے تو ایمان کی حالت میں موت دے۔

اگر میت نابالغ ہوتو.......:

حدیث میں آیا ہے: وَالسِّقْطُ يُصَلّٰى عَلَيْهِ وَيُدْعٰى لِوَالِدَيْهِ بِالْمَغْفِرَةِ وَالرَّحْمَةِ

ترجمہ: نابالغ کی نماز جنازہ ادا کی جائے اور اس کے والدین کے لیے مغفرت اور رحمت کی دعا کی جائے۔(۱) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نابالغ میت کی نماز جنازہ میں یہ دعا پڑھتے تھے

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ لَنَا سَلَفًا وَّفَرَطًاوَّذُخْرًا.(۲)

اسی طرح کے الفاظ حضرت حسن بصری سے بھی منقول ہیں۔(۳)

چونکہ حدیث میں کوئی خاص دعا مقرر نہیں کی گئی اور حضرات سلف صالحین سے بھی مختلف الفاظ مروی ہیں اسی لئے فقہاءِ تمام روایات کے پیش نظر ایک جامع دعا ذکر فرمائی ہے:

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ لَنَا فَرَطاً وَاجْعَلْهُ لَنَا اَجْرًا وَذُخْرًا وَاجْعَلْهُ لَنَا شَافِعًا وَمُشَفَّعًا(۴)

ترجمہ: اے اللہ! اس بچہ کو ہمارا پیش رو بنا دے اور اسے ہمارے لیے باعث اجر بنا ،اسے ہمارے لئے سفارش کرنے والا بنا اور اس کی سفارش قبول فرما۔

(۱)(سنن ابی داؤد ج2 ص 97 باب المشی امام الجنازۃ)

(۲)(السنن الکبریٰ للبیھقی ج4 ص 10 باب السقط یغسل ویکفن ویصلی علیه)

(۳)(صحیح البخاری ج1 ص 178 باب قراءۃ فاتحۃ الکتاب علی الجنازۃ)

(۴)(الھدایۃ مع نصب الرایۃ ج 2 ص 279 فصل فی الصلاۃ علی المیت ، المحیط البرھانی ج2ص 328 الفصل الثانی والثلاثون فی الجنائز،کنز الدقائق للنسفی مع البحر الرائق ج 2 ص 322 فصل السلطان احق بصلاته)

http://mujahid.xtgem.com

اگر نابالغ بچی کا جنازہ ہو تو اسی دعا میں ''اِجۡعَلۡهُ'' کی جگہ ''اِجۡعَلۡهَا'' اور ''شَافِعًا وَمُشَفَّعًا'' کی جگہ ''شَافِعَةً وَّمُشَفَّعَةً'' کہے۔

فائدہ: احادیث میں چونکہ مختلف دعائیں مروی ہیں اس لیے فقہاء نے تصریح کی ہے کہ اگر یہ دعائیں یاد نہ ہو تو جو چاہے دعا کر لے۔

فَاِنۡ کَانَ لَایُحۡسِنُ یَأۡتِیۡ بِاَیِّ دُعَاءٍ شَاءَ.(۱)

ترجمہ: اگر یہ دعائیں اچھی طرح نہ مانگ سکے تو جو دعا چاہے مانگے۔

سلام:

1: وَقَالَ[رَسُوۡلُ اللّٰهِ ﷺ]صَلُّوۡا عَلَی النَّجَاشِیِّ، سَمَّاهَا صَلٰوةً لَیۡسَ فِیۡهَا رُکُوۡعٌ وَلَاسُجُوۡدٌ وَلَا یُتَکَلَّمُ فِیۡهَا وَفِیۡهَا تَکۡبِیۡرٌ وَتَسۡلِیۡمٌ.(۲)

ترجمہ: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ نجاشی رحمۃ اللہ علیہ پر نماز پڑھو۔ آپ ﷺ نے جنازہ کو نماز کہا جس میں رکوع ہے، نہ سجدہ اور نہ ہی گفتگو کی جاتی ہے۔ اس میں تو تکبیرات اور سلام پھیرنا ہوتا ہے۔

2: حضرت ابراہیم ہجری رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں:

حضرت عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ نے اپنی بیٹی کا جنازہ پڑھایا اور چار تکبیریں کہیں ''ثُمَّ سَلَّمَ عَنۡ یَمِیۡنِهٖ وَعَنۡ شِمَالِهٖ''(۳)

ترجمہ: پھر اپنے دائیں طرف اور بائیں طرف سلام پھیرا۔

3: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

اَلتَّسۡلِیۡمُ عَلَی الۡجَنَازَةِ مِثۡلُ التَّسۡلِیۡمِ فِی الصَّلٰوةِ.(۴)

(۱)(الفتاویٰ الهندیه ج1 ص 164 الصلوة علی المیت)

(۲)(صحیح البخاری ج1 ص176باب سنة الصلوة علی الجنازة)

(۳)(السنن الکبریٰ للبیهقی ج4ص 43باب من قال یسلم عن یمینه وعن شماله)

(۴)(السنن الکبریٰ للبیهقی ج4 ص 43 باب من قال یسلم عن یمینه وعن شماله،التلخیص الحبیر لابن حجر ج2 ص 124 رقم 771)

http://mujahid.xtgem.com

ترجمہ: جنازے کا سلام دوسری نمازوں کے سلام کی طرح ہے۔

نماز جنازہ مسجد میں نہ پڑھا جائے:

1: عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم مَنْ صَلّٰی عَلٰی جَنَازَةٍ فِی الْمَسْجِدِ فَلَا شَیْءَ لَهٗ.(۱)

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے مسجد میں نماز جنازہ پڑھی اس کے لیے کوئی اجر نہیں۔

2: عَنْ کَثِیْرِ بْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ لَأَعْرِفَنَّ مَاصُلِّیَتْ عَلٰی جَنَازَةٍ فِی الْمَسْجِدِ.(۲)

ترجمہ: حضرت کثیر بن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ”میں خوب جانتا ہوں کہ (عہد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں) کسی بھی جنازہ پر نماز مسجد میں نہیں پڑھی گئی۔“

نماز جنازہ میں صرف پہلی تکبیر میں رفع یدین کرنا:

1: عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم کَبَّرَ عَلَی الْجَنَازَةِ فَرَفَعَ یَدَیْهِ فِیْ اَوَّلِ تَکْبِیْرَةٍ.(۳)

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز جنازہ کے لیے تکبیر کہی اور اپنے ہاتھ پہلی تکبیر کے وقت اٹھائے۔

(۱)(سنن ابی داؤد ج 2 ص 98 باب الصلوۃ علی الجنازۃ فی المسجد،سنن ابن ماجۃ ج1ص 109 باب ما جاء فی الصلوۃ علی الجنازۃ فی المسجد ،مصنف عبدالرزاق ج 3 ص 344 باب الصلاۃ علی الجنازۃفی المسجدرقم 6606)

(۲)(مصنف عبدالرزاق ج3 ص 344 باب الصلاۃ علی الجنازۃفی المسجدرقم 6607)

(۳)(جامع الترمذی ج 1 ص 206 باب ماجاء فی رفع الیدین علی الجنازۃ ،سنن الدار قطنی ج 2 ص 75 کتاب الجنائز ،باب وضع الیمنی علی الیسریٰ الخ)

http://mujahid.xtgem.com

2: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ﷠ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ عَلَى الْجَنَازَةِ فِيْ اَوَّلِ تَكْبِيْرَةٍ ثُمَّ لَايَعُوْدُ.(۱)

ترجمہ: حضرت ابن عباس ﷠ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نمازِ جنازہ میں صرف پہلی تکبیر کے وقت رفع یدین کرتے تھے پھر دوبارہ نہیں کرتے تھے۔

3: عَنْ مُوْسیٰ بْنِ دِهْقَانَ قَالَ رَأَيْتُ اَبَانَ بْنَ عُثْمَان يُصَلِّيْ عَلَى الْجَنَازَةِ فَكَبَّرَ اَرْبَعًا يَرْفَعُ يَدَيْهِ فِيْ اَوَّلِ التَّكْبِيْرَةِ.(۲)

ترجمہ موسیٰ بن دہقان کہتے ہیں کہ میں نے امیر مدینہ ابان بن عثمان کو دیکھا کہ انہوں نے نماز جنازہ پڑھایا، چار تکبیریں کہیں اور پہلی تکبیر میں رفع یدین کیا۔

نماز جنازہ آہستہ پڑھنا چاہیے:

1: حضرت ابوامامہ بن سہل سے نماز جنازہ کا سنت طریقہ مروی ہے اس میں یہ الفاظ ہیں "سِرًّا فِيْ نَفْسِهٖ"(۳)

ترجمہ: نماز جنازہ آہستہ دل میں پڑھا جائے۔

2: عَنْ جَابِرٍ ﷛ قَالَ مَا اَبَاحَ لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَلَا اَبُوْبَكْرٍ وَّلَا عُمَرُ ﷠ فِيْ شَيْءٍ مَا اَبَاحُوْا فِي الصَّلٰوةِ عَلَى الْمَيِّتِ .(۴)

ترجمہ: حضرت جابر ﷛ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ حضرت ابوبکر اور حضرت عمر ﷠ نے ہمارے لیے نماز جنازہ میں کوئی چیز مقرر نہیں فرمائی۔

(۱)(سنن الدار قطنی ج2 ص 75 کتاب الجنائز ،باب وضع الیمنی علی الیسریٰ الخ)

(۲)(جزء رفع الیدین للبخاری ص 156 رقم 186)

(۳)(السنن الکبریٰ للبیهقی ج4ص 39باب القرائة فی صلاة الجنازة)

(۴)(سنن ابن ماجة ج1ص 108 باب ما جاء فی الدعاء فی الصلاة علی الجنازة)

http://mujahid.xtgem.com

اس حدیث کے بارے میں حافظ ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

وَالَّذِیْ وَقَفْتُ عَلَیْہِ بَاحَایْ جَھَرَ فَاللّٰہُ اَعْلَمُ(۱)

ترجمہ: جہاں تک میری معلومات ہیں تو (حدیث کے لفظ) بَاحَ کا معنی جَھَرَ ہے۔
مطلب یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے نماز جنازہ بلند آواز سے نہیں پڑھی۔

نماز جنازہ کے متصل بعد اجتماعی دعا ثابت نہیں:

نماز جنازہ بذات خود دعا ہے، اس کے متصل بعد اجتماعی دعا کرنا ثابت نہیں۔ اس لیے فقہاء ومحدثین نے اس سے منع فرمایا ہے۔ چند تصریحات پیش خدمت ہیں:

1: شارح مشکوۃ، سلطان المحدثین ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

وَلَا یَدْعُوْ بَعْدَ صَلٰوۃِ الْجَنَازَۃِ لِاَنَّہٗ یُشْبِہُ الزِّیَادَۃَ فِیْ صَلٰوۃِ الْجَنَازَۃِ.(۲)

ترجمہ: نماز جنازہ کے بعد میت کے لیے دعا نہ مانگے، اس لیے کہ یہ نماز جنازہ میں زیادتی کے مشابہ ہے۔

مشہور فقیہ شیخ علامہ محمد بن محمد بن شہاب بزازی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

لَا یَقُوْمُ بِالدُّعَاءِ بَعْدَ صَلٰوۃِ الْجَنَازَۃِ لِاَنَّہٗ دَعَا مَرَّۃً.(۳)

ترجمہ: نماز جنازہ کے بعد دعا کے لیے نہ ٹھہرے، کیونکہ اس نے ایک مرتبہ دعا کر لی ہے۔

غائبانہ نماز جنازہ جائز نہیں:

نماز جنازہ کے لیے ضروری ہے کہ میت سامنے ہو۔ اگر میت سامنے نہ ہو تو

(۱)(التلخیص الحبیر لابن حجر ج2ص 123 رقم 771)
(۲)(المرقاۃ علی المشکوۃ ج4ص 149،باب المشی بالجنازۃ)
(۳)(الفتاوی البزازیۃ ج 1ص 72)

http://mujahid.xtgem.com

غائبانہ نماز جنازہ جائز نہیں ہے ۔اس لیے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دور مبارک سے اب تک امت کا تواتر عملی یہی رہا ہے کہ میت جنازہ پڑھنے والے کے سامنے ہوتی ہے۔

اس ضمن میں ایک امر کی وضاحت ضروری ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جو حضرت اصحمہ نجاشی رحمۃ اللہ علیہ کا جنازہ پڑھایا تھا اس کی حقیقت کیا تھی؟ آیا یہ غائبانہ تھا یا نہیں؟

اس بارے میں تمام روایات سامنے رکھتے ہوئے یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ یہ نماز جنازہ غائبانہ نہیں تھا، بلکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے معجزۃً حضرت نجاشی رحمۃ اللہ علیہ کی میت رکھ دی گئی تھی اور حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم بھی یہی تصور کر رہے تھے کہ جنازہ سامنے ہے چند روایات اور محققین کی تصریحات پیش کی جاتی ہیں۔

1: عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ اِنَّ اَخَاكُمُ النَّجَاشِيَّ تُوُفِّيَ فَصَلُّوْا عَلَيْهِ قَالَ فَصَفَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم وَصَفَفْنَا خَلْفَهٗ فَصَلّٰى عَلَيْهِ وَمَانَحْسَبُ الْجَنَازَةَ اِلَّا مَوْضُوْعَةً بَيْنَ يَدَيْهِ.(۱)

ترجمہ: حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خبر دی کہ تمہارا بھائی نجاشی فوت ہو گیا ہے ۔اس پر جنازہ پڑھو۔چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم آگے کھڑے ہوئے اور ہم نے پیچھے صف باندھ لی۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان پر نماز پڑھائی۔ہم یہی گمان کرتے تھے کہ جنازہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ہے۔

2: ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں:

وَهُمْ لَايَظُنُّوْنَ اِلَّا اَنَّ جَنَازَتَهٗ بَيْنَ يَدَيْهِ (۲)

(۱)(مسند احمد ج15ص 98 رقم 19890) (۲)(صحیح ابن حبان ص 872 باب ذکر البیان بان المصطفی صلی اللہ علیہ وسلم نعی الی الناس النجاشی الخ، رقم 3102،التمہید لابن عبدالبر ج3 ص 140 تحت رقم145،الاستذکار لابن عبدالبر ج3 ص 28 کتاب الجنائز)

http://mujahid.xtgem.com

ترجمہ: صحابہ کرام رضی اللہ عنہم یہی گمان کررہے تھے کہ جنازہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ہے۔

3: یہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خصوصیت تھی کہ معجزۃ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے دور کی اشیاء بلا حائل سامنے پیش کردی جاتی تھیں۔مثلاً جنگ موتہ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے جنگ کا پورا نقشہ معجزۃً پیش کیا گیا تھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم بتا رہے تھے کہ جھنڈا اب زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ کے پاس ہے، وہ شہید ہوگئے ہیں وغیرہ وغیرہ۔(۱)

اسی طرح معراج سے واپسی پر جب کفار مکہ نے بیت المقدس کے متعلق سوالات کیے تو بیت المقدس آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے کردیا گیا اور تمام حجابات ہٹادیے گئے(۲)

حضرت معاویہ بن معاویہ لیثی رضی اللہ عنہ جب فوت ہوئے تو حضرت جبرئیل آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور کہا کہ ان جنازہ پڑھنا پسند کریں گے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جی ہاں! انہوں نے اپنا پر زمین پر مارا جس سے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کا جنازہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے آگیا، جس پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھی۔(۳)

اسی طرح حضرت نجاشی کی میت بھی معجزۃً آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے کردی گئی۔

چنانچہ ابن عبدالبر رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

لِاَنَّهُ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ...... رُفِعَتْ لَهُ جَنَازَتُهُ كَمَا كُشِفَ لَهُ عَنْ بَيْتِ الْمُقَدَّسِ حِيْنَ سَأَلَتْهُ قُرَيْشٌ عَنْ صِفَتِهِ.(۴)

ترجمہ: کیونکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے نجاشی رحمۃ اللہ علیہ کا جنازہ لایا گیا تھا جس طرح جب قریش نے بیت المقدس کے بارے میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا تو بیت المقدس آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے کردیا گیا۔

(۱)(نصب الرایہ ج2 ص 292 (۲)(التمہید لابن عبدالبر ج3 ص 138 تحت رقم 145)

(۳)(مسند ابی یعلی ج7 ص 258 رقم 4268)

(۴)(التمہید لابن عبدالبر ج3 ص138 تحت رقم 145)

http://mujahid.xtgem.com

4: آنحضرت ﷺ کی حیات طیبہ میں کئی صحابہ رضی اللہ عنہم دور دراز کے علاقوں میں فوت ہوئے لیکن آپ ﷺ نے کسی کی غائبانہ نماز جنازہ نہیں پڑھی، اسی طرح حضرات خلفائے راشدین رضی اللہ عنہم نے بھی اپنے اپنے دور خلافت میں کسی غائب میت کی نماز جنازہ نہیں پڑھی۔ معلوم ہوا کہ غائبانہ نماز جنازہ درست نہیں۔

5: حضرت نجاشی کا جنازہ پڑھنا صرف آپ ﷺ کی خصوصیت ہے۔ محققین نے اس کے خصوصیت ہونے کی تصریح کی ہے۔

ا: امام یوسف بن عبداللہ بن محمد ابن عبدالبر (۱)

۲: علامہ عبدالرحمٰن الجزیری (۲)

۳: امام ابوسلیمان حمد بن محمد بن ابراہیم الخطابی (۳)

☆☆☆

(۱)(التمهيد لابن عبدالبر ج3ص 137,138)

(۲)(كتاب الفقه على المذاهب الاربعة ج1 ص 474 باب شروط صلوة الجنازة)

(۳)(معالم السنن للخطابى ج1 ص 270)

http://mujahid.xtgem.com

http://mujahid.xtgem.com

نمازعیدین

مسلمانوں کی خوشی وشادمانی کے لئے شریعت مطہرہ نے دوعیدوں کومشروع کیا ہے،رمضان کے بعدعیدالفطر اور۱۰ ذوالحجہ کوعیدالاضحیٰ ۔ان دومواقع پرنمازعیداس بات کا ثبوت ہوتاہے کہ مسلمان خوشی وغمی میں اپنے رب کی یادسے غافل نہیں رہتے۔

نمازعیدکاطریقہ:

عیدالفطر اورعیدالاضحیٰ دو دو رکعات چھ زائدتکبیروں کے ساتھ ادا کی جاتی ہیں۔پہلی رکعت میں ثناء کے بعدقرأت سے پہلے تین تکبیریں اوردوسری رکعت میں قرأت کے بعدتین تکبیریں زائدکہی جاتی ہیں۔پہلی رکعت میں زائدتکبیریں کہتے وقت ہاتھ کانوں تک اٹھاکرچھوڑ دیے جاتے ہیں اورتیسری تکبیر کے بعد باندھ لئے جاتے ہیں اوردوسری رکعت میں تین زائدتکبیروں کے بعدچوتھی تکبیرکہہ کرنمازی رکوع میں چلا جاتا ہے۔

اس طرح پہلی رکعت میں تکبیرتحریمہ اورتین زائدتکبیریں مل کرچارتکبیریں ہوئیں اوردوسری رکعت میں تین زائدتکبیریں اوررکوع کی تکبیرمل کرچارہوئیں۔یوں گویاکہ ہر رکعت میں چارتکبیریں ہوئیں۔

1: اَنَّ سَعِیْدَ بْنَ الْعَاصِ رضی اللہ عنہ سَأَلَ اَبَامُوْسٰی الْاَشْعَرِیَّ وَحُذَیْفَةَ بْنَ الْیَمَانِ رضی اللہ عنہ کَیْفَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم یُکَبِّرُ فِی الْاَضْحٰی وَالْفِطْرِ فَقَالَ اَبُوْ مُوْسٰی رضی اللہ عنہ کَانَ یُکَبِّرُ اَرْبَعًا تَکْبِیْرَةً عَلَی الْجَنَائِزِ فَقَالَ حُذَیْفَةُ رضی اللہ عنہ صَدَقَ فَقَالَ اَبُوْمُوْسٰی کَذٰلِکَ کُنْتُ اُکَبِّرُ فِی الْبَصْرَةِ حَیْثُ کُنْتُ عَلَیْهِمْ.(۱)

ترجمہ حضرت سعید بن العاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ اور

(۱)(سنن ابی داؤد ج 1 ص 170باب التکبیر فی العیدین ،السنن الکبریٰ للبیھقی ج 3ص 289 باب ذکر الخبر الذی روی فی التکبیر اربعا)

http://mujahid.xtgem.com

حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ سے سوال کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عیدالاضحیٰ اورعیدالفطر میں کتنی تکبیریں کہتے تھے؟ حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے جواب دیا چار تکبیریں کہتے تھے، جنازہ کی تکبیروں کی طرح۔حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے (حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ کی تصدیق کرتے ہوئے کہا کہ)انہوں نے سچ کہا۔حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ جب میں بصرہ میں گورنر تھا تو وہاں بھی ایسے ہی کیا کرتا تھا۔

2: عَنِ الْقَاسِمِ اَبِیْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ قَالَ حَدَّثَنِیْ بَعْضُ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ صَلّٰی بِنَا النَّبِیُّ صلی اللہ علیہ وسلم یَوْمَ عِیْدٍ فَکَبَّرَ اَرْبَعًا وَاَرْبَعًا ثُمَّ اَقْبَلَ عَلَیْنَا بِوَجْھِہٖ حِیْنَ انْصَرَفَ فَقَالَ لَاتَنْسَوْا کَتَکْبِیْرِ الْجَنَائِزِ وَاَشَارَ بِاَصَابِعِہٖ وَقَبَضَ اِبْھَامَہٗ.(۱)

ترجمہ: ابوعبدالرحمٰن قاسم فرماتے ہیں کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعض اصحاب رضی اللہ عنہم نے بتایا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں عید کی نماز پڑھائی تو چار چار تکبیریں کہیں جب نماز سے فارغ ہوئے تو ہماری طرف متوجہ ہوکر فرمایا: بھول نہ جانا عید کی تکبیریں جنازہ کی طرح (چار) ہیں۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہاتھ کی انگلیوں کا اشارہ فرمایا اور انگوٹھا بند کرلیا۔

3: حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے دورِ خلافت میں تکبیراتِ جنازہ کی تعداد میں اختلاف ہوا کہ چار، پانچ یا سات ہیں؟ تو آپ رضی اللہ عنہ نے تمام صحابہ اور دیگر لوگوں کو جمع فرمایا اور کسی ایک صورت پر متفق ہونے کا مشورہ دیا۔حدیث کے الفاظ ہیں:

فَاجْمَعُوْا اَمْرَھُمْ عَلٰی اَنْ یَجْعَلُوْا التَّکْبِیْرَ عَلَی الْجَنَائِزِ مِثْلَ التَّکْبِیْرِ فِی الْاَضْحٰی وَالْفِطْرِ اَرْبَعَ تَکْبِیْرَاتٍ فَاجْمَعَ اَمْرُھُمْ عَلٰی ذٰلِکَ .(۲)

(۱)(شرح معانی الآثار ج2 ص 371 باب صلوۃ العیدین کیف التکبیر فیھا)

(۲)(شرح معانی الآثار ج1ص 319 باب التکبیر علی الجنائز کم ھو)

http://mujahid.xtgem.com

ترجمہ: تو انہوں نے اس امر پر اتفاق کیا کہ جنازہ کی بھی چار تکبیریں ہیں نماز عید الاضحیٰ اور عید الفطر کی چار تکبیروں کی طرح۔ پس اس بات پر سب کا اتفاق ہوا۔

4: عَنْ عَلْقَمَةَ وَالْاَسْوَدِ بْنِ يَزِيْدَ قَالَا كَانَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ جَالِسًا وَعِنْدَهٗ حُذَيْفَةُ وَابُوْمُوْسٰى رضی اللہ عنہ فَسَأَلَهُمْ سَعِيْدُ بْنُ الْعَاص رضی اللہ عنہ عَنِ التَّكْبِيْرِ فِى الصَّلٰوةِ يَوْمَ الْفِطْرِ وَالْأَضْحٰى ...... قَالَ لَهٗ حُذَيْفَةُ رضی اللہ عنہ سَلْ هٰذَا لِعَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ فَسَأَلَهٗ فَقَالَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ يُكَبِّرُ اَرْبَعًا ثُمَّ يَقْرَأُ ثُمَّ يُكَبِّرُ فَيَرْكَعُ ثُمَّ يُكَبِّرُ فِى الثَّانِيَةِ فَيَقْرَأُ ثُمَّ يُكَبِّرُ اَرْبَعًا بَعْدَ الْقِرَائَةِ.(۱)

ترجمہ: علقمہ اور اسود بن یزید کہتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیٹھے ہوئے تھے اور ان کے پاس حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ اور حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ بھی تھے۔ تو ان سب سے حضرت سعید بن العاص رضی اللہ عنہ نے عید الفطر اور عید الاضحیٰ کی تکبیروں کے متعلق سوال کیا۔ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ یہ مسئلہ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے پوچھو۔ انہوں نے پوچھا تو ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: نمازی چار تکبیریں کہے۔ پھر قراءت کرے، پھر تکبیر کہہ کر رکوع کرے دوسری رکعت میں تکبیر کہے پھر قراءت کرے، پھر قرأت کے بعد چار تکبیریں کہے۔

خطبہ عید:

نماز عید کے لیے دو خطبے ہیں:

عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ النَّبِىَّ صلی اللہ علیہ وسلم صَلَّى الْعِيْدَ بِغَيْرِ اَذَانٍ وَ لَا اِقَامَةٍ

(۱)(المعجم الکبیر للطبرانی ج 4 ص 593 رقم 9402، مصنف عبدالرزاق ج 3 ص 167 باب التکبیر فی الصلوۃ یوم العید رقم 5704)

http://mujahid.xtgem.com

وَ كَانَ يَخْطُبُ خُطْبَتَيْنِ قَائِماً، يَفْصِلُ بَيْنَهُمَا بِجَلْسَةٍ.(۱)

ترجمہ: حضرت عامر بن سعد اپنے والد حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز عید بغیر اذان و اقامت کے پڑھی ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم عید کے دو خطبے کھڑے ہو کر دیتے تھے اور ان کے درمیان تھوڑی دیر بیٹھتے تھے۔

خطبہ عید کا نماز کے بعد ہونا:

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم كَانَ يُصَلِّي فِي الْاَضْحٰى وَ الْفِطْرِ وَ يَخْطُبُ بَعْدَ الصَّلٰوةِ.(۲)

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عید الاضحیٰ اور عید الفطر کے دن نماز پڑھتے، پھر نماز کے بعد خطبہ دیتے تھے۔

عید کی نماز کے بعد اجتماعی دعا:

عَنْ اُمِّ عَطِيَّةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ كُنَّا نُؤْمَرُ اَنْ نَخْرُجَ يَوْمَ الْعِيْدِ حَتّٰى نُخْرِجَ الْبِكْرَ مِنْ خِدْرِهَا، حَتّٰى نُخْرِجَ الْحُيَّضَ فَيَكُنَّ خَلْفَ النَّاسِ فَيُكَبِّرْنَ بِتَكْبِيْرِهِمْ وَ يَدْعُوْنَ بِدُعَائِهِمْ، يَرْجُوْنَ بَرَكَةَ ذٰلِكَ الْيَوْمِ وَ طُهْرَتَهٗ.(۳)

ترجمہ: ام عطیہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ہمیں حکم دیا جاتا تھا کہ ہم عید کے دن نکلیں، یہاں تک کہ ہم کنواری عورت کو بھی پردے کے ساتھ لے جاتیں اور حائضہ کو بھی۔ پس وہ مردوں کے پیچھے رہتیں تھیں، مردوں کی تکبیر کے ساتھ تکبیر کہتیں اور ان کی دعاؤں کے ساتھ

(۱)(مسند البزار ج 3 ص 321 رقم الحدیث 1116، مجمع الزوائد للهيثمی ج 2 ص 439 رقم الحدیث 3239)
(۲)(صحیح البخاری ج 1 ص 131 باب المشی و الرکوب الی العید بغیر اذان و لا اقامۃ)
(۳)(صحیح البخاری ج 1 ص 132 باب التکبیر ایام منی الخ)

http://mujahid.xtgem.com

دعا کرتیں، اس دن کی برکت اور پاکی کی امید کرتیں۔

اس حدیث میں دعا سے دعاء خطبہ مراد نہیں لی جا سکتی، کیونکہ خطبہ میں صرف امام دعا کرتا ہے سامعین دعا نہیں کر سکتے اور حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ حائض عورتیں عیدین میں مردوں کے پیچھے کھڑی رہتیں، اور مردوں کی تکبیر کے ساتھ تکبیر کہتیں اور ان کی دعا کے ساتھ دعا کرتیں۔ اس سے مردوں اور عورتوں سب کا دعا کرنا ثابت ہوتا ہے۔(۱)

فائدہ: عورتیں عیدگاہ میں نہ جائیں:

ابتداء اسلام میں عورتوں کو دین کے بنیادی احکامات، مسائل اور آداب سے روشناس کرنے کے لیے مختلف اجتماعات مثلاً فرض نماز، جمعہ، عیدین وغیرہ میں شرکت کی اجازت تھی۔ جب یہ ضرورت پوری ہوئی اور عورتیں بنیادی مسائل واحکام سے واقف ہو گئیں تو انہیں ان اجتماعات سے روک دیا گیا۔ مندرجہ ذیل روایات اس پر شاہد ہیں۔

1: عَنْ عَائِشَۃَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ لَوْ اَدْرَکَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم مَا اَحْدَثَ النِّسَاءُ لَمَنَعَھُنَّ الْمَسْجِدَ کَمَا مُنِعَتْ نِسَاءُ بَنِیْ اِسْرَائِیْلَ.(۲)

ترجمہ: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ آج اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان باتوں کو دیکھ لیتے جو لوگوں نے اختیار کر رکھی ہیں تو عورتوں کو مسجد جانے سے ضرور روک دیتے، جس طرح بنی اسرائیل کی عورتیں روک دی گئی تھیں۔

2: عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما اَنَّہٗ کَانَ لَا یَخْرُجُ نِسَاءُہٗ فِی الْعِیْدَیْنِ(۳)

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی بیویاں نماز عیدین کے لیے نہیں جاتی تھیں۔

(۱)(امداد الاحکام از مولانا ظفر احمد عثمانی ج 1ص 743)

(۲)(صحیح البخاری ج 1ص 120 باب خروج النساء ای المساجد الخ،صحیح مسلم ج1ص 183 باب خروج النساء الی المساجدالخ)

(۳)(مصنف ابن ابی شیبۃ ج 4ص 234 ،باب من کرہ خروج النساء الی العیدین رقم 5845)

http://mujahid.xtgem.com

3: عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَة عَنْ اَبِيْهِ اَنَّهُ كَانَ لَايَدَعُ اِمْرَأةً مِّنْ اَهْلِهٖ تَخْرُجُ اِلٰى فِطْرٍ وَلَااَضْحٰى .(۱)

ترجمہ: ہشام بن عروہ اپنے والد عروہ بن زبیر بن عوام کے بارے میں فرماتے ہیں کہ وہ اپنے گھر کی کسی عورت کو عیدالفطر اور عیدالاضحیٰ کی نماز پڑھنے کے لیے نہیں جانے دیتے تھے۔

4: عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ القَاسِمِ قَالَ كَانَ الْقَاسِمُ اَشَدَّ شَيْءٍ عَلَى الْعَوَاتِقِ ، لَايَدَعُهُنَّ يَخْرُجَنَ فِي الْفِطْرِ وَالْاَضْحٰى.(۲)

ترجمہ: حضرت عبدالرحمٰن بن قاسم کہتے ہیں کہ قاسم بن محمد بن ابی بکر صدیق رحمۃ اللہ علیہ نوجوان عورتوں کے بارے میں بہت سخت تھے کہ انہیں عیدالفطر اور عیدالاضحیٰ میں نہیں جانے دیتے تھے۔

5: عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ يُكْرَهُ خُرُوْجُ النِّسَاءِ فِي الْعِيْدَيْنِ .(۳)

ترجمہ: جلیل القدر تابعی حضرت ابراہیم نخعی فرماتے ہیں کہ عورتوں کو عیدین کی نمازوں کے لئے جانا مکروہ ہے۔

نفل نمازیں

نماز تہجد:

فضیلت: نماز تہجد نفل نمازوں میں سب سے زیادہ اہمیت وافضلیت کی حامل ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔

اَفْضَلُ الصَّلَاةِ بَعْدَالْفَرِيْضَةِ صَلَاةُ اللَّيْلِ. (۴)

(۱)(مصنف ابن ابی شیبة ج 4ص 234 ،باب من کرہ خروج النساء الی العیدین رقم 5846)

(۲)(مصنف ابن ابی شیبة ج4ص 234 ،باب من کرہ خروج النساء الی العیدین رقم 5847)

(۳)(مصنف ابن ابی شیبة ج4 ص 234 ،باب من کرہ خروج النساء الی العیدین رقم 5844)

(۴)(جامع الترمذی ج 1 ص 99باب ما جاء فی فضل صلوۃ اللیل)

http://mujahid.xtgem.com

http://mujahid.xtgem.com

فرض نمازوں کے بعد سب سے افضل نماز تہجد کی نماز ہے۔

اس کی فضیلت کے بارے میں حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ فِی الْجَنَّةِ غُرُفاً تُرٰی ظُهُوْرُهَا مِنْ بُطُوْنِهَا وَبُطُوْنُهَا مِنْ ظُهُوْرِهَا فَقَامَ اَعْرَابِیٌّ فَقَالَ لِمَنْ هِیَ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ؟ فَقَالَ لِمَنْ اَطَابَ الْکَلَامَ وَاَطْعَمَ الطَّعَامَ وَاَدَامَ الصِّیَامَ وَصَلّٰی بِاللَّیْلِ وَالنَّاسُ نِیَامٌ. (۱)

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جنت میں ایسے بالا خانے ہیں جن کا اندرونی حصہ باہر سے اور بیرونی حصہ اندر سے نظر آتا ہے۔ تو ایک اعرابی کھڑا ہوا اور عرض کرنے لگا۔ اے اللہ کے رسول! یہ بالاخانے کن لوگوں کے لئے ہوں گے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا اس کے لئے جو اچھا کلام کرے، (مسکینوں کو) کھانا کھلائے، ہمیشہ روزے رکھے اور رات کو نماز پڑھے جب دوسرے لوگ سورہے ہوں۔

وقت تہجد:

نماز تہجد کا وقت آدھی رات کے بعد شروع ہو جاتا ہے۔ سنت طریقہ یہ ہے کہ عشاء پڑھ کر سو جائے، پھر اٹھ کر نماز تہجد ادا کرے، جیسا کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا حضور ﷺ کے بارے میں فرماتی ہیں۔

کَانَ یَنَامُ اَوَّلَهٗ وَیَقُوْمُ اٰخِرَهٗ فَیُصَلِّیْ ثُمَّ یَرْجِعُ اِلٰی فِرَاشِهٖ. (۲)

کہ آپ ﷺ رات کے شروع حصہ میں نیند فرماتے اور آخری حصہ میں بیدار ہوتے اور نماز ادا فرماتے۔ پھر اپنے بستر پر واپس آجاتے۔

(۱) (جامع الترمذی ج 2 ص 19 باب ماجاء فی قول المعروف)

(۲) (صحیح البخاری ج 1 ص 154 باب من نام اول اللیل و احیی آخرہ، صحیح مسلم ج 1 ص 255 باب صلوۃ اللیل و عدد رکعات النبی ﷺ

http://mujahid.xtgem.com

تعدادِ رکعات تہجد:

آپ ﷺ کی عادت مبارکہ تہجد کی رکعات کے بارے میں مختلف تھی۔ چار، چھ، آٹھ، دس رکعات تک بھی منقول ہیں۔

1- عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ اَبِیْ قَیْسٍ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا بِکَمْ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ یُوْتِرُ؟ قَالَتْ بِاَرْبَعٍ وَّثَلَاثٍ وَسِتٍّ وَّثَلَاثٍ وَثَمَانٍ وَّ ثَلَاثٍ وَلَمْ یَکُنْ یُوْتِرُ بِاَکْثَرَ مِنْ ثَلٰثَ عَشْرَةَ وَلَا اَنْقَصَ مِنْ سَبْعٍ. (۱)

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن قیس کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کہ آپ ﷺ کتنی رکعتوں کے ساتھ وتر پڑھتے تھے؟ تو آپ رضی اللہ عنہا نے جواب دیا چار اور تین کے ساتھ، چھ اور تین کے ساتھ، آٹھ اور تین کے ساتھ آپ کی وتر (مع تہجد) کی رکعتیں نہ تیرہ سے زیادہ ہوتی تھیں اور نہ سات سے کم۔

2- عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ یُصَلِّیْ مِنَ اللَّیْلِ تِسْعَ رَکْعَاتٍ فِیْهِنَّ الْوِتْرُ. (۲)

ترجمہ: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ رات کو نو رکعت پڑھتے تھے، ان میں وتر بھی ہوتی تھی۔

3- حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔

اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ صَلّٰی بَعْدَالْعَتَمَةِ ثَلَاثَ عَشَرَةَ رَکْعَةً.(۳)

ترجمہ: رسول اللہ ﷺ عشاء کی نماز کے بعد تیرہ رکعت پڑھتے تھے۔

(۱)(سنن ابی داؤد ج 1ص 200 باب فی صلوۃ اللیل)

(۲)(صحیح ابن خزیمۃ ج 1ص 577 رقم الحدیث 1167)

(۳)(صحیح ابن خزیمۃ ج 1ص 576 رقم الحدیث 1165

http://mujahid.xtgem.com

فائدہ: آنحضرت ﷺ مندرجہ بالا رکعات مختلف اوقات میں پڑھتے تھے، لیکن اکثر معمول آٹھ رکعت تہجد کا تھا۔ چنانچہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں۔

مَا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَزِيْدُ فِيْ رَمَضَانَ وَلَا فِيْ غَيْرِهٖ عَلٰى اِحْدٰى عَشَرَةَ رَكْعَةً. (۱)

ترجمہ: حضور ﷺ رمضان اور غیر رمضان میں گیارہ رکعت سے زیادہ نہیں پڑھتے تھے (آٹھ رکعت تہجد اور تین رکعت وتر)

نماز اشراق:

نماز اشراق کا وقت سورج طلوع ہونے کے پندرہ، بیس منٹ بعد شروع ہو جاتا ہے۔ اس کی دو یا چار رکعت پڑھی جاتی ہیں، جن کا ثواب ایک حج وعمرہ کے برابر ہے۔

1- عَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ صَلَّى الْفَجْرَ فِيْ جَمَاعَةٍ ثُمَّ قَعَدَ يَذْكُرُ اللّٰهَ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ ثُمَّ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ كَانَتْ لَهٗ كَاَجْرِ حَجَّةٍ وَّ عُمْرَةٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ تَامَّةٍ تَامَّةٍ تَامَّةٍ. (۲)

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جس نے فجر کی نماز با جماعت پڑھی، پھر وہیں اللہ کا ذکر کرنے بیٹھ گیا یہاں تک کہ سورج نکل آیا۔ پھر اس نے دو رکعتیں پڑھیں تو اس کے لئے ایک مکمل حج اور عمرہ کا ثواب ہے آپ ﷺ نے یہ

(۱)(صحیح البخاری ج 1ص 154 باب قیام النبی ﷺ باللیل فی رمضان و غیرہ، صحیح مسلم ج 1ص 254 باب صلوۃ اللیل و عدد رکعات النبی ﷺ الخ، سنن النسائی ج 1ص 248 باب کیف الوتر بثلاث)

(۲)(سنن الترمذی ج 1ص 130 باب ما ذکر مما یستحب من الجلوس فی المسجدالخ، الترغیب والترھیب للمنذری ج 1ص 178 الترغیب فی جلوس المرء فی مصلاہ الخ)

http://mujahid.xtgem.com

''مکمل'' کا لفظ تین بار ارشاد فرمایا۔''

2- عَنْ حَسَنِ بْنِ عَلِیٍّ رضی اللہ عنہما قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم مَنْ صَلَّی الْفَجْرَ ثُمَّ قَعَدَ فِیْ مَجْلِسِہٖ یَذْکُرُ اللّٰہَ عَزَّوَجَلَّ حَتّٰی تَطْلُعَ الشَّمْسُ ثُمَّ قَالَ فَصَلّٰی رَکْعَتَیْنِ حَرَّمَ اللّٰہُ عَلَی النَّارِ اَنْ تَلْفَحَہٗ اَوْتَطْعَمَہٗ. (۱)

ترجمہ: حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: ''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے فجر کی نماز پڑھی پھر اپنی جگہ بیٹھ کر اللہ تعالی کا ذکر کرنے لگا یہاں تک کہ سورج نکل آیا۔ پھر اس نے دو رکعتیں پڑھیں تو اللہ تعالی آگ پر حرام کردیں گے کہ اسے کھائے۔''

3- حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے اسی مضمون کی روایت مروی ہے:

ثُمَّ صَلّٰی رَکْعَتَیْنِ اَوْاَرْبَعَ رَکْعَاتٍ. (۲)

ترجمہ: پھر وہ دو رکعتیں پڑھے یا چار رکعات۔

نمازِ چاشت:

فضیلت:

1- عَنْ اَبِی الدَّرْدَآءِ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم مَنْ صَلَّی الضُّحٰی رَکْعَتَیْنِ لَمْ یُکْتَبْ مِنَ الْغَافِلِیْنَ وَمَنْ صَلّٰی اَرْبَعاً کُتِبَ مِنَ الْعَابِدِیْنَ وَمَنْ صَلّٰی سِتًّا کُفِیَ ذٰلِکَ الْیَوْمَ وَمَنْ صَلّٰی ثَمَانِیًا کَتَبَہُ اللّٰہُ مِنَ الْقَانِتِیْنَ وَمَنْ صَلّٰی ثِنْتَیْ عَشَرَۃَ بَنَی اللّٰہُ لَہٗ بَیْتًا فِی الْجَنَّۃِ. (۳)

(۱)(شعب الایمان للبیھقی ج 3ص85 فصل امشی الی المساجد، رقم الحدیث 2958،جامع الاحادیث للسیوطی ج 20 ص 494 رقم الحدیث 22717)

(۲)(الترغیب والترھیب للمنذری ج 1ص178 الترغیب فی جلوس المرء فی مصلاہ الخ)

(۳)(مجمع الزوائد للھیثمی ج2 ص 494 باب صلوۃ الضحیٰ، رقم الحدیث 3419)

http://mujahid.xtgem.com

حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس نے چاشت کی دو رکعات پڑھیں تو اس کا نام غافلین میں نہیں لکھا جائے گا۔ جس نے چار رکعات پڑھیں تو اس کا نام عابدین میں لکھا جائے گا۔ جس نے چھ رکعات پڑھیں اس دن اس کی کفایت کی جائے گی، جس نے آٹھ پڑھیں اسے اللہ تعالی اطاعت شعاروں میں لکھ دیں گے اور جس نے بارہ رکعات پڑھیں تو اس کے لئے اللہ تعالی جنت میں گھر بنا دیں گے۔

2- عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وسلم اَنَّہٗ قَالَ یُصْبِحُ عَلٰی کُلِّ سَلَامٰی مِنْ اَحَدِکُمْ صَدَقَۃٌ فَکُلُّ تَسْبِیْحَۃٍ صَدَقَۃٌ وَکُلُّ تَحْمِیْدَۃٍ صَدَقَۃٌ وَکُلُّ تَھْلِیْلَۃٍ صَدَقَۃٌ وَکُلُّ تَکْبِیْرَۃٍ صَدَقَۃٌ وَاَمْرٌ بِالْمَعْرُوْفِ صَدَقَۃٌ وَنَھْیٌ عَنِ الْمُنْکَرِ صَدَقَۃٌ وَیُجْزِئُ مِنْ ذٰلِکَ رَکْعَتَانِ یَرْکَعُھُمَا مِنَ الضُّحٰی. (۱)

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب صبح ہوتی ہے تو انسان کے ہر جوڑ پر ایک صدقہ واجب ہوتا ہے۔ ہر بار سبحان اللہ کہنا ایک صدقہ ہے، ہر بار الحمدللہ کہنا ایک صدقہ ہے، ہر بار لا الہ الا اللہ کہنا ایک صدقہ ہے، ہر بار اللہ اکبر کہنا ایک صدقہ ہے، اچھی بات کا حکم کرنا ایک صدقہ ہے، بری بات سے روکنا ایک صدقہ ہے اور ان سب کی طرف سے چاشت کی دو رکعتیں کافی ہو جاتی ہیں جنھیں انسان پڑھ لیتا ہے۔

تعداد رکعات نماز چاشت:

چاشت کی کم از کم دو اور زیادہ سے زیادہ بارہ رکعتیں ہیں۔

1- حدیث ابوالدرداء رضی اللہ عنہ جس میں دو سے بارہ رکعت کا ذکر ہے، پیچھے گزر چکی ہے۔ (۲)

(۱) (صحیح مسلم ج1 ص 250 باب استحباب صلوۃ الضحی الخ)

(۲) (مجمع الزوائد للھیثمی ج2 ص 494 باب صلوٰۃ الضحیٰ، رقم الحدیث 3419)

http://mujahid.xtgem.com

2- حضرت معاذہ العدویہ سے مروی ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا:

كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يُصَلِّي الضُّحٰى اَرْبَعًاوَيَزِيْدُ مَاشَاءَ اللّٰهُ . (۱)

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم چاشت کی (عموماً) چار رکعت پڑھتے تھے اور (کبھی) اس سے زیادہ بھی پڑھتے جو اللہ تعالی کو منظور ہوتا۔

3- **عَنْ اُمِّ هَانِيٍّ رضی اللہ عنہا قَالَتْ اِنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم دَخَلَ بَيْتَهَا يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ فَاغْتَسَلَ وَصَلّٰى ثَمَانِيَ رَكْعَاتٍ فَلَمْ اَرَ صَلوٰةً قَطُّ اَخَفَّ مِنْهَا غَيْرَ اَنَّهُ يُتِمُّ الرُّكُوْعَ وَالسُّجُوْدَ...... وَقَالَتْ فِي رِوَايَةٍ اُخْرىٰ...... وَذٰلِكَ ضُحىً. (۲)**

حضرت ام ھانی رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فتح مکہ کے دن میرے گھر تشریف لائے، غسل کیا اور آٹھ رکعت نماز پڑھی۔ میں نے کبھی اس سے ہلکی پھلکی نماز نہیں دیکھی، لیکن آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس نماز میں بھی رکوع وسجود پورا کر رہے تھے۔ ام ھانی رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ یہ چاشت کی نماز تھی۔

4- حدیث ابی ذر رضی اللہ عنہ جس میں دو رکعت کا ذکر ہے، پیچھے گزر چکی ہے (۳)

چاشت کا وقت:

سورج کے طلوع ہونے کے بعد شروع ہو جاتا ہے اور زوال تک رہتا ہے۔ لیکن افضل یہ ہے کہ دن کے چوتھائی حصہ گزرنے کے بعد پڑھے جیسا کہ حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

(۱)(صحیح مسلم ج 1ص 249 باب استحباب صلوۃ الضحی الخ)

(۲)(مشکوٰۃ المصابیح ج1 ص 115 باب صلوۃ الضحی، صحیح مسلم ج 1ص 249 باب استحباب صلوۃ الضحی الخ)

(۳)(صحیح مسلم ج1 ص 250 باب استحباب صلوۃ الضحی الخ)

http://mujahid.xtgem.com

صَلٰوةُ الْاَوَّابِيْنَ حِيْنَ تَرْمَضُ الْفِصَالُ. (١)

ترجمہ: چاشت کی نماز اس وقت سے شروع ہوتا ہے کہ جب اونٹنی کے بچے کے پاؤں گرمی سے جھلسنے لگیں۔

بقول ملاعلی قاری یہ وقت دن کے چوتھائی حصہ سے شروع ہوجاتا ہے۔(٢)

فائدہ: اس حدیث سے معلوم ہوا کہ صلوۃ ضحیٰ (چاشت) کوصلوۃ الاوابین بھی کہا جاتا ہے۔

نماز اوابین:

نماز مغرب کے بعد چھ رکعت پڑھی جاتی ہیں۔احادیث میں اس کا بڑا ثواب منقول ہے۔

1- عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم مَنْ صَلّٰی بَعْدَالْمَغْرِبِ سِتَّ رَكْعَاتٍ لَمْ يَتَكَلَّمْ فِيْمَابَيْنَهُنَّ بِسُوْءٍ عُدِلْنَ لَهٗ بِعِبَادَةِ ثِنَتَیْ عَشَرَةَ سَنَةً. (٣)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے مغرب کے بعد چھ رکعت پڑھیں اور ان کے درمیان کوئی بری بات نہیں کی تو اسے بارہ سال کی عبادت کا ثواب ملے گا۔

2- حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔

رَاَيْتُ حَبِيْبِیْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يُصَلِّیْ بَعْدَ الْمَغْرِبِ سِتَّ رَكْعَاتٍ وَقَالَ مَنْ صَلّٰی بَعْدَالْمَغْرِبِ سِتَّ رَكْعَاتٍ غُفِرَتْ لَهٗ ذُنُوْبُهٗ وَاِنْ كَانَ مِثْلَ

(١)(صحیح مسلم ج 1ص 257 باب صلوۃ اللیل و عدد رکعات النبی صلی اللہ علیہ وسلم الخ)

(٢)(حاشیہ مشکوٰۃ ج1 ص 116 باب صلوۃ الضحی)

(٣)(جامع الترمذی ج 1ص 98 باب ما جاء فی فضل التطوع ست رکعات بعد المغرب،سنن ابن ماجۃ ج 1ص 98 باب ما جاء فی الصلوۃ بین المغرب و العشاء،الترغیب و الترھیب للمنذری ج 1ص 227 الترغیب فی الصلوۃ بین المغرب و العشاء)

http://mujahid.xtgem.com

زَبَدِالْبَحْرِ . (۱)

ترجمہ: میں نے اپنے حبیب رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ آپ مغرب کے بعد چھ رکعات پڑھتے تھے اور فرماتے تھے کہ جس نے مغرب کے بعد چھ رکعت پڑھیں تو اس کے گناہ معاف کردیے جائیں گے اگرچہ سمندر کی جھاگ کے برابر ہی کیوں نہ ہوں۔

فائدہ: اس نماز کو ''اوابین'' کہا جاتا ہے، جیسا کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے درج ذیل آثار سے ثابت ہے۔

1- عَنْ عَبْدِاللّٰہِ بْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَالَ صَلَاۃُ الْاَوَّابِیْنَ مَابَیْنَ اَنْ یَّنْکَفِتَ اَھْلُ الْمَغْرِبِ اِلٰی اَنْ یُّثَوَّبَ اِلَی الْعِشَاءِ. (۲)

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: کہ ''صلوۃ الاوابین'' کا وقت اس وقت سے ہے کہ جب نمازی نماز مغرب پڑھ کر فارغ ہوں اور عشاء کا وقت آنے تک رہتا ہے۔

2- عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ اِنَّ الْمَلَائِکَۃَ لَتَحُفُّ بِالَّذِیْنَ یُصَلُّوْنَ بَیْنَ الْمَغْرِبِ اِلَی الْعِشَاءِ وَھِیَ صَلَاۃُ الْاَوَّابِیْنَ. (۳)

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ فرشتے ان لوگوں کو گھیر لیتے ہیں جو مغرب اور عشاء کے درمیان نماز پڑھتے ہیں اور یہ ''صلوۃ الاوابین'' ہے۔

☆☆☆

(۱)(المعجم الاوسط للطبرانی ج 5 ص 255 رقم الحدیث 7245، مجمع الزوائد للھیثمی ج 2 ص 483 باب الصلوۃ قبل المغرب و بعدھا، رقم الحدیث 3380، الترغیب والترھیب للمندری ج 1 ص 227 الترغیب فی الصلوۃ بین المغرب و العشاء)

(۲)(مصنف ابن ابی شیبۃ ج 4 ص 266، 267، فی الصلوۃ بین المغرب و العشاء، رقم 5973)

(۳)(شرح السنۃ للبغوی ج 2 ص 439 باب الصلوۃ بین المغرب و العشاء، رقم الحدیث 892)

http://mujahid.xtgem.com

صلوۃ التسبیح

صلوۃ التسبیح بہت اہمیت کی حامل ہے۔اس کی چار رکعت ایک سلام کے ساتھ ہیں۔ ہر رکعت میں پچھتر (75) بار یہ تسبیح سبحان الله والحمد لله ولا اله الا الله والله اکبر پڑھنی چاہیے۔طریقہ اس حدیث میں منقول ہے۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاس رضی اللہ عنہما اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ لِلْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِالْمُطَّلِب رضی اللہ عنہ يَاعَبَّاسُ! يَاعَمَّاه! اَلاَاُعْطِيْکَ اَلاَاَمْنَحُکَ اَلاَاَحْبُوْکَ اَلاَاَفْعَلُ بِکَ عَشَرَ خِصَالٍ اِذَااَنْتَ فَعَلْتَ ذٰلِکَ غَفَرَاللّٰهُ لَکَ ذَنْبَکَ اَوَّلَهٗ وَاٰخِرَهٗ قَدِيْمَهٗ وَحَدِيْثَهٗ خَطَأَهٗ وَعَمَدَهٗ صَغِيْرَهٗ وَكَبِيْرَهٗ سِرَّهٗ وَعَلَانِيَتَهٗ عَشْرَخِصَالٍ اَنْ تُصَلِّيَ اَرْبَعَ رَكَعَاتٍ تَقْرَءُ فِيْ كُلِّ رَكْعَةٍ فَاتِحَةَالْكِتَاب وَسُوْرَةً فَاِذَا فَرَغْتَ مِنَ الْقِرَائَةِ فِيْ اَوَّلِ رَكْعَةٍ وَاَنْتَ قَائِمٌ قُلْتَ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُلِلّٰهِ وَلَااِلٰهَ اِلَّااللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُخَمْسَ عَشَرَةَ مَرَّةً ثُمَّ تَرْكَعُ فَتَقُوْلُهَاوَاَنْتَ رَاكِعٌ عَشْرًا ثُمَّ تَرْفَعُ رَاْسَکَ مِنَ الرُّكُوْعِ فَتَقُوْلُهَاعَشْرًا ثُمَّ تَهْوِيْ سَاجِدًا فَتَقُوْلُهَاوَاَنْتَ سَاجِدٌ عَشْرًا ثُمَّ تَرْفَعُ رَاْسَکَ مِنَ السُّجُوْدِ فَتَقُوْلُهَاعَشْرًا ثُمَّ تَسْجُدُ فَتَقُوْلُهَا عَشْرًا ثُمَّ تَرْفَعُ رَاْسَکَ فَتَقُوْلُهَاعَشْرًا فَذَالِکَ خَمْسٌ وَّسَبْعُوْنَ فِيْ كُلِّ رَكْعَةٍ تَفْعَلُ ذٰلِکَ فِيْ اَرْبَعِ رَكَعَاتٍ اِنِ اسْتَطَعْتَ اَنْ تُصَلِّيَهَافِيْ كُلِّ يَوْمٍ مَرَّةً فَافْعَلْ فَاِنْ لَمْ تَفْعَلْ فَفِيْ كُلِّ جُمْعَةٍ مَرَّةً فَاِنْ لَمْ تَفْعَلْ فَفِيْ كُلِّ شَهْرٍمَرَّةً فَاِنْ لَمْ تَفْعَلْ فَفِيْ كُلِّ سَنَةٍ مَرَّةً فَاِنْ لَمْ تَفْعَلْ فَفِيْ عُمْرِکَ مَرَّةً. (۱)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت

(۱)(سنن ابی داؤد ج 1 ص 190 باب صلوۃ التسبیح ، جامع الترمذی ج 1ص 109 باب ما جاء فی صلوۃ التسبیح ،سنن ابن ماجۃ ج 1ص 99 باب ما جاء فی صلوۃ التسبیح،الترغیب والترھیب للمنذری ج 1ص 268 الترغیب فی صلوۃ التسبیح)

http://mujahid.xtgem.com

عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ کو ارشاد فرمایا۔اے چچا! کیا میں آپ کو ایک ہدیہ، تحفہ اور ایک خبر نہ دوں؟ کیا میں آپ کو دس باتیں نہ بتاؤں کہ جب آپ انہیں کر لیں تو اللہ تعالی آپ کے نئے پرانے بھول کر کئے اور جان بوجھ کر کئے ہوئے، چھوٹے بڑے، چھپ کر کئے یا ظاہر سب گناہ معاف فرمادیں۔وہ دس خصلتیں (باتیں) یہ ہیں کہ آپ چار رکعت پڑھیں۔ ہر رکعت میں سورۃ فاتحہ اور کوئی سورۃ پڑھیں۔ جب پہلی رکعت میں قرات سے فارغ ہوں تو قیام ہی کی حالت میں یہ کلمات سبحان اللہ و الحمد للہ و لا الہ الا اللہ و اللہ اکبر پندرہ بار پڑھیں، جب رکوع کریں تو حالت رکوع میں دس بار پڑھیں، پھر رکوع سے سر اٹھائیں تو دس مرتبہ کہیں۔ پھر سجدہ کے لئے جھک جائیں تو سجدہ میں دس مرتبہ کہیں۔ پھر سجدہ سے سر اٹھائیں تو دس مرتبہ کہیں۔ پھر سجدہ کریں تو دس مرتبہ کہیں، پھر سجدہ سے سر اٹھائیں تو دس مرتبہ کہیں (پھر دوسری رکعت کے لئے کھڑے ہو جائیں) ہر رکعت میں یہ کل پچھتر بار ہو گئے۔ آپ چار رکعت میں ایسا ہی کریں۔ اگر ہر دن پڑھنے کی طاقت ہو تو ہر دن پڑھیں، اگر ایسا نہ کر سکیں تو ہر جمعہ کو ایک بار پڑھیں، ہر جمعہ کی طاقت نہ ہو تو ہر مہینہ میں ایک بار پڑھیں، اگر ہر مہینہ میں نہ پڑھ سکیں تو سال میں ایک بار پڑھیں اور اگر سال میں بھی نہ پڑھ سکیں تو عمر بھر میں ایک بار ضرور پڑھیں۔

ایک دوسرا طریقہ بھی صلوۃ التسبیح کے متعلق مروی ہے۔ وہ یہ کہ ثناء پڑھنے کے بعد مذکورہ تسبیح پندرہ بار پڑھے۔ پھر رکوع سے پہلے رکوع کی حالت میں، رکوع کے بعد، سجدہ اولیٰ میں، سجدہ کے بعد بیٹھنے کی حالت میں، پھر دوسرے سجدہ میں دس دس بار پڑھے پھر سجدہ ثانی کے بعد نہ بیٹھے بلکہ کھڑا ہو جائے۔ باقی ترتیب وہی ہے۔(ا)

(ا)(جامع ترمذی ج 1 ص 109 باب ما جاء فی صلوۃ التسبیح، الترغیب والترھیب للمنذری ج 1ص 269 الترغیب فی صلوۃ التسبیح)

http://mujahid.xtgem.com

http://mujahid.xtgem.com

دونوں طریقوں میں سے جس کو اختیار کرے، اس کے مطابق پڑھ سکتا ہے لیکن یہ خیال رہے کہ تسبیح ہر رکعت میں پچھتر بار ہونی چاہیے۔

صلوٰۃ الحاجۃ

آدمی کو جب کوئی ضرورت پیش آئے تو اسے چاہئے کہ اچھی طرح وضو کرے اور دو رکعت صلوۃ الحاجۃ پڑھے۔ پھر باری تعالی کی حمد وثناء کرے، آنحضرت ﷺ پر درود بھیجے اور عاجزی وانکساری سے دعا کرے تو یقیناً اللہ تعالی اس کی حاجت پوری فرمائیں گے۔ چنانچہ احادیث میں وارد ہے:

1- عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ اَبِیْ اَوْفٰی رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ کَانَتْ لَهٗ اِلَی اللّٰهِ حَاجَةٌ اَوْاِلٰی اَحَدٍ مِّنْ بَنِیْ اٰدَمَ فَلْیَتَوَضَّاْ وَلْیُحْسِنِ الْوُضُوْءَ ثُمَّ لِیُصَلِّ رَکْعَتَیْنِ ثُمَّ لِیُثْنِ عَلَی اللّٰهِ وَلِیُصَلِّ عَلَی النَّبِیِّ ﷺ ثُمَّ لِیَقُلْ لَااِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْحَلِیْمُ الْکَرِیْمُ سُبْحَانَ اللّٰهِ رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ اَلْحَمْدُلِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ اَسْئَلُکَ مُوْجِبَاتِ رَحْمَتِکَ وَعَزَائِمَ مَغْفِرَتِکَ وَالْغَنِیْمَةَ مِنْ کُلِّ بِرٍّ وَالسَّلَامَةَ مِنْ کُلِّ اِثْمٍ لَا تَدَعْ لِیْ ذَنْبًا اِلَّا غَفَرْتَهٗ وَلَاهَمًّا اِلَّا فَرَّجْتَهٗ وَ لَاحَاجَةً هِیَ لَکَ رِضًا اِلَّا قَضَیْتَهَا یَااَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ. (۱)

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جس کو اللہ کی طرف یا مخلوق کی طرف کوئی ضرورت ہو تو اسے چاہئے کہ اچھی طرح وضو کرے اور دو رکعتیں پڑھے۔ پھر اللہ تعالی کی حمد وثناء کرے اور نبی اکرم ﷺ پر درود بھیجے، پھر یہ دعا پڑھے:

(۱)(جامع الترمذی ج 1ص 108 باب ما جاء فی صلوۃ الحاجۃ، سنن ابن ماجۃ ج 1ص 98 باب ما جاء فی صلوۃ الحاجۃ،الترغیب والترھیب للمندری ج 1 ص 273الترغیب فی صلوۃ الحاجۃ و دعائھا)

http://mujahid.xtgem.com

(ترجمہ یہ ہے) اللہ حلیم وکریم کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، اللہ تعالی پاک ہے، عرش عظیم کا مالک ہے۔، تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں جو تمام عالمین کا رب ہے۔(اے اللہ!) میں آپ سے سوال کرتا ہوں آپ کی رحمت کو واجب کرنے اور بخشش کو لازم کرنے والی چیزوں کا، اور ہر نیکی سے حصہ اور ہر گناہ سے سلامتی کا۔

میرے کسی گناہ کو معاف کئے بغیر نہ چھوڑ، کسی غم کو دور کئے بغیر نہ چھوڑ، اور کوئی حاجت جو آپ کی رضا کا سبب ہو پورا کئے بغیر نہ چھوڑ۔ اے رحم کرنے والوں میں سب سے زیادہ رحم کرنے والی ذات!

2- حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

اِنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم یَقُوْلُ مَنْ تَوَضَّاَ فَاَسْبَغَ الْوُضُوْءَ ثُمَّ صَلّٰی رَکْعَتَیْنِ یُتِمُّھُمَا اَعْطَاہُ اللّٰہُ مَاسَاَلَ مُعَجِّلاً اَوْمُؤَخِّرًا. (۱)

ترجمہ: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ جس نے اچھی طرح وضو کیا پھر دو رکعتیں خشوع وخضوع کے ساتھ پڑھیں تو اللہ تعالی اس کے سوال کو جلدی یا دیر سے ضرور پورا کرے گا۔

تحیۃ الوضوء

اس کی دو رکعتیں ہیں۔ وضو کرنے کے بعد پڑھی جاتی ہیں۔ احادیث میں اس کی بہت فضیلت آئی ہے۔ چند احادیث پیش خدمت ہیں:

1- عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رضی اللہ عنہ اَنَّ النَّبِیَّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ لِبِلَالٍ عِنْدَ صَلٰوۃِ الْفَجْرِ یَا بِلَالُ! حَدِّثْنِیْ بِاَرْجٰی عَمَلٍ عَمِلْتَہٗ فِی الْاِسْلَامِ فَاِنِّیْ سَمِعْتُ دَفَّ نَعْلَیْکَ بَیْنَ

(۱)(مسند احمد بن حنبل ج 18 ص 568 رقم الحدیث 27370، غایۃ المقصد فی زوائد المسند للھیثمی ج 1 ص 1362 باب صلوۃ الحاجۃ)

http://mujahid.xtgem.com

يَدَىَّ فِى الْجَنَّةِ ؟قَالَ مَا عَمِلْتُ عَمَلًا اَرْجٰى عِنْدِى اَنِّى لَمْ اَتَطَهَّرْطُهُوْرًا فِى سَاعَةِ لَيْلٍ اَوْنَهَارٍ اِلَّا صَلَّيْتُ بِذٰلِكَ الطُّهُوْرِمَا كُتِبَ لِىْ اَنْ اُصَلِّىَ . (۱)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے صبح کی نماز کے وقت حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو فرمایا: ''اے بلال! مجھے بتا کہ اسلام میں تیرا وہ کون سا عمل ہے جس کی مقبولیت کی زیادہ امید ہو؟ کیونکہ میں نے تیرے جوتوں کی آواز جنت میں سنی ہے۔تو حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ میرا ایسا عمل تو کوئی نہیں،لیکن اتنی بات ہے کہ جب بھی میں نے طہارت کی ہے(وضو وغیرہ) دن میں یا رات کو کسی بھی وقت تو اس طہارت کے ساتھ جتنا ہوسکا میں نے نماز ضرور پڑھی ہے۔''

-2 حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

مَا مِنْ مُّسْلِمٍ يَّتَوَضَّاُفَيُحْسِنُ وُضُوْئَهٗ ثُمَّ يَقُوْمُ فَيُصَلِّىْ رَكْعَتَيْنِ مُقْبِلٌ عَلَيْهِمَابِقَلْبِهٖ وَوَجْهِهٖ اِلَّا وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ. (۲)

ترجمہ: جو مسلمان اچھی طرح وضو کرے، پھر دو رکعتیں اس طرح پڑھے کہ قلب وظاہر کی تمام توجہ ان دو رکعات کی طرف ہو تو اس کے لئے جنت واجب ہو جاتی ہے۔

-3 عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدِالْجُهَنِىِّ رضی اللہ عنہ اَنَّ النَّبِىَّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ مَنْ تَوَضَّا فَاَحْسَنَ

(۱)(صحیح البخاری ج 1ص 154باب فضل الطھور باللیل و النھار ،صحیح مسلم ج 2ص 292باب من فضائل ام سلیم ام انس بن مالک و بلال رض ، الترغیب والترھیب للمنذری ج1 ص 106 الترغیب فی رکعتین بعد الوضوء)

(۲)(صحیح مسلم ج 1ص 122 باب الذکر المستحب عقب الوضوء،سنن النسائی ج 1ص 36 باب ثواب من احسن الوضوء ثم صلی رکعتین)

http://mujahid.xtgem.com

وُضُوْئَهٗ ثُمَّ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ لَا يَسْهُوْ فِيْهِمَا غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ. (۱)

ترجمہ: حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے اچھی طرح وضو کیا پھر دو رکعت نماز پڑھی جن میں غفلت نہ برتی تو اس کے پچھلے گناہ معاف ہو جائیں گے۔

تحیۃ المسجد

جب کوئی مسلمان مسجد میں داخل ہو تو مستحب یہ ہے کہ بیٹھنے سے پہلے دو رکعت تحیۃ المسجد پڑھ لے بشرطیکہ مکروہ وقت نہ ہو۔

عَنْ اَبِیْ قَتَادَةَ السَّلَمِیِّ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ اِذَا دَخَلَ اَحَدُكُمُ الْمَسْجِدَ فَلْيَرْكَعْ رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ اَنْ يَّجْلِسَ. (۲)

حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی مسجد میں داخل ہو تو اسے چاہئے کہ بیٹھنے سے پہلے پہلے دو رکعتیں پڑھ لے۔

صلوۃ استخارہ

جب کسی کو کوئی کام پیش آئے اور اس کے کرنے نہ کرنے میں تردد ہو رہا ہو اور یہ فیصلہ نہ کر سکے کہ کروں یا نہ کروں؟ جلدی کروں یا دیر سے؟ تو اسے چاہیے کہ دو رکعت نماز استخارہ پڑھ کر دعاء استخارہ مانگے، پھر جس طرف دل کا میلان ہو جائے اسی کو اختیار کرے۔

عَنْ جَابِرِبْنِ عَبْدِاللّٰهِ رضی اللہ عنہ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يُعَلِّمُنَا

(۱)(سنن ابی داؤد ج1 ص 138 باب الکراھیة الوسوسة و حدیث النفس فی الصلوة،شرح السنة للبغوی ج 2ص 524 باب فضل من تطهر فصلی عقبيه، رقم الحديث 1008،الترغيب و الترهيب للمنذری ج 1ص 106 الترغيب فی رکعتين بعد الوضوء)

(۲)(صحیح البخاری ج 1ص 63 باب اذا دخل احدکم المسجد فلیرکع رکعتین،صحیح مسلم ج 1ص 248باب استحباب تحية المسجد برکعتين الخ)

http://mujahid.xtgem.com

اَلْاِسْتِخَارَةَ فِی الْاُمُوْرِ كُلِّهَا كَمَا يُعَلِّمُنَا السُّوْرَةَ مِنَ الْقُرْاٰنِ يَقُوْلُ اِذَا هَمَّ اَحَدُكُمْ بِالْاَمْرِ فَلْيَرْكَعْ رَكْعَتَيْنِ مِنْ غَيْرِ الْفَرِيْضَةِ ثُمَّ لِيَقُلْ: اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْتَخِيْرُكَ بِعِلْمِكَ وَاَسْتَقْدِرُكَ بِقُدْرَتِكَ وَاَسْئَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ الْعَظِيْمِ فَاِنَّكَ تَقْدِرُ وَ لَا اَقْدِرُ وَ تَعْلَمُ وَلَا اَعْلَمُ وَاَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوْبِ اَللّٰهُمَّ اِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ هٰذَا الْاَمْرَ خَيْرٌ لِّیْ فِیْ دِيْنِیْ وَمَعَاشِیْ وَعَاقِبَةِ اَمْرِیْ اَوْ قَالَ عَاجِلِ اَمْرِیْ وَاٰجِلِهٖ فَاقْدُرْهُ لِیْ وَيَسِّرْهُ لِیْ ثُمَّ بَارِكْ لِیْ فِيْهِ وَاِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ هٰذَا الْاَمْرَ شَرٌّ لِّیْ فِیْ دِيْنِیْ وَمَعَاشِیْ وَعَاقِبَةِ اَمْرِیْ اَوْقَالَ فِیْ عَاجِلِ اَمْرِیْ وَاٰجِلِهٖ فَاصْرِفْهُ عَنِّیْ وَاصْرِفْنِیْ عَنْهُ وَاقْدُرْ لِیَ الْخَيْرَ حَيْثُ كَانَ ثُمَّ اَرْضِنِیْ بِهٖ قَالَ وَيُسَمِّیْ حَاجَتَهٗ. (۱)

ترجمہ: حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں تمام امور میں استخارہ کرنا سکھاتے تھے جس طرح قرآن کی سورتیں سکھاتے تھے۔ فرماتے تھے کہ جب تمہیں کوئی کام پیش آئے تو دو رکعتیں نماز (استخارہ) پڑھو پھر یہ دعا مانگو: (دعا کا ترجمہ یہ ہے) اے اللہ! میں تیرے علم کی مدد سے تجھ سے بھلائی اور تیری قدرت کی مدد سے طاقت مانگتا ہوں اور تیرے فضل عظیم کا سوال کرتا ہوں۔ کیونکہ تو قدرت رکھتا ہے اور میں نہیں رکھتا، تو جانتا ہے اور میں نہیں جانتا، اور تو ہی تمام غیبوں کا جاننے والا ہے۔ اے اللہ! اگر تو جانتا ہے کہ یہ کام (اس جگہ اپنے کام کا نام لے) میرے دین، زندگی، انجام کار اور میری دنیا و آخرت کے اعتبار سے بہتر ہے تو اسے میری قدرت میں دے دے اور اسے میرے لئے آسان فرمادے اور اگر تو اس کام کو میرے دین، زندگی، انجام کار اور دنیا و آخرت کے لئے

(۱)(صحیح البخاری ج 1ص 155 باب لا جاء فی التطوع مثنی مثنی، سنن ابی داؤد ج 1ص 222 باب فی الاستخارة، جامع الترمذی ج 1ص 109باب ما جاء فی صلوة الاستخارة)

http://mujahid.xtgem.com

برا سمجھتا ہے تو اس کو مجھ سے اور مجھ کو اس سے پھیر دے اور میرے لئے بھلائی عطا فرما جہاں کہیں بھی ہو، پھر مجھے اس کے ساتھ راضی بھی فرما۔

صلوۃ التوبہ

اگر کسی سے کوئی گناہ سرزد ہو جائے تو اسے چاہئے کہ اچھی طرح وضو کرے، دو رکعت نماز پڑھ کر توبہ کرے اور اللہ تعالی سے اپنے گناہوں کی معافی طلب کرے۔

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم یَقُوْلُ مَامِنْ رَجُلٍ یُذْنِبُ ذَنْبًا ثُمَّ یَقُوْمُ فَیَتَطَهَّرُ ثُمَّ یُصَلِّیْ ثُمَّ یَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ اِلَّا غَفَرَ اللّٰهُ لَهٗ ثُمَّ قَرَاَ هٰذِهِ الْاٰیَةَ: ﴿ وَالَّذِیْنَ اِذَافَعَلُوْا فَاحِشَةً اَوْظَلَمُوْا اَنْفُسَهُمْ ذَکَرُوا اللّٰهَ﴾ الْاٰیَةِ (آل عمران:135)(۱)

ترجمہ: فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ جس شخص سے کوئی گناہ ہو جائے تو وہ وضو کرے اور (دو رکعت) نماز ادا کرے اور اللہ تعالی سے معافی مانگے تو اللہ تعالی اسے معاف فرما دیں گے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت پڑھی (ترجمہ) اور جب وہ کوئی فحش کام کرتے ہیں یا اپنی جانوں پر ظلم کرتے ہیں تو اللہ کو یاد کرتے ہیں اور اپنے گناہوں کی معافی مانگتے ہیں اور اللہ کے سوا کون ہے جو گناہوں کو بخش دے اور وہ لوگ اپنے کئے ہوئے پر اصرار نہیں کرتے اور وہ جانتے ہیں۔

صلوۃ سفر:

سفر پر جاتے وقت اور سفر سے واپسی پر دو رکعت پڑھنا مستحب ہے۔

(۱)(جامع الترمذی ج 1ص92 باب ما جاء فی الصلوۃ عند التوبۃ ،سنن ابن ماجۃ ج 1ص100 باب ما جاء فی ان الصلوۃ کفارۃ ،سنن ابی داؤد ج 1ص220 باب فی

http://mujahid.xtgem.com

1- عَنِ الْمُطْعِمِ بْنِ الْمِقْدَامِ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم مَاخَلَفَ عَبْدٌعَلٰی اَھْلِہٖ اَفْضَلَ مِنْ رَّکْعَتَیْنِ یَرْکَعُھُمَاعِنْدَھُمْ حِیْنَ یُرِیْدُ السَّفَرَ.(۱)

ترجمہ: حضرت مطعم بن مقدام رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب کوئی شخص سفر کا ارادہ کرتا ہے تو اپنے گھر والوں کے پاس دو رکعت سے زیادہ افضل شے نہیں چھوڑتا۔

2- عَنْ عَلِیٍّ رضی اللہ عنہ قَالَ اِذَاخَرَجْتَ فَصَلِّ رَکْعَتَیْنِ. (۲)

ترجمہ: حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب تو سفر پر نکلے تو دو رکعت نماز پڑھ لیا کر۔

3- عَنْ عَبْدِاللّٰہِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلَی النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وسلم فَقَالَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم اِنِّیْ اُرِیْدُاَنْ اَخْرُجَ اِلَی الْبَحْرَیْنِ فِیْ تِجَارَۃٍ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم صَلِّ رَکْعَتَیْنِ . (۳)

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں تجارت کے سلسلے میں بحرین جانا چاہتا ہوں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دو رکعتیں نماز پڑھ لو۔

4- عَنْ کَعْبِ بْنِ مَالِکٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم کَانَ لَایَقْدِمُ مِنْ سَفَرٍ اِلَّا نَھَاراً فِی الضُّحٰی فَاِذَا قَدِمَ بَدَءَ بِالْمَسْجِدِ فَصَلّٰی فِیْہِ رَکْعَتَیْنِ ثُمَّ جَلَسَ فِیْہِ .(۴)

ترجمہ: حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دن کے وقت

(۱)(مصنف ابن ابی شیبۃ ج3 ص552،553، الرجل یرید السفر الخ، رقم 4914)

(۲)(مصنف ابن ابی شیبۃ ج3 ص553 باب الرجل یرید السفر،رقم 4915)

(۳)(مجمع الزوائد ج 2ص 572باب الصلوٰۃ اذا اراد سفرا، رقم الحدیث 3684)

(۴)(صحیح مسلم ج 1ص 248 باب استحباب رکعتین فی المسجد لمن قدم من سفر)

http://mujahid.xtgem.com

چاشت کے قریب سفر سے واپس تشریف لاتے تھے۔ جب واپس آتے تو مسجد میں تشریف لے جاتے اور دو رکعت نماز ادا کرتے پھر مسجد میں تشریف فرما ہوتے۔

5- عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ اِذَا دَخَلْتَ مَنْزِلَکَ فَصَلِّ رَکْعَتَيْنِ تَمْنَعَانِکَ مَدْخَلَ السُّوْءِ وَاِذَا خَرَجْتَ فَصَلِّ رَکْعَتَيْنِ تَمْنَعَانِکَ مَخْرَجَ السُّوْءِ. (۱)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب تم سفر سے واپسی پر اپنے گھر میں داخل ہو تو دو رکعتیں ادا کرو، تو یہ تمہیں برے داخلے سے روک دیں گی اور جب سفر کے لئے نکلو تو بھی دو رکعتیں پڑھو یہ تمہیں باہر جانے کی برائی سے روک دیں گی۔

صلوۃ استسقاء

اگر بارش نہ ہو رہی ہو تو دو رکعت صلوۃ الاستسقاء پڑھی جاتی ہے اور کبھی صرف دعا مانگی جاتی ہے۔ احادیث مبارکہ میں دونوں طریقے منقول ہیں۔

1- عَنْ عُبَّادِ بْنِ تَمِيْمٍ عَنْ عَمِّهٖ (عَبْدُاللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ رضی اللہ عنہ) قَالَ خَرَجَ النَّبِیُّ صلی اللہ علیہ وسلم اِلَی الْمُصَلّٰی يَسْتَسْقِیْ وَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ فَصَلّٰی رَکْعَتَيْنِ وَقَلَّبَ رِدَائَهٗ. (۲)

حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز استسقاء کے لئے عیدگاہ کی طرف نکلے، قبلہ کی طرف منہ فرمایا اور دو رکعتیں پڑھیں اور اپنی چادر کا رخ

(۱)(مجمع الزوائد ج 2ص 572 باب الصلوٰۃ اذا دخل منزله ، رقم الحديث 3686)

(۲)(صحيح البخاری ج 1 ص140 باب الاستسقاء فی المصلی ،صحيح مسلم ج 1ص293 کتاب صلوٰۃ الاستسقاء)

http://mujahid.xtgem.com

بدلا۔(یعنی دائیں طرف کو بائیں کندھے پر اور بائیں طرف کو دائیں کندھے پر کیا)

2- عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ﷛ قَالَ بَيْنَمَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَخْطُبُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ اِذْجَاءَ رَجُلٌ فَقَالَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ قَحطَ الْمَطرُفَادْعُ اللّٰهَ اَنْ يَّسْقِيَنَافَدَعَا فَمُطِرْنَافَمَا كِدْنَااَنْ نَّصِلَ اِلٰى مَنَازِلِنَا فَماَ زِلْنَانُمْطَرُ اِلَى الْجُمُعَةِ الْمُقْبِلَةِ قَالَ فَقَامَ ذٰلِكَ الرَّجُلُ اَوْغَيْرُهٗ فَقَالَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اُدْعُ اللّٰهَ اَنْ يَّصْرِفَهٗ عَنَّا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَللّٰهُمَّ حَوَالَيْنَاوَلَاعَلَيْنَاقَالَ لَقَدْرَاَيْتُ السَّحَابَ يَتَقَطَّعُ يَمِيْناً وَّشِمَالاً يُمْطَرُوْنَ وَلَايُمْطَرُاَهْلُ الْمَدِيْنَةِ.(۱)

حضرت انس بن مالک ﷛ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جمعہ کے دن خطبہ دے رہے تھے کہ ایک آدمی آیا اور عرض کیا یارسول اللہ! بارش رک گئی ہے، اللہ سے دعا کیجئے کہ (بارش برسا کر) ہمیں سیراب کردے۔آپ نے دعا کی تو بارش ہونے لگی اور ہم اپنے گھروں کو بمشکل واپس ہوئے۔دوسرے جمعہ تک بارش ہوتی رہی۔راوی کا بیان ہے کہ وہ شخص یا کوئی اور کھڑا ہوا اور عرض کیا یارسول اللہ! اللہ سے دعا کیجئے کہ بارش کو روک دے۔ چنانچہ آپ ﷺ نے فرمایا اے اللہ! ہمارے اردگرد برسا، ہم پر نہ برسا۔حضرت انس ﷛ فرماتے ہیں کہ میں نے دیکھا کہ دائیں بائیں بادل ٹکڑے ٹکڑے ہوگیا، اس طرف (یمن اور شام) تو بارش ہورہی تھی لیکن مدینہ میں نہیں ہورہی تھی۔

☆☆☆

(۱)(صحیح البخاری ج 1 ص 138 باب الاستسقاء علی المنبر ،صحیح مسلم ج 1ص 293 کتاب صلوٰۃ الاستسقاء)

http://mujahid.xtgem.com

نماز کے متفرق مسائل

فجر کی جماعت کے وقت سنتوں کی ادائیگی:

آنحضرت ﷺ نے فجر کی سنتوں کی بہت زیادہ تاکید فرمائی ہے۔لہذا اگر نمازی ایسے وقت میں آئے کہ جماعت کھڑی ہوچکی ہو،تو یہ دیکھے کہ اسے جماعت کی ایک رکعت مل جانے کا امکان ہوتو پہلے دو رکعت سنتیں پڑھ لے پھر جماعت میں مل جائے اور اگر یہ خیال ہو کہ سنتوں میں مشغول ہوا تو جماعت کی دونوں رکعتیں نکل جائیں گی،تو جماعت میں شریک ہوجائے اور سنتیں سورج نکلنے کے بعد پڑھے۔

درج ذیل احادیث وآثار اس بارے میں مروی ہیں۔

1: عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ لَمْ يَكُنِ النَّبِيُّ ﷺ عَلٰى شَيْءٍ مِنَ النَّوَافِلِ اَشَدَّ تُعَاهُدًا مِنْهُ عَلٰى رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ. (۱)

ترجمہ: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کسی نفل کی اتنی زیادہ پابندی نہیں فرماتے تھے جتنی فجر کی دو رکعتوں کی کرتے تھے۔

2: عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَاتَدَعُوْهُمَا وَاِنْ طَرَدَتْكُمُ الْخَيْلُ .(۲)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ فجر کی دو رکعتوں کو نہ چھوڑو خواہ تمہیں گھوڑے روند ڈالیں۔

3: عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ اَبِيْ مُوْسٰى قَالَ جَاءَ نَا ابْنُ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ وَالْاِمَامُ يُصَلِّي الْفَجْرَ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ اِلٰى سَارِيَةٍ وَلَمْ يَكُنْ صَلّٰى رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ.(۳)

ترجمہ عبداللہ بن ابی موسیٰ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ ہمارے پاس تشریف لائے جبکہ امام نماز پڑھا رہا تھا۔تو آپ نے ستون کی اوٹ میں دو رکعتیں پڑھیں۔آپ نے فجر کی سنتیں نہیں پڑھی تھیں۔

4: عَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ رضی اللہ عنہ اَنَّهٗ كَانَ يَقُوْلُ: نَعَمْ، وَاللّٰهِ لَئِنْ دَخَلْتُ وَالنَّاسُ

(۱)(صحيح البخاری ج 1 ص156باب تعاهد ركعتي الفجر،صحيح مسلم ج 1ص251 باب استحباب ركعتي الفجر والحث عليها)(۲)(سنن ابی داؤد ج 1 ص 186 باب فی تخفيفهما[ركعتي الفجر]،شرح معانی الآثار ج 1 ص209باب القرأة فی ركعتي الفجر)(۳)(مصنف عبد الرزاق ج2 ص 294 باب هل يصلي ركعتي الفجر اذا أقيمت الصلوة، رقم 4034)

http://mujahid.xtgem.com

فِي الصَّلٰوةِ لَأَعْمَدَنَّ اِلٰى سَارِيَةٍ مِنْ سَوَارِى الْمَسْجِدِ ثُمَّ لَارْكَعَنَّهُمَا ثُمَّ لَاُكَمِّلَنَّهُمَا ثُمَّ لَااَعْجَلُ عَنْ اَكْمَالِهِمَا ثُمَّ اَمْشِيْ اِلَى النَّاسِ فَاُصَلِّيْ مَعَ النَّاسِ الصُّبْحَ.(۱)

ترجمہ: حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ فرمایا کرتے تھے کہ ہاں اللہ کی قسم اگر میں ایسے وقت میں (مسجد میں) داخل ہوں جبکہ لوگ جماعت میں ہوں تو میں مسجد کے ستونوں میں سے کسی ستون کے پیچھے جا کر فجر کی سنتوں کی دو رکعتیں ادا کرونگا، ان کو کامل طریقہ سے ادا کروں گا اوران کو کامل کرنے میں جلدی نہ کروں گا۔ پھر جا کر لوگوں کے ساتھ نماز میں شامل ہو جاؤں گا۔

5: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں مروی ہے:

’’جَاءَ مَرَّةً وَهُمْ فِي الصَّلَاةِ فَصَلَّاهُمَا فِيْ جَانِبِ الْمَسْجِدِ ثُمَّ دَخَلَ مَرَّةً اُخْرٰى فَصَلّٰى مَعَهُمْ وَلَمْ يُصَلِّهِمَا‘‘.(۲)

ترجمہ: آپ ایک بار آئے جب کہ لوگ نماز میں تھے۔تو آپ نے مسجد کے ایک کونے میں دو رکعتیں پڑھیں (پھر جماعت میں شامل ہوئے) پھر دوسری مرتبہ آئے اوران کے ساتھ جماعت میں شریک ہوگئے اور دو رکعتیں نہ پڑھیں۔

6: عَنِ الْحَسَنِ رحمۃ اللہ علیہ قَالَ اِذَا دَخَلْتَ الْمَسْجِدَ وَالْاِمَامُ فِي الصَّلٰوةِ وَلَمْ تَكُنْ رَكَعْتَ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ فَصَلِّهِمَا ثُمَّ ادْخُلْ مَعَ الْاِمَامِ.(۳)

ترجمہ: حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جب تم مسجد میں ایسے وقت میں داخل ہو کہ امام نماز میں ہو اور تم نے فجر کی سنتیں نہ پڑھی ہوں تو پہلے سنتیں پڑھو، پھر امام کے ساتھ شریک ہو جاؤ۔

فجر کی سنتیں قضا ہو جائیں تو طلوع آفتاب کے بعد پڑھے:

1: عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ رضی اللہ عنہ يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَقُوْلُ لَا صَلٰوةَ بَعْدَ الصُّبْحِ حَتّٰى تَرْتَفِعَ الشَّمْسُ وَ لَا صَلٰوةَ بَعْدَ الْعَصْرِ حَتّٰى تَغِيْبَ الشَّمْسُ.(۴)

(۱)(مصنف عبد الرزاق ج2 ص294 باب هل يصلى ركعتى الفجر اذا أقيمت الصلوة، رقم 4033) (۲)(مصنف ابن ابى شيبة ج 4ص 393،394،فى الرجل يدخل المسجد فى الفجر، رقم 6480) (۳)(مصنف عبد الرزاق ج 2 ص295 باب هل يصلى ركعتى الفجر اذا أقيمت الصلوة، رقم 4038) (۴)(صحيح البخارى ج1 ص83, صحيح مسلم ج1 ص275)

http://mujahid.xtgem.com

ترجمہ: حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرما رہے تھے کہ نماز صبح کے بعد کوئی نماز نہیں یہاں تک کہ سورج بلند ہو جائے اور نماز عصر کے بعد کوئی نماز نہیں یہاں تک کہ سورج غروب ہو جائے۔

2: عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم مَنْ لَمْ یُصَلِّ رَکْعَتَیِ الْفَجْرِ فَلْیُصَلِّهِمَا بَعْدَمَا تَطْلُعُ الشَّمْسُ. (۱)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے فجر کی دو رکعتیں نہ پڑھی ہوں تو وہ انہیں سورج نکلنے کے بعد پڑھ لے۔

3: حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے ایک طویل حدیث مروی ہے کہ غزوہ تبوک سے واپسی پر سفر میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کسی ضرورت کی وجہ سے مسبوق ہو گئے۔ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف نے نماز پڑھائی۔ اس روایت میں یہ الفاظ ہیں:

''فَلَمَّا سَلَّمَ قَامَ النَّبِیُّ صلی اللہ علیہ وسلم فَصَلَّی الرَّکْعَةَ الَّتِیْ سَبَقَ بِهَا وَلَمْ یَزِدْ عَلَیْهَا شَیْاً.'' (۲)

ترجمہ: حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے سلام پھیرا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہو گئے اور جو رکعت چھوٹ گئی تھی وہ ادا فرمائی اور اس پر کچھ زائد (رکعتیں یعنی سنت) نہیں پڑھیں۔

(۱)(جامع الترمذی ج1 ص96 باب ما جاء فی اعادتهما بعد طلوع الشمس)

(۲)(سنن ابی داؤد ج 1 ص 23 باب المسح علی الخفین، معارف السنن للشیخ البنوریؒ ج4 ص97 استدلالاً)

http://mujahid.xtgem.com

http://mujahid.xtgem.com